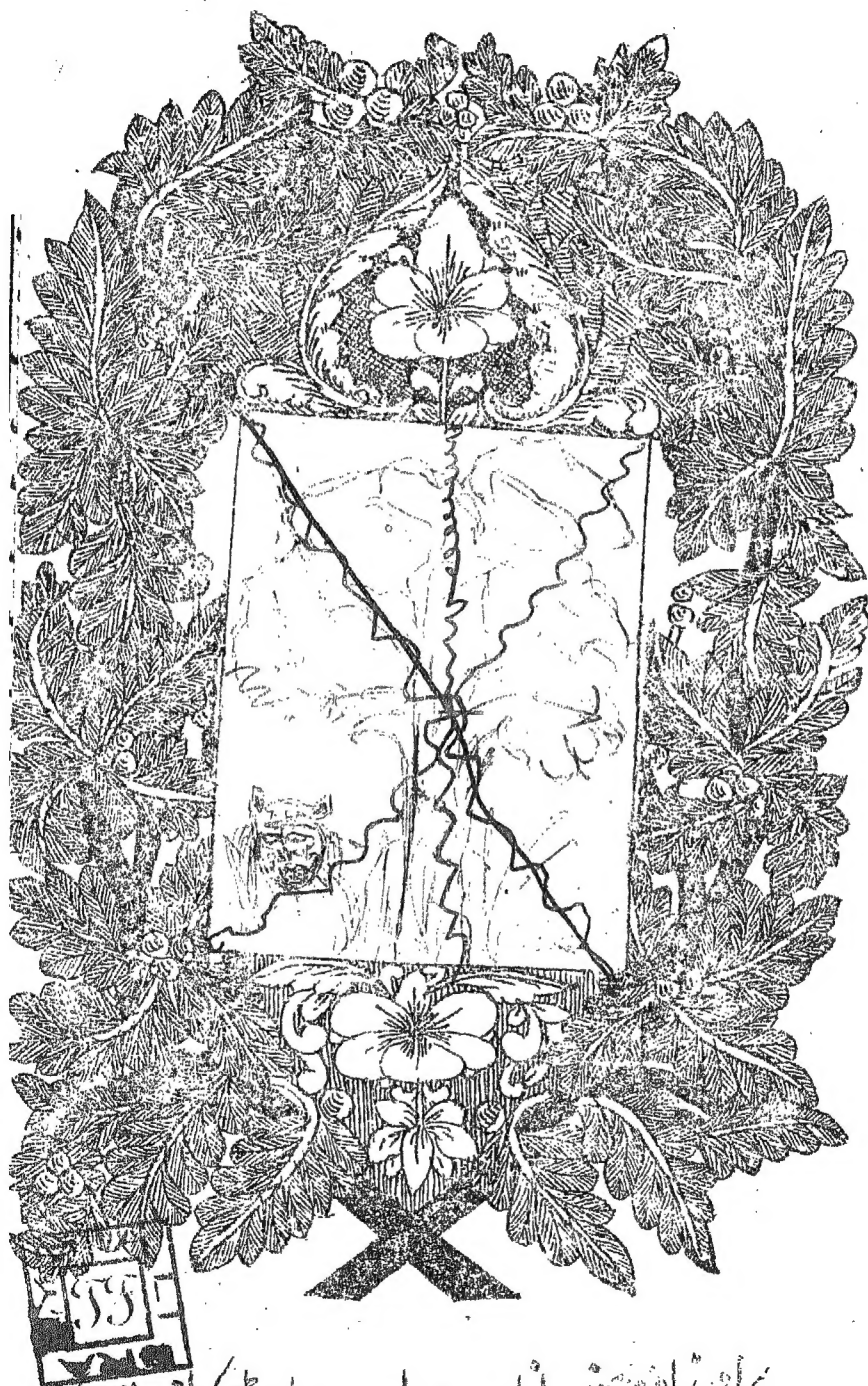




شیخ جناب صاحبزادہ محمد عبدالشکور خان صاحب بہادر مہتمم



برادرزادہ منظور نواب صاحب بہادر ڈیوگم اقبالہ

YOU SPEAK



CHECKED

20.5.02

q/nr Bar cod

در مدح جناب علی القاب حضور فضیلتی صاحبزادہ محمد عبدالشکور خاں صاحب در  
 دام اقبالہ  
 من تصیف مرزا شرف الدین بیگ مالک مطبع ہذا ۱۱۵۰ھ

نواب نامدار و خوش القاب و خوش خطاب چشمہ دلیری و کان بہاوری ہمت میں انکے سامنے اک پیر نورال تابندہ نور نجم جسارت جبین شے ہو کل کی ہویات آپنے جوش سیر سبز کا سچ ہر سیر سبز افگنی ہے کھیل آپ کا کس منہ سحر میں بیان کروں اوصاف پر دل سے کریں طالبہ اس فن کے شائقین بخشا ہر اسکی طبع کا عروج نے شرف بس اب دعا کرو شرف الدین کہ یا خدا	عبدالشکور خان بہادر فلک جناب مردانگی میں فرد شجاعت میں لاجواب جرات سے انکی زہرہ اسفند یار آب نام خدا بہین صورت و سیرت میں آفتاب اک حملہ تفنگ سے دل کرو یا کباب جان بر ہو انکے ہاتھ سے وہ نہیں تواب کرتا ہوں پیش لکھی ہر اس فن میں جو کتاب اس علم کے نکات میں درج اس میں بجا اب مطبع کو کمترین کے کہ فدوی ہو فیض اب تیری پناہ میں رہیں یہ مالک الرقاب
--	---

یخچر و فریدون سے برتر ہوں شائین خادم رہیں سکندر و دارا سے ہم کاب
---

قطعہ تاریخ حیرات شکار من تصیف بنامولوی شمس الدین علی صاحب شاکر الہ آبادی

بارک اللہ چہ نشانہ یاز پست بہ کہ خواہد بچہ بان فتنک شیر را چون بہ تفنگ انداخت این عجب کار نہایان کردی	مہربا جبرأتے آمد کہ از وہ گویم از خادم درگاہش جو ہاتھ گفست کہے مرد مکو آخرین قوت بازو سے
--	---

اسدا فند ز من گفت شکار شیر افگست چو شیر افگن گو
--



# فہرست مضامین تجر باسکار

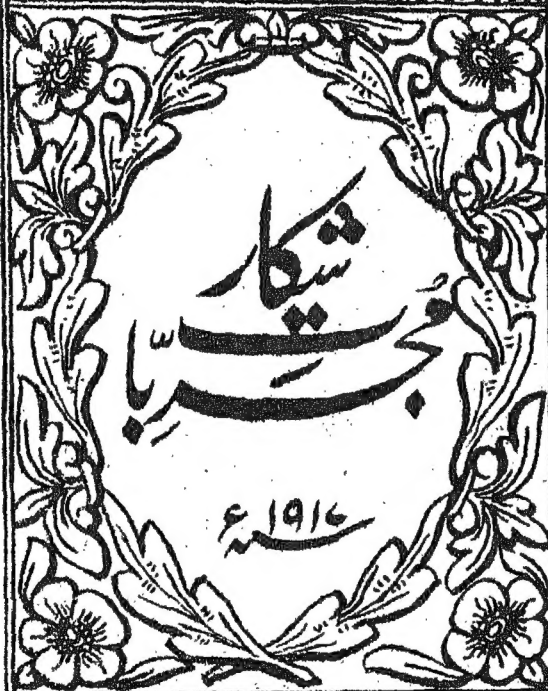
صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
۳۶	کار توسی بندہ تو قی کے بہت چترہ گرا کی اوزن	۱۵	۲	۱
۳۷	کالی بارود نمبر (۲) کا بہت	۱۶	۵	۲
۳۸	سموک لیس یعنی بے دودھ ایکسپلرٹ پوڈر کا بہت	۱۷	۶	۳
۳۹	سموک لیس انٹینڈر پوڈر کا بہت	۱۸	۷	۴
۴۰	ایکسپلرٹ جردیگر کا پورے اسیل متفرک کرکٹ	۱۹	۸	۵
۴۱	کار توس ۵۷۷ ایکسپلرٹ اسیل	۲۰	۹	۶
۵۰	کارڈ اسٹ اسیل	۲۱	۱۰	۷
۵۱	کار توس ۳۲۲ پورے اسیل	۲۲	۱۱	۸
۵۲	ہوائی بم دق ورا اسیل	۲۳	۱۲	۹
فصل سوم		۱۸	۱۳	۱۰
۵۵	ریو الور شوٹنگ	۱	۲۰	۱۱
۶۰	پتاروں کے رکبہ رکبہ اور اون کا نشانہ کرنا	۲	۲۱	۱۲
۶۱	ایٹمنگ یعنی شمشاد بانہ پتار	۳	۲۲	۱۳
۶۲	ریو الور کو کس طرح استعمال کرنا چاہیے	۴	۲۳	۱۴
۶۶	گہورے پر پٹھکر نشانہ لگانا	۵	۲۴	۱۵
۶۷	انسان کے کپڑے پھاؤ کے طریقے	۶	۲۵	۱۶
۷۱	اندھیرے میں ریو الور چیلانا	۷	۲۶	۱۷
فصل سوم		۳۳	۳۴	۱۸
		۳۳	۳۴	۱۹
		۳۳	۳۴	۲۰
		۳۳	۳۴	۲۱
		۳۳	۳۴	۲۲
		۳۳	۳۴	۲۳
		۳۳	۳۴	۲۴
		۳۳	۳۴	۲۵
		۳۳	۳۴	۲۶
		۳۳	۳۴	۲۷
		۳۳	۳۴	۲۸
		۳۳	۳۴	۲۹
		۳۳	۳۴	۳۰
		۳۳	۳۴	۳۱
		۳۳	۳۴	۳۲
		۳۳	۳۴	۳۳
		۳۳	۳۴	۳۴
		۳۳	۳۴	۳۵
		۳۳	۳۴	۳۶
		۳۳	۳۴	۳۷
		۳۳	۳۴	۳۸
		۳۳	۳۴	۳۹
		۳۳	۳۴	۴۰
		۳۳	۳۴	۴۱
		۳۳	۳۴	۴۲
		۳۳	۳۴	۴۳
		۳۳	۳۴	۴۴
		۳۳	۳۴	۴۵
		۳۳	۳۴	۴۶
		۳۳	۳۴	۴۷
		۳۳	۳۴	۴۸
		۳۳	۳۴	۴۹
		۳۳	۳۴	۵۰
		۳۳	۳۴	۵۱
		۳۳	۳۴	۵۲
		۳۳	۳۴	۵۳
		۳۳	۳۴	۵۴
		۳۳	۳۴	۵۵
		۳۳	۳۴	۵۶
		۳۳	۳۴	۵۷
		۳۳	۳۴	۵۸
		۳۳	۳۴	۵۹
		۳۳	۳۴	۶۰
		۳۳	۳۴	۶۱
		۳۳	۳۴	۶۲
		۳۳	۳۴	۶۳
		۳۳	۳۴	۶۴
		۳۳	۳۴	۶۵
		۳۳	۳۴	۶۶
		۳۳	۳۴	۶۷
		۳۳	۳۴	۶۸
		۳۳	۳۴	۶۹
		۳۳	۳۴	۷۰
		۳۳	۳۴	۷۱
		۳۳	۳۴	۷۲
		۳۳	۳۴	۷۳
		۳۳	۳۴	۷۴
		۳۳	۳۴	۷۵
		۳۳	۳۴	۷۶
		۳۳	۳۴	۷۷
		۳۳	۳۴	۷۸
		۳۳	۳۴	۷۹
		۳۳	۳۴	۸۰
		۳۳	۳۴	۸۱
		۳۳	۳۴	۸۲
		۳۳	۳۴	۸۳
		۳۳	۳۴	۸۴
		۳۳	۳۴	۸۵
		۳۳	۳۴	۸۶
		۳۳	۳۴	۸۷
		۳۳	۳۴	۸۸
		۳۳	۳۴	۸۹
		۳۳	۳۴	۹۰
		۳۳	۳۴	۹۱
		۳۳	۳۴	۹۲
		۳۳	۳۴	۹۳
		۳۳	۳۴	۹۴
		۳۳	۳۴	۹۵
		۳۳	۳۴	۹۶
		۳۳	۳۴	۹۷
		۳۳	۳۴	۹۸
		۳۳	۳۴	۹۹
		۳۳	۳۴	۱۰۰

۱۴۱	ہاتھی	۱۹	۷۶	۱	مولائے سات دہائیکے سنہ کا کہیے کہ
۱۴۳	سہاروستان کا ہاتھی	۱۰	۷۹	۲	ہائے یاد رخت پر چان کے تکتے کا کہیے کہ
۱۴۴	افریقہ کا ہاتھی	۱۱	۸۱	۳	زمین دوز مالا۔
۱۴۵	سہاروستان کا ہاتھی	۱۲	۸۲	۴	شکو چاندنی اور اندھیرے میں شکار
۱۴۶	افریقہ کا ہاتھی	۱۳	۸۵	۵	مچان
فصل چہارم					
۱۴۷	پرنرون کے حالات - مرغابی	۱	۹۲	۱	مختلف درند و چرنڈ کے حالات و طریقہ
۱۴۸	نیل سر	۲	۹۸	۲	شیر ببر
۱۴۹	گرم پانی	۳	۱۰۰	۳	تیندوہ
۱۵۰	سج بر	۴	۱۰۵	۴	ریچھہ یا ہالو
۱۵۱	بوہیا کیرا۔	۵	۱۰۸	۵	جبرگ
۱۵۲	ابلقہ	۶	۱۱۱	۶	سن کتے یا جنگلی کتے
۱۵۳	لال چونچ	۷	۱۱۳	۷	بھٹیر یا
۱۵۴	نکشا	۸	۱۱۵	۸	خرگوش یا سستا
۱۵۵	سرخاک یا چکواچکوی	۹	۱۱۶	۹	چکارہ یا چینگلا
۱۵۶	سٹی	۱۰	۱۱۷	۱۰	ہرن کالا موڑی
۱۵۷	قازر	۱۱	۱۱۸	۱۱	چوسنگا اور ہٹیر کی
۱۵۸	قاز کلان و میل	۱۲	۱۲۰	۱۲	چیتل
۱۵۹	چچا	۱۳	۱۲۲	۱۳	پارہ یا ہاگ ڈیر
۱۶۰	چھوٹا چچا	۱۴	۱۲۵	۱۴	نیل گائے یا روج
۱۶۱	برہ سری	۱۵	۱۲۹	۱۵	سامر
۱۶۲	اومی	۱۶	۱۳۲	۱۶	ازناہنسیا یا ہنسی
۱۶۳	جل مرغی	۱۷	۱۳۶	۱۷	شیر اورانی ہنسی کی لطافت
۱۶۴	سارس	۱۸	۱۳۹	۱۸	گینڈا

۱۸۰	چنگ	۳۴	۱۶۵	کھنگ یا کرچ	۱۹
۱۸۱	گور	۳۵	۱۶۶	تہ قرا	۲۰
فصل ششم			۱۶۷	گوجن یا بیڑوان	۲۱
۱۸۲	مگر و مچلی کا شکار بندوق سے مگر	۱	۱۶۸	تلوار یا چارس مچولا بیڑوان	۲۲
۱۸۳	نول مچلی	۲	۱۶۹	سیم تیر	۲۳
فصل ہفتم			۱۷۰	بہت تیر	۲۴
۱۹۰	سور کا شکار نیزہ وغیرہ سے	۱	۱۷۱	غیر	۲۵
۱۹۱	اقسام اسپان	۲	۱۷۲	بہاری بہت تیر	۲۶
۱۹۲	برچے کے اقسام اور استعمال	۳	۱۷۳	تیر	۲۷
۱۹۳	برچہ	۴	۱۷۴	کالا تیر	۲۸
۱۹۴	چاقو	۵	۱۷۵	جنگلی مرغی	۲۹
۱۹۵	بد جانور یعنی سور کی خلقت اور عادت	۶	۱۷۶	چوٹی جنگلی مرغی	۳۰
۲۰۰	سور کا شکار گھوڑے پر نیزے سے	۷	۱۷۷	چکور	۳۱
۲۰۱	سور کا تھنا گھوڑے پر شکار کرنا	۸	۱۷۸	لوا	۳۲
۲۱۰	سور کے شکار میں اشارات مقررہ	۹	۱۷۹	بیڑ	۳۳
۲۱۱	چند تجربات لٹری اور سور کے شکار میں	۱۰			
۲۱۲	مختلف جانوروں کا گھوڑے پر شکار	۱۱			
۲۱۳	گھوڑے کی سواری میں حوا و ناثات	۱۲			
فصل ہشتم					
۲۲۵	قطعات تواریخ	۲	۲۱۵	دربیان اصول صید افگنی	۱

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

مصحف جناب صاحبزاده محمد رفیع الشکور خان قضا برد زاده دواماد بین الحرمین



وزیرالعدل کرامت الدین خان قضا برد زاده محمد رفیع الشکور خان قضا برد زاده دواماد بین الحرمین

مطبعه خیرخواه اسلام پریس کره \*



بسم اللہ الرحمن الرحیم

✓

الحمد لله رب العالمین و صلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین و علی آلہ الطاہرین  
 اما بعد۔ ناظرین کی خدمت میں یہ خاکسار محمد عبد الشکور خان خلف صاحبزادہ محمد صدیق  
 صاحب بہادر ولیہ جنگ مرحوم عرض کرتا ہوں کہ آغاز تیز سے اپنی طبیعت شکار کی جانب مائل پاتا  
 تھا۔ اس میں شک نہیں کہ خداوند تعالیٰ نے ہر طبیعت میں کسی خاص کام کا مادہ عطا  
 فرمایا ہے۔ میری طبیعت میں ابتداء سے شعور سے خود بخود شکار کا شوق تھا۔ میری عمر گیارہ  
 چھ سال ہی پورے نہیں ہوئے تھے کہ میرے شوق نے میرے والد جت تیرا مگاہ سی  
 مجھے ایک ہلکا سا اڑنا نقل دلا دیا جس سے میں علاوہ اوقات تعلیم کے نہایت شوق  
 اور خوشی کے ساتھ مشق کرنے لگا۔ اور آٹھ سال کی عمر یعنی ۱۸۹۵ء میں نے فارما  
 (بندوق) استعمال کرنا شروع کئے اور شہور شکاری لوگوں سے شکار کے متعلق معلومات کو  
 میں مجھے بڑا لطف آنے لگا۔ چنانچہ ہزار ہا واقعات اور سرگزشتیں کثیر التعداد شکاریوں کی  
 میں نے سنیں اور مجھے یاد ہیں۔ یہ واقعات اور سرگزشتیں میرے لئے صرف افسانہ  
 ہی نہ تھیں بلکہ میرے اور میرے شوق کے لئے عمدہ سبق اور تجربہ آموز تھیں۔ میں نے  
 اونسے جو تجربات حاصل کئے تھے انہوں نے مجھے عمدہ کام بھی دیا یعنی اکثر مواقع پر خدا

فصل نے شامل حال ہو کر اون تجربات کو جانوروں کے حملوں اور فوتوں سے بچنے کا سبب بنا دیا۔ اور میرا شوق شکار سیکر خوف پر ایسا غالب آتا رہا کہ مجھے سخت سے سخت موقع پر بھی خوف محسوس نہیں ہوتا تھا۔ غرض میں اس شوق میں ایسا ہنمک تھا کہ جس جس جانور کا جس جس تاریخ میں نے ابتداً شکار کیا سو وہ تاریخیں ہی اب تک عجوبہ دہیں۔

پہلا۔ کالا ہرن۔ ۱۰ ارفو مہر ۱۹۹۵ء کو۔

پہلا۔ روج۔ ۵ مئی ۱۹۹۵ء کو۔

پہلا۔ سامر۔ ۱۲ جنوری ۱۹۹۵ء کو۔

پہلا۔ ریکچہ جبکہ میری عمر ٹولہ سال کی تھی اور میں پیدل تھا وہ مجھ پر حملہ آور ہوا اور موقع۔ نہایت خراب تھا۔ ۱۱ دسمبر ۱۹۹۵ء کو۔

پہلا شیر۔ ۵ فروری ۱۹۹۵ء کو۔

اگرچہ میں نے شیر اتنا تک نہیں مارا تھا لیکن خدا کو یہ کمی ہی پوری کرنا منظور تھی جبکہ میں کتاب تجربات بغرض شاعت پر بس بھیج چکا تو اتفاق سے میرا شکار جانیکا اتفاق ہو گیا۔ اور وہاں میں نے شیر مار لیا۔ یہ شیر بڑا زبردست تھا میں ایک بالکل نیچے درخت پر بیٹھا ہوا تھا چونکہ وہاں اوس کے علاوہ کوئی جگہ نہ تھی اُسے مجھے مجبوراً اوسی درخت پر بیٹھنا پڑا۔ تھوڑی دیر میں ہانکا دینے والوں کے آگے آہستہ آہستہ شیر آتا ہوا دکھائی دیا۔ اور میری طرف رخ کئے آ رہا تھا۔ مجھے تقریباً ۶ گز کی فاصلہ پر آکر رک گیا اور مجھے بائیں ہاتھ کی طرف گنجان جھاڑی میں جانیکا قصد کرنے لگا۔ اوسکے اس باروہ سے واقف ہوتے ہی میں نے یہ موقع غنیمت جانا اور پانچو بورا کیلیس ہلکی کاروائی والی ٹپوس ٹپوس میں گولی لگائی۔ گولی بالکل گردن کی جڑ میں لگی۔ اور صرف ایک ہی گولی میں کام تمام ہو گیا۔ گولی کہاتے ہی وہ زمین پر لوٹ گیا اور ہاتھ پاؤں میں تشنچ پیدا ہو کر ٹھنڈا ہو گیا۔

پہلا۔ تندرہ جبکہ میں سامر کی تلاش میں پہرہا تھا سترہ سال کی عمر تھی اور فروری ۱۹۹۵ء کو۔ میں کوئی اہل قلم ویس نہیں کہ تحریر کتاب کی جانب مائل ہوتا۔ میرے چند ستون اور کچھ مادیات مجھے فرمایا کہ تو نے یہ ہمہ بین شکاریوں کی متعدد کتابیں فن شکار کی زبان انگلش دیکھی ہیں اور یہاں واقعات لکھے ہیں۔ اس کے علاوہ سچے ذاتی تجربہ ہی بہت کچھ ہو چکا ہے۔ ہزار ہا دوسرے صرف کر کے

پہلے میں اس کی دلچسپی اور توجہ کے لیے اس کی ایک ایسی طرح  
 کتاب نہیں چھین تجربات شکار اور ہندو توں کے شناخت بہت اور شکاری جانوروں کے عادات اور  
 شکار کرنے کے طریقے اور دوسری ضروری باتیں درج ہوں۔ ایسی کتاب جو معلومات و واقفیت تو عمدہ  
 طور سے لکھ سکتا ہو۔ اور وہ بہت کارآمد اور مفید ہو سکتی ہے۔ "میرے انکار پر ادکار اصرار بڑھنا گیا ناچار میں  
 کتاب لکھنے پر آمادہ ہو گیا۔ میں یہ پہلے عرض کر چکا ہوں کہ میں کوئی ادیب نہیں کہ اس کتاب کی عبارت  
 میں علمی ریاقت کا اظہار کرتا بلکہ میں نے سید ہی سادہی عبارت میں اپنے پیش آمدہ واقعات نیز دوسرے  
 شکاریوں کے عامی تجربات اور اپنی سمجھ کے موافق دوسرے ضروری امور اس کتاب میں درج کئے ہیں۔  
 گو تجربہ کار بڑے شکاریوں کے لئے یہ باتیں معمولی ہو سکتی ہیں، لیکن بہت سی شوقین شکاری بالخصوص  
 اس کتاب بہت کچھ فوائد حاصل کر سکیں گے۔ اور امید ہے کہ اگر تجربہ کار بڑے شکاری ہی اس سے  
 سے آخر تک گہری نظر سے دیکھیں گے تو یقیناً ان کے لئے بھی مزید تجربہ اور معلومات کا ذریعہ ثابت  
 ہوگی اور میری یہ محنت اور کوشش سچائیگی۔ یہم بھی میں امید کرتا ہوں کہ حوالہ اس کتاب  
 سے کوئی مفید بات حاصل کریں مجھے ہی ادعا کے بغیر سے فراموش نہ کریں گے۔

یہ کتاب اہلہ فصلوں پر مشتمل ہے۔

فصل اول۔ در بیان بنادین اسمین دیسی اور ولایتی ہندو توں اور رائیظوں کے متعلق وضاحت  
 کے ساتھ بیان ہے۔

فصل دوم۔ دیو اور سونگ۔ اسمین چوتھے بڑے چنچون اور پتوں کے متعلق بیان ہے۔

فصل سوم۔ مول مانے اور رات کو شکار کھیلنا ہانکے اور میدان میں ہر لو کا شکار کوئی دیگر اسے  
 ایسے تمام طریقے درج ہیں۔

فصل چہارم۔ متعلق شکار روز و رات چوند۔

فصل پنجم۔ پرندوں کے حالات۔

فصل ششم۔ مگر و چمیلی کا شکار ہندو سے۔

فصل ہفتم۔ سور کا شکار نیزہ و غیر سے۔

فصل ہشتم۔ اصول صید انگنی۔



# فصل اول در بیان بنادوق

## دلی بندوقین

بندوق لاہور کی | اسکی نال زیادہ سے زیادہ پانچ بالشت لمبی ہوتی ہے کوٹھی نال سے ملی ہوئی اور موری ذرا ادھی ہوئی تیر ویر پیدہ سے ٹکے بہترنگ ہوتا ہے اور مار حوض کی ہوتی ہے حوض تلی مین جو گٹر ہوتا ہے اوہے کہتے ہین۔ وزن بہاری۔ ماراچی۔ کندا سید ہاٹیت زیادہ سے زیادہ ساٹھ روپیہ۔ یہ راجہ دان سنگھ کے حکم سے بنی تھی۔

بندوق خرم پور کی | اسکی تمام شکل لاہور کی سی ہوتی ہے لیکن ادس سے ہلکی ہوتی ہے اور بعض آٹھ بالشت تک کی ہوتی ہے۔

بندوق رامپور کی | زیادہ سے زیادہ پانچ بالشت لمبی نال ہوتی ہے اور نال سے کوٹھی اور موری ذرا ادھی ہوئی۔ بدگت جیسا کندا سید ہا اور بعض بندوق کی کوٹھی پر پان یا سر و کا درخت بنا ہوا ہوتا ہے وزن مین بہاری ہوتی ہے مضبوطی اور صفائی مین عمدہ ہے۔ مار اکثر حوض کی ہوتی ہے پہلے اسکی قیمت تقریباً ستار روپیہ تھی۔ اسکی ایک دوکان کوٹہ میں بھی ہے۔

بندوق نرور کی | اسکی نال ساڑھے چار بالشت لمبی ہوتی ہے اور تمام صورت رامپور کی سی ہوتی ہے مگر اس سے کیندر چوٹی ہوتی ہے۔ بعض بندوق کی کہدائی موتی چور کی ہوتی ہے مار نلی اور حوض دو نوٹکی ہوتی ہے۔ وزن مین بہاری تیر ویر پیدہ ہر قیمتی پچاس روپیہ تک۔

بندوق امیر کی | نال ساڑھے پانچ بالشت لمبی ہوتی ہے وزن مین ہلکی بتی موری نال سے ملی ہوئی اور لمبی۔ بدگلی اور نال پر گٹر اہریا۔ کندا سید بایتلا اور ماراچی مگر چنگا نہیں بندوق



کی مال پر عشق بچان۔ تہرا گنبد ارحد کو دی۔ چو قمانہ نقوش ہوتے ہیں سب سے بہتر کھڑا ہر ماہی  
 پہلے اسکی قیمت تلوار و بیہ تک تھی۔

بندوق شہر کی ایہ ملک تبدیل کشتہ میں پانی جاتی ہے نال ساہی پانچ بالشت لمبی ہوتی  
 ہے نال سے کوئی کافرق ڈیوڑھا ہوتا ہے۔ سوری کوٹھی سے دو اونگل لمبی اوٹھی ہوئی (بہج) سیدہ  
 کتا ہوا گندا ایک سو چوڑا اور دو تھولہا خمدار ہوتا ہے۔ نال پر کھدائی قلم کی باریک بعض سادہ کارہ  
 مار نلی کی اور اچھی ہوتی ہے۔ وزن میں ہلکی تیر ڈھترہ پسیہ بہر قیمتی تیس روپیہ۔

بندوق سبل گڈہ کی اسکی نال پونے پانچ بالشت لمبی ہوتی ہے اور نال سے کوٹھی کی  
 موٹائی دونی ہوتی ہے بہاری سوری کٹھی سے ڈہائی اونگل لمبی۔ اور کچھ اوٹھی ہوئی تیر تک بہر پسیہ  
 سیدہ ہے کٹے ہوئے دیکھتے بہاری اکثر باہتی دانت کی ہوتی ہے۔ مار نلی کی وزن میں ہفتا  
 بہاری قیمتی تیس روپیہ۔ یہ قرولی پہاڑ گڈہ میں بنتی ہے۔

بندوق پوندی کی اسکی نال چار بالشت لمبی ہوتی ہے کوٹھی ذرا بہاری سوری نال سے  
 ملی ہوئی جعبہ گٹ کی نال پر کھدائی اور سادہ کارہ۔ وزن میں بہاری مار جوض نلی کی تیر ساڑھ  
 بالیس ماشہ بہر چکا اچھا پلاکم سب سے چھوٹی بندوق ہونے کی وجہ سے گندا ایک ہاتھ اور ایک  
 گڈہ لمبا ہوتا ہے۔ قیمتی پچیس روپیہ۔

قراہین ایک ہاتھ اور تین اونگل نال ہوتی ہے سوری دھوڑے کے پھول جیسی کٹ  
 پتہ دار ہوتا ہے یہ چہرہ اور گلاب مارنے کے لئے کار آمد ہے۔ قیمتی بارہ روپیہ۔

رومی یہ پتہ ماہین کی طرح ہوتا ہے لیکن ہلکا خوبصورت اور نہایت مضبوط سوری چوڑی  
 قیمتی اٹھارہ روپیہ۔

شیر بچہ۔ سب شکل قراہین کی سی ہوتی ہے لیکن چھوٹا ہوتا ہے یہ کمر میں باندھا جاتا ہے  
 قیمتی آٹھ روپیہ۔

اون دو کاؤں پر چھال قراہین شیر بچہ وغیرہ جتے ہیں انگریزی رائفلوں کی نقل ہی کی جاتی  
 ہے۔ لیکن اونکا شیک پن کئی معرک کا نہیں ہوتا زیادہ فیر کرنے سے بگڑ جاتے  
 ہیں۔

## دوسی بندوقون کے متعلق چند تجربات

اگر کسی سوار کے ہاتھ میں بندوق ہو تو اس سے داہنی طرف ہچک کر لگنا چاہئے اور بندوق دونوں طرف چھاتی سے بندوق لگانے کی مشق کر لینا چاہئے کہ دشمن کو اس طرح سے بچ جائے موقع نہ ملے پہل ہی یہ مشق کر لی جائے تو کارآمد ہے اسلئے کہ بہرہ راری میں بعض اوقات ضرورت پڑھاتی ہے۔ بہرہ راری دو قسم کی ہوتی ہے ایک دو پیٹری اور دوسری چو پیٹری۔ دو پیٹری میں پیٹرے بدلتے ہوئے دو خلاف سمتو نہیں فیر کئے جاتے ہیں۔ اور چو پیٹری میں چاروں سمت بہرہ راری میں بڑی تعریف کی بات یہ ہے کہ جلد فیر ہوں اور آواز یکساں ہو۔

بہرہ رار کرنے کی مشق اول صرف بارود سے کرنا چاہئے اور پھر جبکہ خوب مہارت ہو جائے تو گولی ڈال کر مشق کی جائے۔ بہرہ راری سے موقع کے لئے کارآمد ہے جبکہ یکایک ہلا کر کے دشمنوں کے سر پر پونچنا مقصود ہو یا پیچھے ہٹتے ہوئے کہ دشمن زیادہ نقصان نہ پہنچا سکیں۔

اول درجہ کی بہرہ رار توڑے دار بندوق سے دوسرے درجہ کی قرابین سے اور تیسرے درجہ کی ڈوپی دار سے ہے توڑے دار بندوق سے بہرہ رار سب سے زیادہ قابل تعریف جبکہ کماسقہ دار آنتا ہوں۔ بارود اچھی ہو۔ کلیان اچھی ہوں۔ کہ اونپر کچلی نہیں آتی ہو۔ اور سیسے کی گولیاں اگر تیر پیسہ ہرے تو پون پیسہ ہرے ہر علاقے ہذا القیاس اسی مناسبت سے ہونا چاہئیں۔

احتیاط کے لئے چار پانچ کلیوں کا منہ جلا کر چمڑے کے لنگر میں باندھ لینا چاہئے یا ایک کاٹ کا چمک تیار کیا جائے اور اس میں پانچ چہہ سوراخ کر کے کلیوں کے گہرنائے جائیں۔ اور بندوق میں کندے کے پچھلے حصہ میں ایک خاص جگہ مخصوص ہوتی ہے وہاں کلیوں وغیرہ سے بہرہ چکر جڑ دیا جائے۔ کلیان منہ جلا کر ان سوراخوں میں رکھ دی جائیں تاکہ پہلی کلی جو کام میں لائی جا رہی ہے اگر طوطے کے پاس اگر چہہ جلتے تو دوسری کلی تیار مل سکے۔

بارود کے سینک پر بوسے کی نالی ہونا چاہئے جیسی کپڑی کی ہوتی ہے۔ منہ پر کافی گلی ہو کہ آگ لگنے کا خطرہ نہ رہے۔

گولیوں کی طلاق ہی اسی قسم کی ہونا چاہئے کہ آگ ٹپے سے داہتے ہی گولی آسانی سے

نکل آئے اور پہر منہ بند ہو جائے۔  
بندوق کے گندے مین پیچہ کی جانب آ پار ایک سوراخ کلی رکھنے کے لئے کر دیا جاتا ہے۔  
بارش کے زمانہ میں اس سوراخ میں کلی نہایت محفوظ رہتی ہے۔ اور سیلن وغیرہ کا بالکل  
اثر نہیں ہوتا اسے کلی دان بھی کہتے ہیں۔

بندوق تین طرح کے نشانوں پر لگائی جاتی ہے بلندی پر برابر سطح میں اور نشیب میں  
بلندی اور نشیبی نشانہ پر بندوق کی جھونک اور جسم کی جھونک دونوں تل کر ایک مناسبت  
پیدا کر لیتے ہیں لیکن زیادہ تر برابر سطح میں بندوق لگانے کا اتفاق پڑتا ہے اور اس کے  
لئے لازمی طور سے مشق کی ضرورت ہے ورنہ بندوق صحیح نہ لگے گی۔

اس کی مشق کے لئے ایک لکڑی یا بچہ ہاتھ لہی اور پہونچے کے برابر موٹی جھکے سرے پر پانچ  
سیروزنی پتھر بندھا ہو بجائے اور روز قرہ دن میں کئی کئی بار چتیا می جائے۔ اس مشق کے  
بعد بندوق چتیا نے میں کوئی دقت نہ ہو گی۔

بندوق کا جھنڈا پلاہو اس سے آدھے فاصلہ پر نشانہ لگنا چاہئے۔ بہاری نشانہ کو باریک  
چیز پر رکھ کر مثلاً نیمو وغیرہ کو کسی ٹورے یا تار میں معلق رکھا کر نشانہ لگانا اور باریک نشانہ کو  
بہاری چیز پر مثلاً بڑی سی کلتری پر سوئی گار کر اور اس پر موم لگا کر چا دل کا دانہ بکھڑا کر کے  
نشانہ لگانا سخت غلطی ہے ضرور نشانہ خطا ہو گا اور کبھی صحیح نہ لگے گا۔

بندوق پہرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پتھر سے کہڑے ہو کر بائین سپر کے قریب بندوق کا گنا  
رکھ کر کلتری کو اب نال میں گزرا کر بارود ڈالو غنی دار بندوق ہو تو اس بات کا ضرور خیال رکھو  
کہ بارود کی آستی نہ پڑے۔ پہر گونال کر گونی ڈالو گونی ایسی ہو کہ گرنے کے اشاریے دوڑتی چلی  
جائے۔ پہر اولٹا پیر پڑا کر دھننے پیر کی ران پر بندوق کا اٹیرہ لگا کر پیالہ میں رکھ کر  
ڈالو۔

درجہ اگر زیادہ جمادی جائیگی تو انگھونکو سخت نقصان پہونچے گا۔ پہر جلتی ہوئی کلی کو طوط پر چڑھا  
دو۔ پتیلے میں آدھے دار بندوق ہو تو کھنی کو گندے کے برابر رکھو اور چوڑے ایڑے کی  
بندوق ٹوٹی دار یا تیر دار ہو تو کھنی کو افضل سے ملائے رکھو۔ اب دیدبان کے بیچ میں کچھ ہے

شست ملا کر آگ دیدو۔

کسی وقت رنجک اوڑھ جائے اور بندوق نہ چلے تو بڑی احتیاط لازم ہے بندوق کی نال کو نیچے جھکائے رکھنا چاہئے اس لئے کہ بہت ممکن ہے کہ ہوا لگتے ہی بندوق چل جائے۔ (فاصلہ کے نشانہ پر اوپر) اور (قریب کے نشانہ پر جڑ میں) شست باندھنا چاہئے اگر ہوا تیز ہوگی تو گولی صحیح نہیں لگے گی۔ ایسے موقع پر ہوا کی رعایت ضرور رکھنا چاہئے۔ اسطرح پانی میں تیرے ہوئے جانور زمین پر دوڑتے ہوئے جانور اور آسمان پر اوڑھتے ہوئے جانور پر آگے چھپے دانتے اور بائیں گولی اندازہ کر کے لگانا چاہئے۔

## آواز پر گولی لگانا

آواز پر بندوق لگاتے کی اسطرح مشق کرنا چاہئے کہ بندوق لگایا والا اپنی آنکھوں پر پٹی باندھے دوسرا شخص ایسی لکڑی سے نشانہ پر کھٹکا کرے اور خود کھٹکے پر بندوق چٹیلے تنہا ششخص قریب بیٹھا ہو اور اندازہ کرتا جا رہا ہو اور جب بندوق نشانہ سے مل جائے فوراً فیر کرنے کی اجازت دیدے۔ اسطرح مشق کرنے سے بندوق صحیح لگنے لگے گی۔ اسلئے کہ ہاتھ اور کان آشنا ہو جائیں گے۔ اور فوراً اندازہ پر کام کر نیچے مشاق ہو جائیں گے۔

اگر کسی دشمن کو بندوق سے اسطرح مارنا منظور ہو کہ اس کے جسم پر زخم کی کوئی علامت نہ ہو اور نہ جسم سے خون نکلے تو اس کی ترکیب یہ ہے کہ بندوق میں بارود اسقدر بھری جائے جسقدر شیر و غیرہ کے لئے درکار ہوتی ہے اور سپر موم جامہ کا ڈاٹ لگا دو اور پھر اوہی نال تک پانی بہر دو اور دس مین تین پیسہ بہر ریگ ڈال دو اور آٹھ قدم کے فاصلہ سے کسی جھلک جگہ بارود اسکا کام تمام ہو جائیگا۔ اور جلد پر کوئی زخم نمایاں نہ ہوگا۔

دوسری ترکیب یہ ہے کہ پہلی مقدار کی بارود ڈال کر اسطرح موم جامہ کا ڈاٹ لگایا جائے اور موم کے پودن کی جڑ میں پونی پونی آدھ آدھ اوکل کاٹ کر اونچین پارہ بہر دیا جائے اور موم پر موم لگا دیا جائے انچین سے تین نلکیاں بندوق میں بہر کر جسم پر کسی جھلک جگہ نشانہ لگایا جائے۔

بھی ایسا اتفاق ہو کہ دشمن گھنے سے گھٹا ملے بیٹھا ہو یا کوئی سرنگ وغیرہ یا سیڑیاں اور ہو  
تو ایسے موقع کے لئے یہ صورت اختیار کرنا چاہئے کہ اوسکے برابر دوزانو ہو کر بیٹھ جاؤ (لیکن  
ٹوپیدار بندوق ہو) پہراہنی داہنے ہاتھ کی بڑی اونگلی سے تو بلبی پزور دواور اونگوٹے  
سے گھوڑے کو چڑھاؤ (لیکن یہ کارروائی دشمن کی آنکھ بچا کر سینہ کی آڑ میں ہو) دشمن تمہارے  
بائیں طرف بیٹھا ہے تو بائیں ہاتھ سے اپنی بندوق کو بٹھی سے ڈیڑھ ہاتھ اوپر سے  
پکڑو اور داہنا ہاتھ معمول کے موافق رکھو پہراہنی بندوق کو اپنے سر پر اٹھا لو یا بائیں ہاتھ  
نیچا کر لو اور داہنا اونچا اور داہنے ہاتھ کی اونگلی سے کل داہدو جہان پر رکھ کر مارو گے  
دھین گونی لگے گی۔

## انگلش میک یا ولایتی بندوقین مزل بودنگ گنری یعنی ٹپا کیار بندوقین

سب سے پہلے ٹپا کیار اور کار تو سنی چہرہ کی بندوقین کے متعلق قابل ذکر یہ امر ہے  
کہ یہ کس قدر مختلف اور یعنی تیر کی ہوتی ہیں اور بگ شاٹ یعنی گر آپ۔ چہرہ۔ اور گونی۔  
تینوں چیزوں کے لئے کون کون سے بورز اند موزون ہیں۔  
تو جہاں تک دیکھا معلوم ہوا کہ مزل بودنگ گن چوٹے سے چوٹے بور کی بیشل مڑکی ہوتی  
ہے اور بڑے سے بڑے بور کی چار ہنہ کی۔ اکثر چار بور کی یکساںی بندوق بنائی جاتی  
ہے اور عام طور سے بیش بور۔ سوکے بور۔ چوڑا بور۔ بارہ بور۔ دس بور۔ آٹھ بور۔  
اور چار بور کی ہوتی ہیں۔ لیکن بعض بندوقین بارہ اور دس بور کے درمیان گیارہ  
بور کی بندوق ساز بنا دیتے ہیں۔ جو گونی اور گر آپ دونوں کا کام اچھا دیتی ہیں۔  
بعض تیرہ اور بعض پندرہ بور کی ہی ہوتی ہیں اور یہ ہی موزون بور ہوتے ہیں۔  
اب یہ ہی معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ چہرہ کس کس نمبر کا ہوتا ہے۔ ہذا ذیل  
میں درج کیا جاتا ہے۔

## پیمانہ چہرہ و گراب وغیرہ

0	12	11	10	9
2600 Per oz.	1250 Per oz.	1040 Per oz.	850 Per oz.	580 Per oz.
8	7	6½	6	5½
450 Per oz.	340 Per oz.	300 Per oz.	270 Per oz.	240 Per oz.
5	4	3	2	1
218 Per oz.	172 Per oz.	140 Per oz.	122 Per oz.	104 Per oz.
B	2/B	3/B	A	2/A
98 Per oz.	84 Per oz.	66 Per oz.	56 Per oz.	48 Per oz.
3/A	SSSG	SSG	SG	LG
40 Per oz.	15 Per oz.	11 Per oz.	8½ Per oz.	6 Per oz.

عمدہ دونالی پٹاکیدار بندوق بارہ یادس نمبر کی ہوتی ہے اور بہتر بندوق جے پرڈی بندوق ساز کی دوکان کی یا لینڈ کاسٹر کی دوکان کی ہوتی ہے۔ دلیٹلی ریچاڑو کی ہی نہایت عمدہ ہوتی ہے جو اکثر شکاریوں نے استعمال کی ہے اور تجربہ کیا ہے اور مین نے ہی بہت سے بندوق سازوں کی صدر ہا بندوقین استعمال کی ہیں اور تقریباً اپنی ہی بندوق کو فوقیت حاصل ہوئے کی کوشش کی ہے لیکن میری آزمائش میں جے پرڈی اور دلیٹلی ریچاڑو کی بندوقین بڑے شکاریوں کے واسطے نہایت بہتر ہیں جنکی عمدہ ساخت کے علاوہ کام ہی قابل قدر ہیں۔

بیش بور بندوق | بیش بور بندوق میں دس نمبر چہرہ سے (۳-۱) چہرہ تک استعمال کیا جائے نہایت عمدہ کام دیتی ہے اور جس قدر ہی باریک چہرہ ہو گا خصوصیت کے ساتھ کام آندہ اچھا ہوگا۔ اسکی گولی بہ نسبت اور بندوقوں کے کسی قدر زیادہ فاصلہ تک کام دیتی ہے۔ لیکن موٹا چہرہ یا گراب ۳-۱ ایس جی سے ایل جی تک بہت خراب پکیتی ہے

اور اچھا کام نہیں دیتی بلکہ اکثر قریب سے ہو جاتی ہے۔ چھوٹے ہرنوں پر مول کے  
شکار میں اگر گراب ۳۔ ایس جی ہی استعمال کے جائیں تو زیادہ سے زیادہ پچیس گز کے  
فاصلہ تک کام دیکھ سکے۔ مول کے شکار میں زیادہ تر ۳۔ اے یا ۳۔ ایس جی ہی استعمال  
کرنا چاہئیں۔

**سوالہ بور بندوق** اسمین دنل نمبر چہرہ سے ۳۔ ایس جی تک کہیلتا چاہیے اس سے  
بڑے نمبر بخوبی کام نہیں گے۔ ہاں گولی اچھا کام دیگی۔ مول پر اگر قریب سے پچیس گز کے  
فاصلہ تک کام لیا جائے تو ۲ ایس جی ہی ٹھیک کام دینگے۔

**چوہہ بور بندوق** ایہہ بور کی قدر چٹیک اور موزوں ہے اسمین چہرہ نمبر دنل سے  
۲۔ ایس جی تک خوب کام دیتا ہے۔ لیکن اگر ۳۔ ایس جی سے مول کے شکار میں پچاس  
گز تک کام لیا جائے تو نہایت اچھا کام دیگی۔ زیادہ بڑے گراب ۴۔ ایس جی اس میں  
بھی نہایت عمدہ کام دینگے۔ گولی معمولی اچھا کام دیتی ہے۔

**بازا بور بندوق** ایہہ بور نہایت موزوں ہے۔ اسمین چہرہ گراب۔ گولی۔ تینون چیزیں  
یکساں اہیل جاتی ہیں اور اپنی اپنی زد پر ہر ایک چیز عمدہ کام دیتی ہے۔ لیکن چہرہ  
نمبر آٹھ سے ۲۔ ایس جی تک بہت خوب ہے۔ اور زیادہ بڑے یعنی ایس جی سے لے ل جی  
تک بہتر نہیں۔

**گیارہ بور بندوق** ایہہ بندوق بمقابلہ تیرہ بور کے بازہ بور کی بندوق سے زیادہ اچھی ہے  
اسمیں ایس جی گراب ہی ٹھیک کام دیتے ہیں اور گولی ہی بازہ بور کے برابر فاصلہ تک  
کام دیتی ہے اکثر میرے ساتھ کے شکاریوں نے ایس جی گراب سے چالنیس پچاس گز  
کے فاصلہ سے سامنے تک مار لئے ہیں۔ گراب اونکی پسلیوں پر لگے اور اونہیں قہریوں  
گھر گئے۔

**دنل بور بندوق** ایہہ بڑے گراب کے واسطے مخصوص ہے اور نہایت اچھا کام دیتی ہے  
گیارہ سے لیکر چار بور کی بندوق تک مرغابی و قاز وغیرہ کے جھنڈ پر لگانے کے لئے  
موزوں ہیں اور مول پر یا شب کو مالے کے شکار میں ہرنوں کی دائر پر بھی لگائی

گرا بھین۔ تو بھی مفید ہیں۔ دنس پور سے مین لئے رات کو مائے مین چار چار پانچ پانچ ہرن گرا  
سے ایک غیر مین مار لئے ہیں۔ اور بڑے شکار مین رات کے وقت کوئی بھی استعمال کیجائی  
تو موثر ثابت ہوگی۔ مین بسا اوقات سام روج وغیرہ کے شکار مین اسکو استعمال کرتا ہوں  
شیر وغیرہ یا اس قسم کے دوسرے جانوروں پر درخت یا کسی بچت کی جگہ سے لگائی  
جائے تو اندیشہ نہیں۔

نو اور آہٹہ | اسپن نمبر چہ چہ سے بڑے سے بڑے گرا بھیل جی تک نہایت  
بوز بندوق | عمرہ کام دیتے ہیں اور دنس بارہ نو آہٹہ نمبر کا چہرہ اچھا کام نہیں  
دیتا۔ کوئی تریکے فاصلہ زیادہ سے زیادہ پچاس گنز سے بخوبی کام دیتی ہے اور رات کے  
شکار مین دنس نمبر کی طرح یہ بھی کار آمد ہے۔ بلکہ اس سے اسکی کوئی کس قدر زیادہ موثر  
چار پور بندوق | یہ سب بڑے پور کی بندوق ہے اور لوگ اسے کم استعمال کرتے  
ہیں۔ مگر بڑے شکاروں کے لئے بڑی کار آمد ہے زیادہ تر مینائی ہوتی ہے اور شاؤڈ  
دونالی۔ کوئی چالیش گنز تک نہایت اچھا کام دیتی ہے بڑے جانوروں کے لئے رات  
کے شکار مین بہت مناسب بلکہ زبردست آدمی اسے استعمال کر سکتا ہے۔ گرا  
ہر قسم کا کام دیتا ہے۔

## بریسچلوڈنگ گنز چہرہ کی کار توسی بندوقین

بریسچلوڈنگ گنز بھی مختلف پور۔ چار سو دنس پور۔ اٹھائیس پور۔ بیس پور۔ سولہ پور۔  
بارہ پور۔ دنس پور۔ آہٹہ پور اور چار پور کی ہوتی ہیں۔ انکے علاوہ اور بھی پور ہوتے ہیں  
مثلاً چار سو دس سے چوٹی تین سو ساٹھ پور کی اور بارہ پور سے چوٹی چوڑھ پور کی لیکن  
یہ کم استعمال کیجاتی ہیں چونکہ ان میں کوئی خوبی نہیں پائی جاتی۔ تین سو ساٹھ چوٹی ہونے  
کی وجہ سے چہرہ وغیرہ کا اچھا کام نہیں دیتی۔  
چار سو دس پور بندوق | یہ بندوق چوٹے پرندوں کے شکار کے لئے نہایت موثر



ہے۔ اس سے چہرہ نمبر اٹھ دچھ سے تیر اور میٹر وغیرہ اوڑتے ہوئے بڑی لطف سے  
 شکار ہوتے ہیں اور چہرہ نمبر چار اور چھ سے مرغابی اور خرگوش تاک بخوبی شکار ہو سکتے  
 ہیں پچیس یا تیس گز کے فاصلہ سے۔ گولی سے مول بارات کو مانے میں ہرن شکار کے  
 جاتے ہیں تو اکثر تو ہین گرجاتے ہیں اور بعض سوچا س گز بہاگ کر گرتے ہیں۔ میں نے  
 اسکی گولی سے جرج اور سوزنگ مارے ہیں۔ ایک مرتبہ میں نے ایک کالا ہرن مارا اور  
 ایک قریب کی چناری میں فوج کر کے چوڑو یا اتفاق سے ایک زبردست جرج اور سکے خون  
 کی بو پراگیا۔ پچیس گز کے فاصلہ سے میں نے اس کے گولی لگائی گولی پڑ پڑی اور وہ دہین  
 رہ گیا۔ گرنے کے بعد وہ بڑی طرح روز سے چلاتا تھا اور اٹھنا چاہتا تھا لیکن مجبور تھا آخر  
 احتیاطاً ایک گولی گردن پر اور لگادی کہ وہ فوراً مر گیا۔ دوسری شب کو اسی بندوق سے  
 ایک جرج اور کئی سورا مارے پھر حال پہ بندوق چھوٹی۔ ہلکی اور خوشنما ہے اور  
 بڑی کارآمد ہے۔

**اٹھائیس بج بندوق** | یہ باریک چہرہ سے لیکر ۲۔ اے تک نہایت عمدہ مارتی ہے۔  
 اور میں نے اکثر ۳۔ اے چہرہ سے مول پر ہرن مارے ہیں۔ گولی بھی بڑے تیر کی اور بندوقوں  
 سے دور اور صحیح مارتی ہے۔ اوڑتی ہوئی مرغابیان اور تیر وغیرہ کے لئے بھی نہایت موزون  
 ہے۔ میرے نزدیک ہمیر لیس ایجیکٹر اور نین ایجیکٹر دونوں ہی اس کام کے لئے موزون  
 ہیں مگر ۲ بور ہون۔

**بیس بور بندوق** | اسکی تمام صفیتیں ٹوپیدار کے مطابق ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ حال  
 میں چپ گولیاں ایجاد ہوئی ہیں جنکے نام تھال۔ دسٹر کٹر اور دسٹیری ہیں۔ علاوہ ان  
 روڈانے بھی دسٹر کٹر مثل دسٹیری کے ایجاد کی ہے لیکن شہور اور مفید وہی ہیں جنکا حال  
 آئندہ مفصل بیان کیا جائیگا۔

ستھال اور دسٹیری دونوں قسم کی گولیاں اس بندوق میں نہایت کارآمد اور موثر ہیں۔  
 ٹوپیدار کے گول ساچھ کی گولی سے تقریباً دو گنا جھٹکا دیتی ہیں۔  
**ستولہ بور بندوق** | یہ چہرہ کے واسطے موزون ہے۔ ۳۔ ایس جی تک چہرہ سمین

خوب کام دیتا ہے۔ خوفناک جانور تندرے پر چہرہ وغیرہ تھال مارو پھیری گولی سے  
بجٹ کر لی جگہ سے شکار کئے جاسکتے ہیں باقی تمام باتیں منزل بوڈناک کے مطابق ہیں۔  
بارگاہ پور بندر وق | اس کا نہایت موزون بور ہے۔ اگرچہ کار تو سی بندر وق میں یک  
شٹا یعنی بڑے گراپ اچھا کام نہیں دیتے لیکن اگر اسکے کار توں خاص صورت  
اور ترکیب سے ہرے جائیں تو اسے اور بور پر فوقیت حاصل ہو جاتی ہے (کار توں بہتر  
کی ترکیب کسی جگہ بیان ہوگی)۔

چھوٹے تیر کی بندر وق میں کم از کم یہ نقص ضرور ہوتا ہے کہ اگر بڑے چہرے کے کار توں  
ترکیب سے ہرے ہوں تو ان کے معمولی کام میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور اچھا کام نہیں  
دیتے۔ لیکن اسکے خواہ کیسے ہی معمولی طور سے کار توں ہرے ہوں یہ اپنا کام صحیح  
پیمانہ پر دیتی ہے۔ گولیان تھال۔ رو پھیری۔ دستکڑ تینوں نہایت عمدہ کام دیتی  
ہیں۔ اور خوفناک شکار پر سید ہرک استعمال کجا سکتی ہیں۔ تھال گولی سے میں نے  
تندرے مارے ہیں جو گولی گہاتے ہی گر پڑے۔

کار توں سی بندر وق کے واسطے یک شٹا یعنی گراپ کے کار توں ہرے کی خاص ترکیب  
ضرور ہے اگرچہ اچھا کام لینا منظور ہے۔ کیونکہ دوکان کے ہرے کار توں ساہیں جی  
تک تو عمدہ کام دیتے ہیں لیکن اس سے بڑے سائز کا شٹا جب تک خاص طور  
سے نہ ہا جائے اسوقت تک خوب کام نہیں دیتا۔

دش پور بندر وق | یہ بڑے شٹا کے واسطے پندرہون کے چہارون اور چہارون  
کی ڈارون میں لگانے کے لئے نہایت کارآمد بندر وق ہے۔ ایس جی شٹا کے  
بہرے کار توں ہمیں اچھا کام دیتے ہیں۔ متذکرہ بالا گولیان خوفناک شکار پر سید ہرک  
استعمال کجا نہیں۔ کوئی اندیشہ کی بات نہیں۔ اور معمولی ٹوس گولیان ہی ٹپیک کام  
دیتی ہیں۔ اگر انہی بچت اور حفاظت کی جگہ سے استعمال کجا میں۔

اٹھ پور بندر وق | یہ دش پور کے مطابق ہے اور بڑے گراپوں کے لئے ٹپیک  
ہے۔ بڑے اور خوفناک شکار پر ٹوس گولی ہی بہتر ہے۔

**چار بور بندوق** یہ آٹھ بور کے سطاق ہے بلکہ بڑے شکار پر زیادہ بید ہرک طریقہ سے کوئی استعمال کجا سکتی ہے۔

میں جن جن بندوقوں کو ترجیح دیتا ہوں تو اپنے تجربہ کے وثوق پر۔ اور میں اس بات کا معترف ہوں کہ اکثر صاحبان مجھے زیادہ سمجھتے ہوئے۔ اور اپنی مرضی سے دوسری بندوقوں کو ترجیح دینگے۔ لیکن میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ میں ہمیشہ خاص طور سے شکار سے دلچسپی لیتا رہا ہوں اور معمولی سی معمولی بات میں ہی جہان بین کر کے کچھ نہ کچھ ضرورت پتہ لگا لاسے۔ لہذا میں اس بات پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں کہ میری رائے محض ہائے ہی نہ ہو کی بلکہ ممکن ہے کہ بڑے بڑے تجربہ کاروں کا لب لباب ہو۔ جہاں تک تجربہ کیا تو معلوم ہوا کہ ڈیوڈ بیوگر نیر کی بڑھیا جو ہر دارنالوں کی ہیر لیس شاٹ آگن ڈاکس ہیرل جسکی دونوں نالین فل چوک ہوں نہایت اچھی ہے۔

اکا کسول اینڈ ہیرل کی ہیر لیس چوک بور ایجیکٹر بندوق میں اچھی ہوتی ہیں۔

گر نیر کی ہی ہیر لیس چوک بور عمدہ۔ مضبوط۔ چٹکے اور پٹے سے ماریوالی بندوق بنائی ہوئی۔

چنانچہ میرے پاس اگرچہ پُرانی بندوق ہے اور خود میرے استعمال میں برسوں سے آ رہی ہے لیکن ایسی شان کی بندوق ہے کہ اسکی کسی چیز میں اب تک کوئی نقص نہیں اور اب ہی دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نئی بنی ہوئی ہے۔

ویسٹلی چار ڈاکس ہیرل ہیر لیس اور لنگاسٹر ڈبلیو جے جیفری کی ہیر لیس ہی عمدہ ہیں۔ لکنڈر نہری کی چوک بور جو ہر دارنالوں کی ہیر لیس اگرچہ قیمتی ہوتی ہے لیکن شیک خوبصورت اور دور مارنے والی عمدہ بندوق ہے۔ اور بڑے آدمیوں کے رکھنے کے قابل ہے اگر سینگل ٹریگر کی ہو تو اور ہی بہتر ہے۔ اس میں خوبی یہ ہوتی ہے کہ اسکی ایک ہی بلبلی سے کھٹکا ہٹانے سے جوتنی تال چاہو چلا سکتے ہو۔ پہلے بائین اور پھر داہنی یا پہلے داہنی اور پھر بائین اکثر ہیر لیس میں یہ نقص ہوتا ہے کہ اگر دونوں نالین چلانا منظور ہوتی ہیں تو جلدی میں ایک ساتھ چل جاتی ہیں۔ اس بندوق کو

تو یہ نقصان پہونچتا ہے کہ گندہ خراب ہو جاتا ہے یا ٹوٹ جاتا ہے اور شکاری کو یہ صدمہ پہونچتا ہے کہ اوسکے دھکے سے سر میں درد ہو جاتا ہے۔ دونوں نالین ایک ساتھ چلنے سے ہندوق دھمکا دیتی ہے۔ لیکن ایک لمبی والی ہندوق میں یہ اندیشہ نہیں کہونگا اوسکی نالین یکے بعد دیگرے چلتی ہیں۔

ہندوق کی نالین تین قسم کی بنائی جاتی ہیں۔ سائیلیٹڈ پیرل۔ موڈیفائڈ چوک۔ یا امپروڈ سائیلیٹڈ۔ اور فل چوک۔

**سائیلیٹڈ** سائیلیٹڈ رنال بارہ نمبر کے کارتوس کے بنائی گئی ہے۔ یہ مسدود پر سے بھی بارہ نمبر کی ہوتی ہے۔ اس میں چہرہ پہیلا ہوا لگتا ہے اور زیادہ دو نہیں مار سکتی۔ **موڈیفائڈ چوک** جو بریج یعنی پیچھے سے بارہ پور اور منرل یعنی منہ پر سے تیرہ پور ہوتی یا امپروڈ سائیلیٹڈ ہے یہ چہرہ اچھا مارتی ہے اور بمقابلہ سائیلیٹڈ کے اس کے چہرے کی مار دوڑ تک ہو۔ گدا کے لئے دونوں یکساں ہیں۔ اس میں تیرہ نمبر کی ٹوس گولی چل سکتی ہے۔ اور سائیلیٹڈ میں بارہ نمبر کی۔

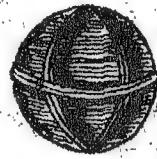
**فل چوک** یہ نال بریج پر سے بارہ پور کی ہوتی ہے اور آگے تنگ ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ منرل پر تقریباً دو انچ کے ایک گنڈا ہوتا ہے اور یہاں پہونچ کر پور ہو جاتی ہے۔ اس میں گولیاں بھال۔ روٹھیری۔ اور دستر کڑتینوں چل سکتی ہیں۔ اور نہایت اچھا کام دیتی ہیں۔ ٹوس سانچہ کی گولیاں بہتر ہے کہ نہ چڈائی جائیں چونکہ میں نے دیکھا ہے کہ اکثر نال پھٹ گئی ہے۔ نو ایجاد گولیاں تینوں قسم کی نالوں میں چل سکتی ہیں۔

لیننگاسٹر کی ایک بیش پور کی چار نالی ہندوق جسکی دو اوپر اور دو نیچے نالین تھیں اور صرف ایک ہی لمبی تھی اور چاروں نالوں کے لئے ایک ہی فورٹھاٹ تھی۔ میں نے استعمال کی ہے۔ ہر ایک نال باری باری سے چلتی ہے اور یہ اختیار ہے کہ نالین کس ترتیب سے چلائی جائیں۔ اس دوکان پر اسی قسم کے چار نالے بیچے ہی ہوتے ہیں جنکو میں نے استعمال کر دیکھا ہے۔ Smooth bore یعنی بغیر خاروں کی ۵۵ جوب کے

ہوتے ہیں نیز جس اور کے چاہو ہو اسکے ہو۔ یہ نہایت ضرور دانہ ہوتے ہیں۔  
اسی دوکان پر اسنو تھوڑی یعنی نیچار کی مارا سفلر ہی ہوتے ہیں نیز کانڈین وغیرہ ہی۔

## نواجب ادگولیان

ادپر گولیون کے تین نام بتلائے گئے ہیں لہذا ہر ایک کا حال مفصل لکھا جاتا ہے  
نصالح گولی اذیل کی شکل کی گولی میں چار ٹکڑے جڑے ہیں۔ یہ مشین سے  
بنائی جاتی ہے۔ اور ہر ٹکڑے کے جو پر ایک فولادی ماریک پتی کا ٹکڑا پنکڑی لگی طرح  
چسپان ہوتا ہے۔ یہ جانور کے جسم میں پہونچ کر چار ٹکڑے وغینہ بہت جاتی ہے۔ زیادہ  
گہری پہونچتی ہے اور نہایت سخت جھٹکا دیتی ہے کہ جانور بالکل بہیکار ہو جاتا ہے۔  
نتال گولی بیرونی شکل میں      نتال گولی اندرونی شکل میں



روہیری گولی | یہ لمبی گولی ہونڈ ہے یا بند رواے کی ڈگڈگی کی شکل کی ہوتی ہے  
اس میں چکر دار سوراخ ہوتے ہیں کہ ہوا کی قوت پاکر برماتی ہوئی جانور کے جسم میں داخل ہو  
جاتی ہے۔ یہ نیچا کی جندوق میں چلائی جائے تو رائفل کی گولی کی طرح ثابت ہوگی۔ سو گز  
کے فاصلہ سے نہایت اعلیٰ پیمانہ پر کام دیتی ہے اگرچہ بوز سے چلائی جاتی ہے  
تو جانور کے جسم میں بٹھک کر ٹکڑے ہو جاتی ہے۔ اور سائیلینڈر بوز سے چلائی جاتی ہے  
تو ٹکڑے نہیں ہوتی بلکہ ایک چپٹی چوڑی ٹکیہ بن جاتی ہے دونوں صورتوں میں جو جھٹک  
زخم پہونچاتی ہے۔  
روہیری گولی۔

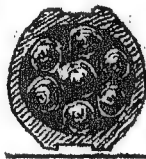


ڈسٹرکٹ گولی۔ | یہ کسی قدر لمبی ہوتی ہے۔ اور اسکے آگے اور پیچھے گنڈے

ہوتے ہیں اس میں سیسے کے گوزیا چادر میں سولہ چوٹی چوٹی گولیاں ہوتی ہیں اور ۴ خواہر ایک کی جسامت ۳۔ اسے چہرہ کے برابر ہوتی ہے۔ گولی پہٹتے ہی یہ جانور کے جسم میں بکھر جاتی ہیں اور جانور کو نہایت مہلک زخم پہنچاتے ہیں کہ جانور بیکار ہو جاتا ہے۔ اور جانور نہیں ہوتا۔

ڈسٹرکٹر گولی اندرونی شکل میں  
سولہ چہرہ ۳۔ اسے کو برابر ایک کے خلیں

ڈسٹرکٹر گولی بیرونی شکل میں



چہرہ کی بندوق میں یہ گولیاں راسخ کی گولیاں کے برابر کام دیتی ہیں اور چونکہ چہرہ کی بندوق شکاری کے ہاتھ پر جچی ہوتی ہے اس لئے نہایت جلد ایم یعنی مسکتی ہے خوفناک شکار پر اگر فوری فیر کرنے کا موقع ہو تو چونکہ اسفل میں دیدیاں ہوتا ہے جسکے ایم کے لئے وقفہ کی ضرورت ہو اور شکاری گہرا فوراً البس دی لیتا ہے جسکا نتیجہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ اسفل میں ہو جاتا ہے۔ لہذا ایسے موقع کے لئے بندوق اور یہ گولیاں زیادہ بہتر ہیں کہ اگر کوئی درندہ حملہ آور ہو تو فوراً فیر کیا جاسکے اور خطا نہ ہو۔ میں نے ان تینوں گولیوں کی نیلون پر آزمائش کی ہے نہتال گولیاں تین مرتبہ نیلون پر لگا لیکن دوسرے تینوں اور اسی جگہ گئے اور ایک مرتبہ پہرے گولی کہا کہ پاش ہو پر گزیر جا کر اگر ایکس قریب المرگ حالت میں۔ اور دوسرے گولی سے تلو گز ہاگ نمرہ گزادوسرا انتھی گز اور تیسرا پچیس گز تک لڑکھڑاتا ہوا جا کر گرا۔

ڈسٹرکٹر گولی ایک نیل کے پہرے لگی یہ گولی چالینس گز سے لگائی گئی تھی۔ وہ گولی کہاتے ہی گھوڑے کی طرح الف ہو کر گرا اور پہرے گھٹنے ٹیک کر اٹھا اور چلے یا چونکہ اس کا وقت تھا اسوقت تو پتہ نہ چلا لیکن وہاں سے دو میل کے فاصلہ پر صبح کو دیکھا کہ بہت خراب حالت میں لنگھتا ہوا تین ٹانگوں سے آہستہ آہستہ چلا جا رہا ہے۔

معلوم ہوا کہ ٹیٹھ بھی گیا تھا لیکن مولیشی کے آجانے سے پہلے وہ کھجور جا رہا ہے۔  
 مول کمر کے دوسری گونی دوسرے پٹریں اور لگائی اور اس مرتبہ وہیں رہ گیا۔  
 ایک دوسرے موقع پر ایک رو جڑی کے نعل میں گونی لگی وہ دو ٹو گز جا کر چکر کھانی  
 لگی یہاں تک کہ ہم قریب پہنچ گئے اور آخر دم پکڑ کر اسے کرایا۔  
 ایک مرتبہ رات کے وقت ایک نیل نعل پر گولی کہا کر چلا گیا اور پھر صبح تین ٹو گز میرے  
 ایک نیل چلی پر گولی کہا کر ہزار گز تک ہانکتا چلا گیا اور پھر مول کر نیل دوسری گولی کہا کر  
 بہر حال ان تمام آزمائشوں سے یہ نتیجہ نکلا کہ سب سے پہلے اثر تھا حال گونی ہے دوسرے  
 درجہ رو پٹری اور تیسرے درجہ دست کڑ ہے۔

## شیل یعنی پٹنے والی گولیان

شیل گولیان اگرچہ کئی قسم کی ہوتی ہیں لیکن میرے تجربہ میں دو قسم کی اچھی بنتی  
 ہوئیں ایک راسفل کے واسطے اور دوسری چہرہ کی بندوق کو واسطے۔ پہلی۔  
*Shed* فوریتھ شیل گولی جو راسفل میں چلتی ہے لمبی گونی ہوتی ہے  
 دوسری *Algaedies spiffical* میڈر سیف ریکل شیل گولی بم کی بندوق میں ہی چل سکتی ہے  
 لیکن سائیلینڈریرل میں۔

فوریتھ شیل گولی اس کا سانچہ خاص قسم کا ہوتا ہے۔ دو حصے علیحدہ علیحدہ  
 جاتے ہیں ایک پندے کا دوسرا اوپر کا حصہ ہر اس میں پٹنے والا مصالحہ ہر کر مشین میں  
 خوب دبایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ دونوں ٹکڑے ایک جہاں ہو جاتے ہیں۔ فوریتھ  
 شیل نرم کھال کے خوفناک شکار کے لئے اسلئے زیادہ موثر ہے کہ ایکسپس کی ہلکی سیلر  
 گولیوں کی طرح توڑ کر اور بغیر جانور کو تھک صدمہ پہنچائے خود برباد نہیں ہو جاتی  
 بلکہ خوب گہری بیٹی ہے اور بڑے بڑے ٹکڑے پوڑ کے زور سے اندر دور  
 دور پہنچ کر زخم پہنچاتے ہیں۔

میڈر سیف ریکل شیل گولی اس کا بنانا آسان ہے خصوصاً تانبے کی گولیان بن

ایک جانب سوراخ ہوتا ہی بن ہی سکتی ہیں اور بنی ہوئی تیار ہی ملتی ہیں۔ بارہ پور کے لائق سانچہ میں جسکا قطر آدھ انچ ہوتا ہی ایک کیل جو لکڑی کے دستہ دار ہوتی ہے پہننا دیتا ہے اور غلو جگہ میڈر شیل کے سانچہ کی اوس کیل کو اندر سے لیتی ہے یہ سانچہ معمولی گولی ڈالنے کا سا ہوتا ہے۔ لیکن اس میں اوپر نیچے دو سوراخ ہوتے ہیں ایک سیسہ ڈالنے کا اور دوسرا کیل کا جب سیسہ منہ سے ڈالا جاتا ہے تو تانبے کے چاروں طرف سیسہ جھجاتا ہے۔ اور گولی کے درمیان میں ایک سوراخ رہ جاتا ہے۔ جسمیں پینے والا پوڈر بہر دیا جاتا ہے۔ اور منہ پر موم لگا دیا جاتا ہے اگر نری بہرے ہوئے میڈر شیل میں ممکن ہے کہ اور گولی خاص پوڈر ہو تا ہو لیکن میں ذیل کا سفوف تیار کر کے تجربہ کیا تو نہایت مفید ثابت ہوا۔

کلاریٹ آف پٹاس اور سرمہ دونوں کو علیحدہ علیحدہ خوب باریک پیسکر ہوزن ملا کر سفوف تیار کیا جائے۔ اور گولی کے سوراخ میں پولا بہر جائے۔ (اگر پولا نہیں بہر جائیگا اور ٹونک نہ بہر جائیگا تو اکثر نہیں پیٹے گا) اور منہ پر موم لگا دیا جائے۔ سفوف تیار کر کے وقت بڑی احتیاط لازم ہے اگر ملا کہ پیسا جائیگا یا اور گولی بے احتیاطی عمل میں آئیگی تو پینے والا ہلاک ہو جائیگا۔

سفوف تیار کر کے پہلے اوس کا امتحان کر لینا چاہیے اور بہر نہا جائے۔ اور امتحان اس صورت سے کر دو کہ دو تین رتی سفوف کا غز میں لپیٹ کر کسی چکنے پتھر پر رکھو اور ادھر سے تھوڑے کی ضرب لگاؤ۔ اگر وہ اچھے پٹا کے کی آواز دے تو اچھا ہے ورنہ خراب ہے۔

میں نے اپنی تجربہ کی بندوق میں میڈر شیل استعمال کر کے ایک تیندوہ اور کئی روج ساحر وغیرہ مارے ہیں۔

تیندوہ تو جبکہ میں پانی پر اور جانوروں کے شکار کے لئے کوہ ایراؤنی کے دھن میں بیٹھا ہوا تھا کہ بعد مغرب ایک بڑے تیندوہ نے اگر پانی پینا شروع کیا۔ اور پانی پیکر چند قدم جا کر ٹھیرا۔ تین گز کے فاصلہ سے میں نے گولی لگائی تو



پسلیوں پر لگی اور اوجھلہ لگ گیا۔ دو ایک مرتبہ تو کہنس کہنس آواز لگانی بہر دم ہلا کہ پٹھارا ہو گیا۔ دیکھا تو جھٹک سے گونی لگی تھی اور سطر تو معمولی گونی کا سوراخ تھا۔ لیکن دوسری طرف شکم سے پسلیوں تک چار سوراخ تھے۔ یہ پٹھارے کے ٹکڑے باہر نکل پڑے تھے جگہ جگہ سے کہاں بکس گئی تھی۔ مختصر یہ کہ اندرونی حالت نہایت خراب تھی۔

اسی گونی سے ایک فیبرمین دوسام ادسی رات میں مارے۔ نیز اور مختلف جانور شکار کئے۔

شیل گونی کا کار توں جب جانور کے جسم میں لگتا ہے تو ایک روز کی پٹھارے کی آواز دیتا ہے۔ اور جب مرس ہو جاتا ہے اور کسی پتھر مٹی زمین یا پہاڑ پر گونی جا کر پڑتی ہے تو وہ ہوان لگتا ہے۔ اور بہت زور سے آواز تڑا تہ کی ہوتی ہے۔ فورسیتھ شیل کی یہی حالت ہے۔ بلکہ بوجہ کونیکل یعنی لمبی گونی ہونے کے اور زیادہ موثر ہے۔

## رائفل ٹوپیدار

ٹوپیدار رائفل مختلف تیر کے ہوتے ہیں۔

بیدھرنی خاردار | یہ ایک نالا رائفل ہوتا ہے۔ اور اس میں چوڑے تین گرو یعنی خار ہوتے ہیں۔ لمبی مٹری منجبت بیک ساٹ یعنی فوجی مارٹینی کا سادید بان ہوتا ہے۔ یہ اکثر بانٹو سترو کا ہوتا ہے۔ تنوگز سے بالکل صحیح لگتا ہے۔ ہرن وغیرہ مارنے کے واسطے نہایت کار آمد ہے۔ خوفناک بڑے شکار پر بیدھرنی استعمال نکرنا چاہیے۔ خصوصاً کینالا ہونے کی وجہ سے بڑے خطرہ کی بات ہے۔ اس بور کا دونا لا ہو تو البتہ بچت کی جگہ سے استعمال کیا جائے۔ لیکن بہرہی بینس بور کا رائفل اس سے بہتر ہے۔

سٹولہ بور بارہ بور | دو نالے ہی اکثر ہوتے ہیں اور زیادہ خاردار ہوتے ہیں۔

اگر لمبی گولی انہیں استعمال کی جائے تو بہت بہتر ہے۔ خوفناک شکار پر بھرت کی جگہ سے اور نہایت قریب سے زیادہ سے زیادہ پچاس گز سے لگائے جائیں ورنہ نقصان اڑھنا یا بڑھ سکتا ہے۔

دشمنوں کو براؤن اور آٹھ بور ایچ نہایت عمدہ بور ہیں۔ پہلے شکاری خوفناک شکار پر اکثر دیکھتی ہیں۔ ریچارڈ کے بنے ہوئے استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ نہایت کارآمد ثابت ہوئے ہیں۔ اسی میکرو کی بنائی ہوئی چہرہ کی ٹوپیدار دونوں ایچ نہایت عمدہ ہوتی ہیں اور خوفناک شکار پر گول گولیاں استعمال کی جاتی ہیں تو نہایت مفید ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں اور میکرو کے بھی اس بور کے واسطے ہوتے ہیں جیسے الگنڈر ہنری کے ٹاکیڈار اسٹیل بہت کمیا ہوتے ہیں جو نہایت زوردار اور موثر ہوتے ہیں۔ اسی کے یہاں کا ایک بور کا ٹوپیدار اسٹیل میرے پاس تھا اور ایک مرتبہ ایک تین سو پندرہ میں نے لگایا تو وہ اسی جگہ رگ گیا۔ دو نیل اور کئی کھورا سیطرح گئے۔

مختلف میکرو کے میں نے بینس یا بائیسٹ اسٹیل استعمال کئے ہیں لیکن ویسٹی ریچارڈ کے یہاں کا سب سے بہتر ثابت ہوا اگرچہ پرکھوی اور دیگر چھ میکرو کے بھی اچھے ہوتے ہیں۔

جب کوئی واسٹل کسی خوفناک شکار کے واسطے تجویز کیا جائے تو سب سے پہلے اس بات کی ضرورت ہے کہ اس کا امتحان کر کے اندازہ کر لیا جائے کہ آیا صحیح لگتا ہے یا نہیں۔ یہ اس صورت سے کہ چالیس گز سے تین انچ کے دائرہ میں نشانے لگائے جائیں اگر تمام نشانے اندر لگیں تو بیشک وہ ہر دھڑکے قابل ہے ورنہ خوفناک شکار کے موقع پر کبھی اس پر اطمینان نہ کیا جاسکے گا۔ اکثر واسٹل کی سائٹنگ خراب ہو جاتی ہے۔

وجہ یہ ہوتی ہے کہ فورسٹ باریک اور نازک ہوتی ہے اور اکثر بے احتیاطی سے استعمال کرنے سے ٹوٹ جاتی ہے یا بیک سٹ یعنی دید بان گر جاتا ہے یا ٹوٹ جاتا ہے اور مجبوراً ایسی بندوق سازوں سے بنوانا پڑتا ہے۔ اتنا تو ضرور

ہوتا ہے کہ وہ اوسکی باتا قاعدہ نقل کر دیتے ہیں اور بادی النظر میں کوئی فرق نہیں معلوم ہوتا لیکن قاعدہ اور حساب سے بنانے سے وہ کب واقف ہو سکتے ہیں جیسے اصلی موجد چنانچہ رائفل بالکل غلط لگتا ہے اور اسوقت تک صحیح نہیں ہو سکتا جب تک کہ کسی انگلش میکے کے پاس نہ پہنچا جائے اور وہ ٹرائی کر کے اسے صحیح کرے۔ رائفل دیہی قیمتی اور اچھا ہے جو نہایت صحیح لگتا ہو۔ چٹکا وغیرہ بعد کو دیکھا جاتا ہے۔

## کارٹوسی چھوٹے رک رائفل

کارٹوسی چھوٹے رک ریفل نہت بور کے ہوتے ہیں سب سے چھوٹا امریکن وین چمپرسلون بائیس بور کا ہوتا ہے۔ ان رفلون میں چار قسم کے کارٹوس چلتے ہیں۔ نمبر اول شارٹ۔ دوم لانگ۔ سوم لانگ رائفل۔ چہارم ایکٹر لانگ۔ انہیں بی ایس آے کہنی کار رائفل جو قومی رائفل نہا ہوتا ہے نہایت صحیح لگتا ہے۔ اور زور دار ہوتا ہے۔ خرگوش وغیرہ کے مارنے کے کام کا ہے۔ اور اگر بغل یا پیڑ پر دنگے قریب چھوٹے ہرن پر بھی اسکی گولی لگ جائے تو تھوڑی دور جا کر گر جاتا ہے۔ مین نے انتی اور تنوگر کے فاصلہ سے اکثر اس سے ہرن مارے ہیں۔

۲۹۔ ۲۵ اور ۲۵۔ ۲۹ رائفل کے بوتل نما کارٹوس ہوتے ہیں اور یہ رائفل ۲۳ اور ۲۵ بور ہی کہلاتے ہیں۔ بعض تو بی ایس آے کی ہوتے ہیں اور بعض ہنری مارٹنی کی طرح اور بعض مختلف ہوتے ہیں کوئی ساڈ بور یعنی بغلی سے کہلے والا۔ کوئی ٹاپ بور اور پیر سے کہلے والا۔ یہ بائیس بور کے رائفل سے زیادہ زور دار ہوتے ہیں۔ خرگوش وغیرہ ان سے خوب شکار کئے جاسکتے ہیں۔ چھوٹے ہرن بھی ہینک جگہ گولی کہا کر ہجارتے ہیں۔

۲۹ بور یا ۳۰ بور یہ دونوں ایک ہی بور ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے کارٹوس چل سکتے ہیں۔ یہ رک رائفل نہایت زور دار ہوتے ہیں۔ مین نے انتی بہت کالے ہرن مارے ہیں۔ جو اکثر وہیں رہتے ہیں اور بعض جگہ دور بہاگ کر رہتے

ہیں۔ لیکن انشی گز سے لگانے پر بھی ایسا نہیں ہو کہ بہاگ گئے ہوں۔ اگرچہ نلو گز سے  
 بھی اکثر لگائے ہیں۔ خرگوش مارنے کے لئے یہ نہایت عمدہ رائفلز ہیں۔  
 ۳۸۰ پورا اور ۳۶۰ پورا یہ رگ رفل و سنے زیادہ زوردار ہیں۔ خصوصاً ۳۶۰ نمبر پانچ گز رفل  
 بڑی گولی کا بڑا زوردار ہے۔ کالے وغیرہ اس سے اسطرح مارے جاسکتے ہیں جیسے  
 ۲۹۵ پورے۔ لیکن چونکہ اسکی گولی بڑی ہوتی ہے اسلئے زیادہ موثر ہے۔ اگرچہ انشی  
 گز سے زائد لگائے جانے کے قابل ہے لیکن ہرن پر کم فاصلے سے لگانا بہتر ہے۔  
 ۳۱۰ پورا اشار پ شو ٹریا ہرن مارنے کا رائفل ڈبلیو ڈبلیو گرنیر اور دیگر میکیز زبان  
 بنا ہے۔ آربی روڈانے ہی بنایا ہے جسکا نام ڈیراسٹا لگر یعنی ہرن مارنے کا رفل  
 رکھا ہے۔ گرنیر کا رفل زوردار ہے۔ جب یہ رفل بنانا اور مجھے علم ہوا تو میں نے  
 مشکو اکرا اس سے شکار کھیلایا۔ اسکی مزل دلا سٹی یعنی گولی کی رفتار تقریباً تیرہ سو فٹ  
 فی سیکنڈ ہے۔ اور مزل انرجی یعنی جھٹکا ۴۳۵ فٹ پونڈ ہے۔ دراصل کالون کے وسط  
 نہایت کارآمد ہے۔ زوردار ہی ہے اور جھٹکا ہی خوب دیتا ہے۔ ۲۵ گز تک سے  
 اسے لگا کر دیکھا ہے نہایت صحیح لگتا ہے۔ سو گز یا اس سے کم فاصلے سے شاید ہی کوئی  
 گولی خطا ہوتی ہے۔ میں نے اس سے دو سو پچیس گز سے ہی ہرن مارے ہیں  
 لیکن اتنے فاصلے سے یقینی نشانہ نہیں لگتا۔ اس سے بعض موقع پر توجہ اور سامان ہی  
 شکار کئے ہیں۔ بغل یا پٹر پر گولی لگے تو ۱۰۰ یا ۲۰۰ گز بہاگ کر جاتے ہیں۔ اسکے چوٹے  
 سے کارتوس میں بے دھوئیں کی کارڈوائٹ بارود پانچ گز میں اور سیسہ کی ٹھوس یا پونی  
 گولی ۲۵ گز میں کی ہوتی ہے۔ اسکے ساتھ ریلوڈنگ ٹولس یعنی دوبارہ کارتوس بھر  
 کے آئے اگر منگائے جائیں تو بیشک آتو جاتے ہیں لیکن گہرے کارتوس ہرے  
 ہوئے کام خراب دیتے ہیں۔ یا تو انشی گز سے ہی ہرن ہو جاتے ہیں اور اگر لگے ہی تو  
 گولی موثر نہیں ہوتی۔ جانور زخمی ہو کر چلا جاتا ہے مان چالیس گز سے لگائے جائیں  
 تو شاید کچھ کام دیتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ کارڈوائٹ بارود تو ملتی نہیں اور سموکسین  
 یا کالی بارود سے ہرے جاتے ہیں اور گولی ہی سانچے میں ایسی صاف نہیں ڈھلتی

جیسی ولایتی کار تو سون میں بشین کی ڈھلی ہوتی ہے۔ اس لئے وہ بیکار سے ہوتے ہیں۔

شیر و ورائٹفل <sup>بک</sup> یہ ویسٹلی ریچارڈ کا بنا ہوا نہایت عمدہ اور عجیب رائٹفل ہے۔ کال سے لیکر چیتل تک اس سے آسانی سے شکار کئے جاسکتے ہیں۔ اس کا تیز آواز بوسے کی قدر چڑھا ہوتا ہے۔ لیکن کار توں زیادہ لمبا اور بارود اور گولی ذرخین زائد یعنی کاڈا بارود و سائٹ گزین اور گولی ۴۰ اگرین کی ہوتی ہے۔ اور اس میں بہہ ہی خوبی ہے کہ گولی کی پیندی سے ذرا اوپر یعنی جو حصہ کار توں کے خول کے اندر رہتا ہے نکل چڑھا ہوا ہوتا ہے اور بہہ ہر لون کے لئے زیادہ موثر ہے۔ اس لئے آواز سے اس کا مار پلا ٹرا ہوا ہوتا ہے۔ اور اس سے کی قدر چٹکا ہی زائد ہے۔ مین نے اسکے میکرو کی بڑی تعریف سنی ہے اور بیشک وہ تعریف کا مستحق ہی ہے۔ ڈیڑھ سو گز تک نہایت صحیح لگتا ہے اور سو گز سے گولی قسمت سے غطا ہوتی ہے۔ مین نے اس سے دو سو گز سے ہی ہرن مارے ہیں اور عجیب بات ہے کہ اتنے فاصلہ پر بھی اسنے قابل قہر کام دیا کار توں زیادہ صحیح لگتے ہیں اور کم خطا ہوتے ہیں اور اکثر جانور جگہ کی جگہ پر بجاتے ہیں۔ تین سو گز سے ہی ہرن مارے ہیں۔ لیکن اس فاصلہ پر بھی جوڑ صحیح نہیں لگتا بلکہ اندازہ سے لگا یا جاتا ہے۔

مین نے اس سے چیتل سا مراورین ہی مارے ہیں بعض بٹل یا پیڑ پر گولی کہا کر وہیں گرے ہیں بعض بچاس یا نٹو گز بہاگ کر گرے اور بعض جگہ گولی کہا کر بہاگے۔ اور دوسری گولی لگانے کے بعد گرے۔

چوٹے رائٹفل میں بہہ سب سے زیادہ زور دار ہے اگرچہ اس بور کے دوسرے میکرو نے بھی رائٹفل بنائے ہیں مثلاً بی ایس اے وغیرہ نے لیکن شیر و وڈ سے کوئی بہتر اور موثر نہیں اگر ہنگائے جائیں تو اسکے ساتھ اسکے کار توں بہر نیکی آئے ہی ملکتے ہیں لیکن یہاں کے کار توں بہرے ہوئے ۳۱ پور شارب شوٹر کی طرح کمزور ہوتے ہیں جیسا کہ اوپر بیان کر دیا گیا ہے۔

اسکی جزل دلا سٹی یعنی گولی کی رفتار ۵۴۵ فٹ فی سیکنڈ ہے اور جزل اسوجی یعنی دبا دیا جھٹکے کی قوت ۶۵۵ فٹ پونڈ ہے۔

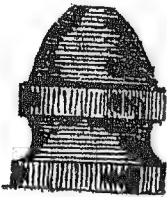
یہ سب نزدیک بہہ رائیفل سینٹر ڈریف سائٹ یعنی ایک ٹائم دید بان اور آگے پتے اوٹھانیکے ہون اور ڈپن فور سائٹ یعنی کہلی ہوئی کھی کا ہو تو شکار کے واسطے نہایت اچھا ہے۔  
گلوب فور سائٹ یعنی گلوب دار کھی کا ہو تو (جیسے کہ ہر شیر ڈو مین ہوتی ہے) ایم کرنے یعنی ملانے مین ذرا دیر لگتی ہے۔ لیکن اس سے نہایت صعب لگتا ہے۔ مگر دید بان متلا لا ہی ہونا چاہئے۔

## پیریداکس کالینڈرن اور دوسری بال اینڈ شارٹ گنز گولی اور چہرے کی بند و قین

یہ چند بند و قین ایسی ایجاد کی گئی ہیں جو نہایت کار آمد ہیں۔ بلکہ انہیں سے ایک بند و ق تو ایسی ہے کہ رفل کو بولا دیتی ہے۔ مختلف میگزین مختلف قسم کی بنائی ہیں۔ مثلاً کالینڈرنے پیریداکس جو بڑی کار آمد مانی گئی ہے۔ اور تمام دنیا میں مشہور ہے۔ لینکاسٹرنے کالینڈرن بہہ ہی بہت مشہور اور عمدہ ہے۔ دیسٹلی ریچارڈ نے ایک سپورہ پیریداکس کی کتب پر حال میں بنائی ہے۔ اسکو نہایت شہرت حاصل ہوئی ہے۔ اسپین سہوک لیس (Nicro) مٹر و پورڈ اور ۳۷ گرین کی لمبی گنڈیدار گولی جسمین تابنے کی ٹوپی جڑی ہوئی ہوتی ہے۔ چلائی جاتی ہے۔ یہ نہایت پیرا اثر اور جھلک ثابت ہوئی ہے۔ علاوہ ازیں اور بھی بال اینڈ شارٹ گنز مختلف میگزین کی ہیں جنکے متعلق ذیل میں مختصر حال بیان کیا جاتا ہے۔

پیریداکس ۱۲ بور بالینڈ یہ بند و ق گولی کے واسطے رائیفل ہے۔ سو گز سے نہایت تیزی سے اینڈ کالینڈرن کی۔ ایکسپریس کی طرح گولی مارتی ہے۔ اور چہرہ معمولی عمدہ بند و ق کی طرح۔ اس کے منہ پر صرف سوا انچ پر خار ہوتے ہیں لمبی گولی جکے بیچ میں گنڈا ہو تا ہے اور جوزن مین ۳۷ گرین ہوتی ہے۔ اسپین چلائی جاتی ہے۔ خواہ پونی ہو یا ٹوس۔ چوٹے ہرنوں کے

واسطے قریب استعمال کیجائے تو تین ڈرام بارود ہو۔ بڑے اور خوفناک شکار کے واسطے۔  
 پدم اور پم سے کم ہونا چاہئے۔ سخت سیمہ کی بولی گولی جسمین پندرہ حصوں میں ایک  
 حصہ جست یا نو حصہ سیمہ میں ایک حصہ رانگ ہو ڈھال کر آسے سے خوب صاف کر لیجائے  
 خواہ تھوڑی سی چربی لگا کر ہر حال نہایت صفائی سے بہری جائے اگر کاغذ کا تو س ہو تو  
 گولی دبائے کے الہ سے دبا کر گنڈا ڈال دینا چاہئے اس سے گولی  
 خوب چم جاتی ہے۔ یہہ شید وغیرہ کے لئے عجیب چیز ہے اور ہلکا  
 جھٹکا ہو بچاتی ہے۔ اس سے اکثر ستر شکار یوں کے مائے  
 سے بڑے بڑے شیر مارے ہیں اور کہی یہہ غیر اطمینان ثابت  
 نہیں ہوئی۔



میں اسے برسوں سے استعمال کر رہا ہوں اور مجھے خدا کے فضل سے ہمیشہ اسپر بہر وسبب  
 رہا ہے دو مواقع چہر ہی ایسے خطرہ کے گزرے ہیں اور میں نے اسے صحیح لگنے اور ہٹکانے  
 سے فائدہ اٹھایا ہے۔ جنکی تفصیل ہندہ ناظرین کرتا ہوں۔  
 ایک مرتبہ میں نے راج رانا صاحب بہادر دام اقتبالہ والی ریاست جہا لادار کی مہمان ہونے  
 کی عزت حاصل کی وہاں شہر شکار گاہ ہے جہاں مجھے شکار کھیلنے کا موقع ملا۔ میرا ایک  
 بڑا ریحہ زخمی ہو کر جسکے صرف ران کے گوشت میں گولی لگی تھی گم ہو گیا تھا۔ میں اسکی تلاش  
 میں چلا۔ میں نے اپنے ہمراہی بندو قبیوں کو جو تعداد میں ۱۲ تھے کہا کہ تم ایک سیدھی  
 لائن باندھ کر چلو اور جسکے سامنے سے ریحہ اٹھے گولی مارو۔ اتفاق سے میں بڑھا اور  
 اس لائن سے تقریباً دو سو گز آگے نکل گیا۔ ریحہ ایک کہو میں پتھر کے نیچے بیٹھا ہوا تھا۔ اسی  
 کے سر پر سے ہو کر میں گذرا اوس پندرہ گز کے فاصلہ سے نکلتا ہوا چلا آیا اور اسیے دو سو  
 گز پہر اپنے پیچھے چھوڑ دیا۔ جب اوس لائن کے آدمی بولتے ہوئے آئے تو وہ آواز منکر اسی  
 پگڑی ریحہ میں آگے جا رہا تھا چلا۔ مجھے علم نہیں کہ میرے پیچھے ریحہ آ رہا ہے اور  
 اگر وہ خاموش چلا آتا تو مجھے آسانی سے زخمی کر سکتا تھا لیکن ابھی مجھ سے تیس گز کے  
 فاصلہ پر تھا کہ زور سے چلا کر مجھے دوڑا لیکن چاروں پیروں سے چونکہ پھلپلاؤں زخمی تھا

اسلئے کھڑا نہ ہو سکا لیکن پہر ہی اسقدر تیزی سے چپٹا کہ مین اوسکی سرعت سے حیران ہوا اور خیال ہوا کہ یہ نہ رنجی نہیں ہے۔

اوس کے اچانک اسطرح سے بڑھنے سے مین چونک پڑا تھا اور فوراً متوجہ ہو کر بڑی تیزی سے اوسپر بندوق تاک کر فیر کیا گوئی اوسکے سر میں مٹی اور سنے ایک دو قدم تکے کہا ہے اور پہر ایک ہاتھ سر پر اور دوسرا جھاڑی کے نیچے رکھ کر اور ایک زور سے آواز لگا کر کہتا ہے کہ گلیا۔ مین اتنی فرصت پا کر فوراً ایک جھاڑی کی آرمین ہو گیا۔ اور فوراً دوسرا کار تو س چڑھا کر پھرتیار ہو گیا۔ اب جو دیکھا تو بدستور بیٹھا ہوا تھا۔ مین نے یہ گولی ہی رسید کی لیکن معلوم ہوا کہ دوسری گولی ہی مین اوسکا دم نکل گیا تھا۔

اگر اس موقع پر میرے پاس یہ پیرید اگس نہ ہوتی اور بجائے اسکے ایکسرس مالانگ رینج رائفل ہوتا تو ضرور جلد فیر کرنے میں خطا ہوتا۔ پیرید اگس (easy aiming) یعنی آسانی سے ملنے والی بندوق ہے اسکے دو دیدبان ہوتے ہیں گولی چلاتے وقت اوٹھائے جاتے ہیں اور چکر چلاتے وقت دوبارہ فرشی سے لاوے جاتے ہیں۔

ہزارائیس دربار بیکانیر ہمارے اکثر خوفناک شکار میں اسی بندوق کو استعمال کرتے ہیں اور نہایت پسند کرتے ہیں آپنے اکثر درندے شیر وغیرہ اس سے نہایت خوبی سے مارے ہیں۔ مین اپنا دوسرا واقعہ بھی ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں اگرچہ ان غیر ضروری قصوں سے ناظرین کی سمجھ خراشی ضرور ہوگی لیکن اسی قسم کے واقعات سے تجربہ اخذ کیا جاتا ہے۔

بوندی کے علاقہ میں میرے ایک دوست تھا کہ صاحب کی تھوڑی سی جاگیر ہے مین اوسکے یہاں جہان تھا کہ اونکے یہاں کا بہیر وال آیا اور کہنے لگا کہ ”یہاں سے تقریباً آدھ میل کے فاصلہ پر ایک کہو ہے اوسمیں ایک تین دو لکھا جوڑا دیکھا کرتا ہوں۔ آپ چلے اور شکار کیجئے“ مین اور تھا کہ صاحب دونوں چالیں آدمی ہانکنے کے واسطے لیکر وہاں پہونچے۔ چونکہ وہاں پر درخت پر بیٹھنے کی جگہ نہ تھی اس لئے مجبوراً نیچے ہی کھڑا ہونا پڑا۔

جب ہانکے والوں نے شور مچایا تو ہمے پچیس گز کے فاصلہ سے جوڑا نکلا۔ مین نے نہر کے



پیر ٹڈا کس کی گونی لگائی جو بغل میں لگی اور ایسی موثر کہ اس نے پیر تک ہی نہ ہلایا۔ مادہ پٹہا کہ صاحب گونی لگائی یہ پیت میں لگی۔ لیکن بچہ کہ وہ چلا کر تڑپی اور ایکٹا سے میں کو دگئی۔ مجھے تین سیکنڈ کا بھی وقفہ نہ ملا کہ میری شست ملا کر گونی لگاتا۔ وہ کروندہ کی گنجان جہازی میں بیٹھ گئی تھا کہ صاحب نے تجھے کہا کہ چلو چلیں اس وقت وہ دب جائیگی اور ہم دوسری گونی لگا سکیں گے۔ لیکن میں نے کہا نہیں اب وہ اور بھی زیادہ خوفناک ہو گئی ہے۔ میرے کہنے کی ادھنوں کو کچھ پرواہ نہ تھی اور میں ہی اس خیال سے کہ یہ مجھے بزدل خیال کریں گے ساتھ ہو لیا۔ سہو

شیر یا تیندو کا قاعدہ ہے کہ یہ بیٹھا بیٹھا کسی پر نظر جمالیتا ہے۔ خواہ وہ قریب یا دور اور اوسیکے پاس پہنچتا ہے اگر درمیان میں اور آدمی ملتے ہیں تو اس نے کچھ مزاحمت نہیں کرتا اور تیزی سے اوسکے پاس سے گذرتا ہوا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ اس نے اُنکے والوں میں سے ایک دائرہ والیکو جبکہ دائرہ میں جہانجن لگے تھے دور سے تاک دیا تھا۔ وہ بڑی بیفکری سے زور زور سے ڈھب ڈھب بجائے جا رہا تھا۔ جب ایک آدمی نے کہا اس کا پولہ چلا کر اس جہازی پر ہینکا اور ایک بندوق کا آسمانی فیہ کیا تو میں نے چونکہ بالکل قریب تیار کھڑا تھا غرائی کی آواز سنی اور پھر دیکھا کہ جہازی کو حرکت ہوئی اور وہ جہازی کو چیر کر سجی کی طرح تیزی سے نکلی۔ اس قدر تیزی سے کہ میں ایم ہی بکیر کا مجھے دوقرم پر گذرتے ہوئے ایک جھلک کہانی دی بہان تک کہ اوسکے ہوا تک میرے بدن پر محسوس ہوئی اور تیندو ہی دائرہ والیکے سر پہ موجود تھی۔ اور جاتے ہی اس نے پنجہ مارا لیکن اتفاق سے پہلا ہی پنجہ دائرہ پر پڑا کہ تمام کہاں پہٹ کر تیندو یکے ہاتھ پر لپٹ گئی گویا کہ کسی نے اوسکے ہاتھ میں دائرہ پنا دیا۔ دوسرا پنجہ اوسکے مونڈھے پڑا اور اگرچہ اوسکے ہونڈر سی خراش ہی آئی لیکن چونکہ دائرہ معہ جہانجن تیندو یکے ہاتھ میں اوجھہ گیا تھا اس گبیراٹ میں وہ منہ مارنا بھول گئی اور دائرہ والیکو جو کہ دائرہ پر منہ مار کر علیحدہ کیا اور دوسرے ہانکے والوں کی طرف رخ کیا۔ وہی ذقن ہرنے پائی تھی کہ میں نے گونی لگائی گونی کہاتے ہی جیسے خرگوش چہروں لوٹ جاتا ہے زمین پر لوٹ گئی۔ یہہ تمام باتیں

صرف تین سیکنڈ میں ہو گئیں۔ اور ڈائریہ والا اگرچہ زیادہ نرمی نہیں ہوا تھا لیکن نو عمری کی وجہ سے نا تجربہ کار تھا یہ کہتے کہ ”ارے مارے کہا گیو“ ”ارے مارے کہا گیو“ بیہوش ہو گیا۔ اور جب کوشش کر کے تھوڑی دیر بعد ہوش میں آیا گیا تو اس وقت ہی اس کی زبان پر یہی الفاظ تھے کہ ”ارے مارے کہا گیو“ ”مہاری مانی کہا گیو“ اس کے اسطرح سے خوف زدہ ہونے اور بے تحاشا چلانے سے بیساختہ ہنسی آتی تھی آخر جب سے بہت کچھ ملاصالتی دی تو خاموش ہوا۔

یہ خوفناک موقع پر کبھی پیدل بچا نا چاہئے۔ میری قسمت اچھی تھی ورنہ پہلے تو میرے ہی خبر لے سکتی تھی میرے پاس سے سوا گز کے فاصلہ سے کھل گئی اور میں ہندوؤں نہ چلا سکا۔ حالانکہ مجھے تیز فیر کرنے کی نہایت مشق ہے اور صدمہ ہوا ڈرتے ہوئے جیتے تروغیر نہایت خوبصورتی سے مارے ہیں۔ لیکن اس کی تیزی اونٹوں سے بھی زیادہ تھی۔

**کالینٹ مین** | یہ بینکاسٹر نے بنائی ہے اس میں فارمیں ہوتے۔ لیکن کوئی ٹیڑھ سب پیڑ پکس کی طرح چلتی ہے یہ میرے ایک عزیز کے پاس ہے اور میں نے استعمال کر کے دیکھی ہے۔ یہ ہیمکس ایجیکٹر سنگل ٹریگر یعنی ایک لمبی کی ہے۔ میں نے اچھی طرح سے اس بات کا اندازہ کیا ہے یہ پیڑ اس کے کسی بات میں زیادہ نہیں ہے بلکہ آسانی سے ملنے اور صحیح لگنے میں پیڑ یا کس اس سے بہتر ہے۔

**اسپلورہ** | یہ بیشک اچھی ہندوؤں ہے اور پیڑ اس سے زیادہ دور مارتی ہے گوئی موثر اور قابل اطمینان مارتی ہے۔ اسے میں نے اپنے دوست سے لیکر چند بار کھار پر تجربہ کر کے دیکھا ہے۔

**بال اینڈر شاٹ گن** | یہ آئی ہالکس اور اس ہالکس اینڈر سنر کی ہندوؤں ان ویزی میں *invisible* یعنی بے معلوم خارجی ہوتی ہے۔ غور سے دیکھنے سے ہرچ سے مزن تک یعنی پندیر سے ممتہ تک ناؤں میں ہلکے خار معلوم ہوتے ہیں اس میں ایک سائٹ یا کاروائٹ بارود اور کھل کی پندی وانی گولیاں چلتی ہیں۔ تین سو گز تک لیف مائٹ ہوتے ہیں وہ دور مارتے ہیں۔

بعض لوگ اسے پسند کرتے ہیں لیکن مجھے پسند نہیں نہ ایسی صحیح ہے جیسی پیریاکس اور نہ ایسا مہلک جیسا کا دینے والی۔ میں نے دونوں میکیز کی بال اینڈ شاٹ گنز ہیمیرس خرید کر استعمال کیں اور پھر علیحدہ کر دیں۔ جن صاحب کو منظور ہو زیادہ استعمال کرنے سے انکا حال معلوم ہو سکتا ہے۔

مالینڈ کی دھولوں (اسمیں آٹھ ڈرام بارود اور ڈاؤنس کی لمبی گولی چلتی ہے یہ نہایت پیریاکس) اطمینان کا پتہ ہے۔ بڑے شکار کے واسطے خصوصاً یاہتی وغیرہ کے لئے بہت موزوں ہے۔ میں نے بذات خود بڑے شکاروں پر اسے استعمال کر کے تجربہ نہیں کیا تھا لیکن اپنے بھائی صاحبزادہ محمد الیاس خاں صاحب سے انہوں نے مجھے یہ بندوق لے لی تھی) اسکی بڑی تعریف سنی۔

راجپوتانہ میں سب سے بڑے جانور سیاہ نیل ہیں جو انہیں ہنسے کی طرح ہوتے ہیں اور انکی کہاں پہلے اچھ موٹی ہوتی ہے چنانچہ جانچ کے طور پر میں نے ہی سناٹہ گز سے دنل بور پیریاکس کی ۷ ڈرام بارود سے بھری گولی لگائی۔ گولی پار لگی اور نیل وہیں رہ گیا۔ اور ایسا لگا کہ گویا کسی نے اوٹھا کر پھینک دیا۔ اس تجربہ سے میرے دل میں ہی اسکی وقعت ہوئی۔ لیکن چونکہ میں ڈبلا پیلا آدمی ہوں اور اس بندوق کے واسطے بڑے زبردست آدمی کی ضرورت ہے اس لئے میرے لئے غیر موزوں ہے۔ مگر میرے بھائی صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب ہر طرح اسکے اہل ہیں۔ بھائی صاحب موصوف ریاست کے سربراہ اور شکاریوں میں سے ہیں۔ انکے شکار کے کارنامے شہرت عام حاصل کر چکے ہیں انکا قول ہے کہ ہمیشہ زیادہ بارود کی ہر ت کے اور بڑے تیر کے پتہ استعمال کرنا چاہئے اور بیشک پتھل آب زر سے کہنے کے قابل ہے۔

بھائی صاحب نے بڑا تجربہ حاصل کیا ہے انکو زیادہ تر صاحبان انگریز کے ساتھ بڑے شکار کھیلنے کے مواقع ملتے رہے ہیں۔

پیریاکس گولہ بور کی بھی ہوتی ہے لیکن بارود بور کی سب سے بہتر ہے (Suggestgamod) بگسٹ گیمز یعنی بڑے بڑے شکار کے واسطے دنل بور عجیب۔ بشرطیکہ چلانے والا سچا آدمی ہو۔

بڑے شکار منڈا گنڈا ارننا ہینسا وغیرہ ہی اس سے مارے جاسکتے ہیں۔ کوئٹا شیب گرایک  
انگریز شکاری نے افریقہ میں اس سے شکار کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ”میں نے فولادی  
ٹوک کی گولیوں سے تیرہ گنڈے اور ایک ارننا ہینسا مارا ہے۔“

## پٹاکیدار بند وقون کے بہرت بارود اور چہرے کے اوزان

جاننا چاہیے کہ پٹاکیدار بند وقون کے کالی بارود کے بہرت بور کے مطابق کار تو سی سے  
یکساں ہیں فرق صرف یہ ہے کہ ٹوپیدار میں پٹیل کا باریک سوراخ ہونے کی وجہ سے  
۳۔ آئیف کی باریک کالی بارود جو خاص ٹوپیداروں ہی کے واسطے بنائی گئی ہے استعمال  
کیجاتی ہے۔ لیکن چارج پوڈر میں ٹوپیدار اور کار تو سی کے چارج یعنی بہرت میں کچھ  
فرق ہی ہے۔

ٹوپیدار میں نمبر (۶) کالی بارود جو کار تو سوں کے واسطے بنائی گئی کام اچھا لے سکتی  
ہے۔ لیکن سوٹے دانہ دار ہونے کی وجہ سے چیلون میں نہیں پہنچتی۔ اور اکثر موقع  
پر برس فائر ہو جاتی ہے اس وجہ سے ۳۔ آئیف کی بارود سے بہتر کے واسطے  
ہیں۔ بارود اور چہرہ کے بہرت کا وزن ہر بور کے واسطے ذیل میں درج کیا  
جاتا ہے۔

وہو اہدا

## پٹاکیدار بند وقتون کے چہرہ اور بارود کے اوزان

نام پور	وزن بارود	ڈاٹ	وزن چہرہ	ڈاٹ
بیس پور	۱/۲ یا ۱/۴ ڈرام	۱	ایس جی ۱۱ یا ۱۳ دانے -	۱
ستولہ پور	۱/۲ یا ۱/۴ ڈرام	۲	ایس جی ۱۳ یا ۱۴ دانے	۲
چودہ پور	۱/۲ ڈرام	۳	ایس جی ۱۳ سے ۱۵ دانے تک	۳
بارہ پور	۱/۲ یا ۱/۴ ڈرام	۴	ایس جی ۱۳ دانے	۴
گیارہ پور	۱/۲ یا ۱/۴ ڈرام	۵	ایس جی ۱۳ دانے	۵
آٹھ پور	۱/۲ ڈرام تک	۶	ایس جی ۱۳ دانے	۶
چار پور	۱/۲ یا ۱/۴ ڈرام	۷	ایس جی ۱۳ دانے	۷

جب گراب پرے جائیں تو اونکے ساتھ بارہ دانے نمبر (۶) یا (۷) چہرہ کے ضرور ڈال دینا چاہئے کہ یہ اونکی وزنون پیٹھ جائیں اور جس وقت چلین تو ہوا کے ساتھ بند ہے ہوئے نال کے نکلین اور منتشر ہوں۔ اس صورت میں یہ خوب لگتے ہیں۔ بعض لوگ چوٹے ۳-۱ کے چہرے بڑے گرابوں میں ملا کر بہرتے ہیں یہ عمل چوٹے تیرکی بند وقتون کے واسطے مفید ہوتا ہے۔

یہ بھی ضرور ہے کہ مذکورہ بالا بہرت بند وقت میں استعمال کر کے پہلے تجربہ کر لینا چاہئے۔ اس لئے کہ ایسا ہی ہوا کہ میں نے ایک ہی پور کی بیسوں بند وقتیں استعمال کی ہیں اور

ہر ایک مین کم و بیش بہر کر اور آزمائش کر کے اطمینان کیا ہے۔ ہر مطابق بور کا بہر اکثر یکساں نہیں کیا اور ہر بندوق مین یکساں مقدار کا بہر قائم ہو سکا بلکہ بہر کے بعد مناسبت سے کم و بیش کر کے مرضی کے موافق بہر مقرر کر لیا۔ اسی طرح ہر صاحب خیال زمین بارود پر ڈاٹ نمبر کے کٹے ہوئے یا کاغذ کے کٹے ہوئے لگائے جائیں تو بہترین وہ اسطرح ہونا چاہئے کہ بارود پر پہلے کاغذی لٹکی کا ڈاٹ اوپر سرسٹے کاغذ کا ڈاٹ بور کے وزن کے مطابق چہرہ یا گراب ڈالکر صرف ایک لٹکی کا ڈاٹ لگنا چاہئے اور اسے صرف چہرہ کے اوپر ہونچا دینا چاہئے زیادہ نہ ٹھوکننا چاہئے۔ ورنہ چہرہ خراب لگے گا۔ اگر لٹکی کے ڈاٹ دستیاب نہ ہو سکیں تو خشک موسم مین علاوہ بیٹری گھانسن اور جگہ کے کپڑے کا ڈاٹ استعمال کرنا چاہئے کپڑے کو لپٹ کر گول اور لمبی گونی کی طرح صحت کر لینا چاہئے۔ اور نال مین بارود پر لگا کر گزرنے سے بیکتر رہٹونک لینا چاہئے کہ بارود تک بخوبی اطمینانی طور سے پہنچ جائے۔

بیشین چنانچہ خشک موسم مین کپڑے کا ڈاٹ لگانا سخت غلطی ہے۔ اس لئے کہ کپڑا سنگتار رہتا ہے اور آگ لگ جاتی ہے۔ ایسی جگہ کاغذ کا ڈاٹ ہو ورنہ نمبر کا سبب بہتر ہے یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ گراب کے لئے بہ نسبت چہرہ کے زیادہ بارود ڈالنا چاہئے اور اسطرح بہ نسبت گراب کے گولی کے لئے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ پوری بہر یعنی زائد بارود کے گراب یا چہرہ یا گولی جب کسی جانور کے لگتی ہے تو پورا جھٹکا دیتی ہے ورنہ اسکے خلاف ہوتا ہے۔

ٹوپیدار رائفل مین بہ نسبت چہرہ کی بندوق کے بارود زیادہ ڈالی جاتی ہے۔ یا تو ہرن کے ساتھ اس کے کیس مین مقدار بہر کے متعلق ہدایات ہوتے ہیں ورنہ اپنے تجربہ سے مطابق بور کے ہر بندوق کی مقدار بہر سے لیکر بڑھاتا جائے اور جس بہر پر گولی زور سے لگ کر چھٹی ہو کر ٹوٹ جائے اور کاغذ پر خوب معلوم ہونے لگے تو وہ بہر قائم کر لیا جائے۔ جیسے کہ اوپر لکھا گیا۔ بہر کی خوبی یہ ہے کہ بندوق نشانہ پر صحیح لگے اور اچھی طرح جھٹکا دے۔

ایک یاد دہانی یہی ہوئی بندوق یا رائفل اگر شکار مین استعمال کے لئے بیجا یا جائے

تو پہلے ان کے پیلون کو اچھی طرح جانچ لینا چاہئے کہ بارود ہے یا نہیں اور مزید احتیاط کی غرض سے تازہ بارود سوراخوں میں سوئی کے ذریعہ سے اور بہروں کے ہر ٹپاکا اندر کا مصالحہ دیکھ کر چھڑکانا چاہئے۔ ٹپاکا اچھی طرح سے جھٹک دیا جائے تو اذکار کثرت سے دبا کر بہر چڑھا دینا چاہئے۔ اکثر اتفاقات ایسے پڑ گئے ہیں کہ خاص موقع پر ڈھیل چڑھا ہوا ٹپاکا گز گیا ہے اور شکار میں بڑی کھنڈت پڑی ہے۔ اور خوفناک شکار کے موقع پر ایسی غلطی ہونے سے جان و کما نقصان تک ہو گیا ہے۔

سب سے نزدیک بعض بند وقون ٹپاکیدار رائیفلوں اور کار تو سی بند وقون پر سیٹ بولٹ گروٹے یعنی بہر روکنے کے لگے ہوتے ہیں ٹپیک نہیں ان سے خاص وقت پر فوری غیر کرنے میں بڑا ہرج ہوتا ہے۔ لہذا انہیں لگا لے دینا چاہئے اور ان کے لگا لے سے کسی بہرے کو کوئی نقصان نہیں پہونچتا۔

بہر بند وق یا رائیفل کی ایک دن شکار کھیلنے کے بعد نالین گرم پانی سے دھو لینا چاہئے اس کے بعد کپڑے سے خشک کر کے کسی قسم کی گریز یعنی ویلین یا رنگون آئیل وغیرہ کپڑے میں لگا کر نال کے اندر اور باہر لگانا چاہئے۔ چاہے کپڑے وغیرہ پر محض رنگون آئیل لگا دیا جائے کہ وہ چمٹ کر خراب نہ ہو جائیں۔ رنگون آئیل نہ تو گھاس لیٹے تیل سفید ہے اور اکثر دھات وغیرہ میں رنگون آئیل کہاں میسر ہو سکتا ہے۔ اور گھاس لیٹ تیل ہر جگہ دستیاب ہو سکتا ہے کام کرنے میں یہ رنگون آئیل سے کم نہیں۔

کار تو سی بند وقون کے بہر ت چہرہ گرم آب گولی کے

## اوزان

بہر بند وق کے واسطے کار تو سون کے جو مناسب بہر ت ہیں درج کئے جاتے ہیں لیکن پہلے یہ بات سمجھ لینا چاہئے کہ بارود پر ڈاکٹ کتنا دیا جاتا ہے اور چہرہ پر کتنا بارود پر ڈاکٹ پہلا کاغذ کی نگلی کا ڈاکٹ (جو کئے ہوئے ملے میں) اور انچہ ہوتا (گر نہ ہوتا) دینا چاہئے۔ اوسپر یہ بات انچہ کا اور اوسپر یہ کڈاکٹ ہونا چاہئے اور پر ایک تیل کا ڈاکٹ ڈاکٹ

چہرہ پر ڈاٹ صرف ایک لگایا جائے بعد ازاں ٹرن اور شین سے منہ موڑ دیا جائے

### کالی بار دوم نمبر (۶) کا بہتر

بور یا نمبر بنا دوق	سہائی کار توں لچوں سے	وزن بار و ڈرام سے	وزن چہرہ اونس سے
چار بور بند دوق	۴	۹	$۳\frac{1}{۸}$
آہستہ بور بند دوق	$۳\frac{1}{۸}$	۶	$۲\frac{1}{۸}$
ونس بور بند دوق	$۲\frac{۵}{۸}$	$۳\frac{1}{۲}$	$۱\frac{1}{۸}$
بارہ بور بند دوق	$۲\frac{1}{۲}$	۳	۱ یا $\frac{1}{۸}$
ایضاً ۱۲ بور بند دوق	$۲\frac{۳}{۴}$ یا ۳	۳	$\frac{1}{۸}$
تولہ بور بند دوق	$۲\frac{1}{۴}$	$۲\frac{۳}{۴}$	ایک اونس
بیس بور	$۲\frac{1}{۴}$	$۱\frac{۳}{۴}$	$\frac{۳}{۸}$ اور $\frac{۵}{۸}$
اٹھائیس بور	$۲\frac{1}{۴}$	$۱\frac{۳}{۴}$	$\frac{۵}{۸}$
چار سو دس بور	۲	$\frac{۳}{۴}$	$\frac{۳}{۸}$

ڈاٹوں کے متعلق اوپر لکھا جا چکا ہے۔ وہ بارہ بور ہی کے واسطے نہیں ہے بلکہ کسی قاعدہ سے ہر بور کے کار توں بہرے جائیں گے تو اچھا کام دیئے۔ چہرہ پر اگر موٹا ڈاٹ دیا جائیگا تو چہرہ دن کے بکھر جانے کا اندیشہ ہے۔ اگر چہرہ کے بعد موڑنے کے حق سے اور خالی جگہ پر رہتی ہو تو تھوڑا سا بڑا دہ یا ہوسہ بہر دینا چاہئے اور پر ڈاٹ لگا کر موڑنا چاہئے۔ اگر بون کے واسطے بار و کسب قدر زیادہ ڈالنا چاہئے۔ یعنی بارہ بور کے کار توں میں بجائے تین ڈرام کے ۱۳ ڈرام ڈالنا چاہئے اور گراب بہرنے کے بعد شیشم کا بڑا دہ ضرور ڈالنا چاہئے۔ تاکہ گراب کی وزین بہر جائیں اور اوپر کا ڈاٹ تھپک جم جائے۔ گولی کے واسطے ۱۳ ڈرام بار و دھونا چاہئے اور گولی پر اگر ڈاٹ نہ لگایا جائے تو بہتر ہے۔



بارود ہی پر ندریک کا ڈاٹ اس قدر لگنا چاہئے کہ گونی پر ڈاٹ کی ضرورت نہ رہے۔ اور بغیر ڈاٹ لگائے ہوئے منہ موڑ دیا جائے۔

سموک لیس کی قسم کی ہوتی ہے۔ اور اس کے بہت اگرچہ کالی بارود کے قریب قریب ہوتے ہیں تاہم کچھ فرق ضرور ہے لہذا اختصاراً درج کیا جاتا ہے۔

سموک لیس یعنی بے دودھ کی بارود عام طور سے شلٹر پوڈر۔ ایمبرائٹ پوڈر۔ رُوبنی پوڈر اور ڈائمنڈ پوڈر ہوتی ہے اور یہ مختلف سموک لیس پوڈر ہے جس کے کار توں بہرے ہوتے ہیں۔

ڈائمنڈ پوڈر بہت اچھی بارود ہے۔ ایک پیسہ میں ۲۰۰ کار توں کے قریب بہرے جاسکتے ہیں۔ شلٹر زیادہ استعمال ہوتی ہے۔ عام طور سے ڈائمنڈ اور شلٹر کے نہایت زوردار اور موثر کار توں بہرے ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں ایک اور قسم کی بارود ہوتی ہے جو بیسٹ مائٹ پوڈر کہلاتی ہے۔ دراصل اس سے بہتر کوئی بارود نہیں ہوتی۔ لیکن یہ بارود کار توں میں بہری ہوئی آتی ہے پیوں میں نہیں ملتی کہ کار توں اپنے ہاتھ سے بہرے جاسکیں۔

### سموک لیس یعنی بے دودھ ایمبرائٹ پوڈر کا پتہ

پوریا نمبر	لبائی کا توں	وزن بارود گرین یا ڈرام	چہرہ کا وزن اولنس میں
۱۲ بارہ بور	۲ ۱/۲	۴۲ گرین یا ۳ ڈرام	۱ ۱/۸
۱۴ سٹولہ بور	۲	۴۶ گرین یا ۳ ۱/۲ ڈرام	ایک انش
۲۴ بور	۲	۳۲ گرین یا ۲ ۱/۲ ڈرام	۵/۸
۲۸ بور	۲	۲۴ گرین یا ۱ ۱/۲ ڈرام	۵/۸

ڈاٹ معمولی گریس پروف یا فیلڈ کارڈ بارود پر دیا جائے پیرا اسپرٹ یا پٹا انجہ نہرے کا اور ایک پتلا ڈاٹ دیگر چہرے ڈاٹے جائیں اور چہرہ پر پیرا پتلا کاغذ کا ڈاٹ دیگر شیش

موڑ دیا جائے موڑنے کا حق ۱۱۔ انچ ہونا چاہئے۔

بارود کو بہت زیادہ نہ دبایا جائے اس سے چہرے کمزور لگتے ہیں۔ عناصر کے دانے بہت سخت ہوتے ہیں اور سیقدر زردی اور سرخی مائل ہوتے ہیں اور کسی موسم کا انپرا اثر نہیں ہوتا۔ بہت صاف ہوتے ہیں اور شکل سے بندوق کی نال میں دھوان رہنے پاتاگا یہ رنگ رائیفل کے کارتوسوں کے لئے موزون ہے۔ دوسرے بڑے رائیفلز اور ٹوپیدار بندوقوں کے لئے ٹھیک نہیں۔ اور نہ انجین استعمال کرنا چاہئے (Schultz) شمشیر بارود وہی اسکے مطابق ہے صرف اسکے دانے سفید ہوتے ہیں۔

روبی سموک لیس بارود جس کا رنگ ہلکا آسمانی سا ہوتا ہے۔ وہ بھی ہر طرح مذکورہ بالاکوٹ کے مطابق ہے۔ سموک کو انجینڈر پوڈر سیاہ رنگ کی ہوتی ہے۔ اور دانے ٹھم خرفہ کے بالکل مشابہ ہوتے ہیں اس کے کارتوس نہایت اچھے ہوتے ہیں۔ اسے ہی بڑے رائیفلز اور ٹوپیدار بندوقوں میں استعمال کرنا چاہئے۔ خصوصاً گولی کے واسطے چہرہ کی بارہ نمبر غور کی بندوقوں میں تو کافی ہی بارود موزون ہے۔ کہ جسیر گولی لگتی ہے۔ جس کا دیتی ہے ڈائجینڈر پوڈر کے بہت کے متعلق ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

### سموک لیس فی اینجینڈر پوڈر کا بہرت

نمبر پور	مبائی کارتوس پچھل	وزن بارود گرین یا ڈرام میں	چہرہ کا وزن اونس میں
بارہ پور.....	۲ ۱/۲ وغیرہ.....	۲۳ گرین.....	۱/۲ یا ایک اونس
بارہ پور.....	۲ ۳/۴.....	۳۷ گرین تک.....	۱/۳ سے ۱/۲
شلولہ پور.....	۲.....	۲۸ گرین.....	۱/۴
بیشل پور.....	۲.....	۲۴ گرین.....	۱/۴
چوبیس پور.....	۲.....	۲۲ گرین.....	۱/۴

# ایکسپرس اور دیگر بکٹ رائیفل متہ تیرہ

یہ عام طور سے پانچ مختلف بور کے ہوتے ہیں۔ اول ۵۰ دوسرا ۵۵ تیسرا ۵۷  
چوتھا ۶۰۔ پانچواں ۶۶۔ ان میں زیادہ بارود چلتی ہے۔ کوئی نہایت معمولی ہلکے وزن  
کی اور رفتار بھی کوئی کی زیادہ ہوتی ہے۔ مسٹر برڈ نے ۱۸۵۵ء میں لارڈ راج نیٹک کے  
واسطے پہلا ایکسپرس جبکہ قطر ۵ تھا اور ایک سر جارج گورنر کے لئے جبکہ قطر ۵ تھا تیار کیا  
تھا اب ترقی ہوتے ہوئے یہ رائیفلز نہایت اعلیٰ درجہ کے بننے لگے ہیں۔ یہاں تک کہ بہت

کارڈز آٹ ہائی ولاٹی رائیفل ان سے ہی سبقت لگے۔

۵۰۰ بور ایکسپرس رائیفل

جو جس رائیفل کا بور ہے وہ ہی اس کا قطر ہے۔ اگرچہ یہ کہا جائے کہ ۵۰۰ بور ایکسپرس  
عام طور سے یکساں ہونے اور اس کا مار بٹا ہٹکار وغیرہ بھی یکساں ہو گا تو یہ بڑی غلطی ہے۔

۵۰ اور ۵۰۰ بور کے دو رائیفلز لئے جائیں ایک کی مار اور ہٹکار نہایت قابل تعریف ہوگی۔

دوسرا بالکل ناقابل اطمینان کہ نرم کہاں دے جانور دن پر ہی تھما کہ ہٹکا نہ ہو یا سکے گا  
وجہ یہ ہے کہ پہلا لمبی بہاری گولی اور لمبے کارٹوس کے واسطے بنایا گیا ہے جس کی گولی کا

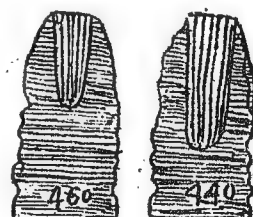
وزن ۴۴۰ اور ۶۶۰ گرین ہے جو پونی ہوتی ہیں اور ایک باریک سوراخ ہوتا ہے۔  
یہ گولیاں جانور کے جسم کے ہڈی پٹھے وغیرہ توڑ کر دوڑتی

طرف کہاں پر جا کر ہکتی ہیں اور بہت تھک صدر پر پہنچتی  
ہیں کہ یا تو جانور مر جاتا ہے۔ یا ناقابل حرکت ہو جاتا ہے

دوسرے رائیفل میں بخلاف اسکے چھوٹی گولی چلتی ہے  
اور اس گولی کے منہ کا سوراخ بڑا ہوتا ہے دیوار میں اور پینڈا پتلا۔ جب یہ گولی زبردست

شیر یا بچہ کے لگتی ہے تو خواہ تھا یہ ہی پر کیوں نہ لگے لیکن اور پر ہی کے حصہ گوشت میں بڑا چم  
پیدا کر کے ہڈی تک پہنچتے پہنچتے ہٹکا ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے پٹھے اور ہڈی نہیں توڑتی

اس گولی کا وزن ۳۴۰ گرین ہوتا ہے۔ اور اس کی ہٹکار خاص طور سے اون شکاروں پر



جو قریب شکار کئے جاتے ہیں کسی قدر زیادہ موثر ہوتی ہے۔ لیکن اسکی مار اس طرح اور بھی بڑھ سکتی ہے کہ اسے اس صورت سے سخت کیا جائے کہ ایک حصہ مین یا جت اور بازو حصے یا نو حصے سیدھ اور ایک حصہ رانگ مخلوط کر کے گولی ڈھائی جائے سو رانج نہایت باریک اور چوڑا کرنا چاہئے جس میں موم بہر دیا جائے۔

منزل دلاسی یعنی گولی کی رفتار ۱۹۲۵ فٹ فی سکند ہے اور منزل انرجی یعنی جھکے کی قوت ۲۷۹۴ فٹ پونڈ ہے یعنی ایک فٹ میں اتنے پونڈ کا جھٹکا دیتی ہے۔

وہ رائیفلز جو ان چوٹی گولیوں کے واسطے بنائے گئے ہیں بمقابلہ لمبی گولی واسے رائفلوں کے مایلا کم رکھتے ہیں۔ ہلکی گولی واسے رائفل کا وزن ۱۲ سیر ہوتا ہے اور بھاری گولی والیکا تقریباً ۲۴ سیر لیکن بھاری گولی لمبے رفل کی مار اور ٹینکار دیکھی جائے تو خیال ہو جائے کہ اس سے بھی زیادہ وزن دار ہوتا تو بھی کچھ ہرج نہ تھا۔ اگرچہ چھوٹی ہلکی گولی سے عام طور سے اکثر شکار کر لیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ شیر ہی اس سے مارے جاتے ہیں لیکن زیادہ زخمی ہو کر چلے جاتے ہیں اور ہمیشہ کم ہو جانے کا احتمال رہتا ہے نیز ایسے خطرناک مواقع پیش آجاتے ہیں کہ ہمیشہ افسوس کرنا پڑتا ہے۔

چنانچہ ایسا افسوس ناک اور جانکاہ حادثہ میرے جان سے زیادہ عزیز بھائی صاحبزادہ عبدالعزیز خان صاحب مرحوم و مغفور کا گذرا ہے کہ اونکی اوس تنہائی اور بیکسی کی موت یاد کرتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے اور دل کے ٹکڑے ہوتے ہیں خدا غریق رحمت کرے بڑی خوبیوں کے آدمی تھے کیسے خوش مزاج کیسے خلیق کیسے و صمدار غرض اونکی کن کن باتوں کو یاد کیجئے شکار کے بڑے شوقین تھے خصوصاً شیر مارنے کے چنانچہ ایک مرتبہ شکار کو گئے شیر سے زخمی ہوئے اور انتقال فرما گئے۔ اس واقعہ کے تفصیلی حالات یہ ہیں کہ اس طویل قحط کے پڑنے سے تکلیف ہوگی۔ لیکن مناسب سمجھ کر یہ واقعہ جانکاہ نہ کیا جاتا ہے جسکی ایک مکمل تجربہ حاصل ہوتا ہے۔

بھائی صاحب مرحوم مغفور کے پاس ہالینڈ کی دوکان کاٹا ہوا ۵۰۰ بور ہیرس تھا ایک مرتبہ یہ بھی اونہیں ایسا اتفاق ہوا کہ وہ ہانکے مین نیچے بیٹھے ہوئے تھے کہ اونسے بیش گنز کے

فاصلہ سے شیر نکلا۔ انہوں نے متواتر دو فیئر کئے اور دونوں خطا ہوئے اتفاق کی بات کہ شیر نے پرداہ نکلی اور چلا گیا فیر خطا ہونے کی وجہ یہ تھی کہ رائیفل کا اسٹینڈر بیک سائٹ یعنی پھسلادیدربان دوئٹو گز تک کا سائٹ کیا ہوا تھا قریب چلانے میں اونچا ہو کر خطا ہو گیا۔ جب زمین معلوم ہوا تو ہم لوگوں نے اونہیں سمجھایا کہ بہائی ایسا غضب کبھی نہ کرنا چاہئے اگر شیر زخمی ہوتا تو ضرور مہین مار ڈالتا۔ میں نے خود اونے کہا کہ دیکھو چھوٹی گولیاں اس رائیفل میں مت استعمال کیا کرو یہ رائیفل بڑی گولیوں کے واسطے ہے لیکن اونہیں جیسے کار تو س لجاتے تھے بیدار بن استعمال کرتے تھے۔

جون ۱۹۱۵ء میں دریائے چنبل کے قریب جہان بے پور اور گوالیار دونوں کے علاقے ملتے ہیں شکار رکھیلے گئے۔ انہیں خبر ملی کہ آج ایک شیر نے بیل کو مارا ہے تو یہ رات کو گارڈ پر بیٹھے۔ دس بجے تک بیٹھے رہے لیکن شیر نہ آیا ایک نوکر بچہ قوف ساتھ تھا اس کے کہنے سے اپنی قیام گاہ کو چلے آئے۔ بعد کو شیر آیا اور بیل کو اوٹھا کر ادھ میل پر لے گیا وہاں جا کر اونے پورا بیل کہا یا۔ صبح یہ دیکھ کر بڑا افسوس کیا اور شیر کو کہو جون سے تلاش کرنا شروع کیا چنانچہ ایک جگہ شیر کا پتہ مل گیا۔ اور فوراً مانجا دلوا لیا۔ بڑا آدمی تھے بڑی بے ترکیبان برتین۔ لیکن شیر نے شکم سیر ہونے کی وجہ سے خیال نہ کیا۔ یہ اوسکے ساتھ پیدل پہرچے تھے اور موقع کی تلاش میں تھے کہ بندوق لگانے کا موقع ملے تو بندوق لگائیں۔ شیر پانی کی دھار کو عبور کر کے دوسری طرف گوندے میں جانا چاہتا تھا کہ انہوں نے اپنے ساتھ اپنے آدمی کے ایک پتھر کی آڑ لیکر ایک سپر س کی گولی لگائی شیر چونکہ شکم سیر تھا چالیس گز سے پسیلون میں گولی کہاتے ہی گر گیا اور تڑپنے لگا۔ دوسری گولی کہاں خراب ہونے کی وجہ نہین لگائی اور اوتھکے چلے آئے۔ پانچ منٹ کے بعد آدمی کو ہسپتال لے کر گیا ہو تو اوٹھو لائے لیکن آدمی نے اگر دیکھا تو شیر نہ در تھا۔ وہ وہاں سے اوٹھ کر اوسے گوندے میں جو کمر کر تھا چپ گیا تھا۔ بہتے یہ صلاح دی کہ کچھ دیر صبر کیا جائے اور اوسکے بعد ہسپتال کو اوسکی طرف ہانک دیا جائے اگر زندہ ہوگا تو معلوم ہو جائیگا۔ لیکن بہائی صاحب کا بڑا ہواشوق اس حوال عمل کو کب گوارہ کر سکتا تھا وہ ایک نہ ماننے اور ایک لائن باندھ کر آہستہ آہستہ اوسکی

طرفٹ ہے۔ جب شیرین گز پر لگیا اور دیکھا کہ اسے حرکت تک نہ کی تو ادھون نے اور  
 آزمائش کے لئے ایک ہوائی فیر کیا۔ یہ فیر ہوتے ہی وہ ایک دم اڑھا اونکے ایک ساتھی نے  
 اڑھتے اڑھتے کوئی رنگائی لیکن خطا ہوئی اور وہ بڑے زور سے گر جتا ہوا ایک دوسرے  
 آدمی کی طرف دوڑا اور چاہتا تھا کہ اسے پکڑے صرف دس گز کا فاصلہ لگیا تھا کہ بہائی صاحب  
 نے کوئی رنگائی یہ گولی ران میں لگی اور چونکہ کوئی ہلکی تھی صرف ران کے گوشت کو زخمی کر لی  
 لیکن اس آدمی کو اتنا موقع مل گیا کہ وہ بہاگ کر آگے پانی میں کود گیا۔ اس وقت اسے  
 شیر کا چالیس گز کا فاصلہ تھا وہ اس آدمی کو چھوڑ کر اپنی طرف چپٹا انہوں نے پیچھے ہٹتے  
 دوسری نال خوب ملا کر رنگائی لیکن خطا ہوئی۔ چونکہ رائیفل ادچا لگتا تھا اب گہر لگ رہا تھا چاہا  
 تو وہاں بڑے بڑے پتھر پتھر تھے ٹھوکر ٹھوکر کر گئے اتنے میں شیر نے ادھون آلیا اور جڑ سے ران  
 پکڑ کر چاب ڈالی ادھون نے دوسرے پیر سے لات مار کر ٹھانچا یا تو دوسرے پیر کی ہی ایٹری ہو  
 بوٹ چھا ڈالی۔ اونکی یہ حالت بنا کہ وہ تھوڑی دور جا کر بیٹھ گیا۔ اور چونکہ کہا یا تھا ہٹکا ہونے کے  
 لئے اونکے رنگا۔ بہائی صاحب کچھ دیر تو وہاں پڑے رہے اس کے بعد آدمی پو نیچے اڑا انہوں نے  
 اڑھایا۔ کسی قسم کی دوا سا تہ نہ تھی اور وہاں سے شہر فاصلہ پر تھا سفر کے تیسرے روز کو الیار  
 پہونچے ڈاکٹر نے دیکھا تو حالت نہایت نازک تھی زہر اپنا پورا اثر کر چکا تھا اب کیا ہو سکتا تھا۔  
 آخر دروز کے بعد انتقال ہو گیا۔

ناظرین اس واقعہ سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہلی گولی کیسی پرانہ خطر ہے نیز کم از کم ضروری  
 دوائیں اپنے ساتھ شکار میں ضرور رکھنا چاہئے کہ جہاں ڈاکٹر یا جراح میسر نہ ہو تو دواؤں کے  
 کام چل سکے۔

سیرے پاس جو ۵۰۰ بورا کی سپرینس ہے نہایت صحیح لگتا ہے۔ میں بڑے شکاروں پر ہلکے کار  
 دائیٹ کے کار تو استعمال کرتا ہوں جو نہایت عمدہ کام دیتے ہیں۔ نہایت اطمینان کا رائیفل  
 ہے۔ ۲۵ گز سے ہر گولی جس جگہ لگائی جائے صحیح لگتی ہے۔ سیرائیٹا آدمی انچہ کا فسق ہی  
 نہیں ہوتا۔ اور اس رائیفل سے میرے پہلا شیر حال ہی میں ایک گولی سے مارا ہے۔  
 رائیفل ۵۰ بورا عمدہ تیر گا کی سپرینس ہے معمولی سے معمولی جسم والا آدمی ہی بہولت استعمال

کر سکتا ہے اور کارڈ انٹ تو نہایت زوردار اور ہر طرح شکار کے واسطے عجیب ہے۔

۵۰۰/۵۷ نمبر ڈو ایہ بوتل شکار تو س کارڈ ایفل ہوتا ہے۔ نیچے کا بارود کا حصہ ۵۷ بور  
ایک سپر لیس۔ اور اوپر کا حصہ گولی کا ۵۰۰ بور کا ہوتا ہے۔ اسمین ۵۰ بور کی گولی

چلتی ہے۔ اور تمام باتیں ۵۰۰ بور کے کارڈ تو س واسطے ایفل کے مطابق ہیں۔ اچھے میکرو عمدہ  
رائفل ہو گا تو اس کا مارا چڑکا اچھا ہو گا۔ ہمیشہ ایسا رائفل لینا چاہئے کہ جو ہلکی کارڈ انٹ اور  
نکل کی پینڈی والی گولی کے واسطے ہی بنایا گیا ہو اسمین کوئی اندیشہ نہیں ہوتا۔ اگرچہ ہر گولی  
بارود کے رائفل ایکسپریس میں ہلکی کارڈ انٹ استعمال کر سکتے ہیں لیکن میرے نزدیک مسرت  
ٹاپیک میں جب تک کہ پروف مارک وغیرہ نہ دیکھئے جائیں ورنہ میکرو سے دریافت کر کے معلوم  
کر لیا جائے۔

چنانچہ کئی سال کا عرصہ ہوا کہ ایک نہایت عمدہ آربی روڈ اینڈ کو کے یہاں کا بنا ہوا ایکسپریس  
دونالا نمبر ۲۵ جسکی ٹرہیا انگریزوں کے اسٹبل کی نالین نہیں تقریباً تیس سال پہلے کا بنا ہوا حضور  
پرنس نوروالہ صاحب بہادر دام اقبالہ والی ریاست ٹونا کے اسلحہ خانہ میں تھا اسلحہ حضرت نے اپنے  
حصا جنرلہ بلند اقبال کو ۱۵۷۵ء میں عطا فرما دیا۔ وہ خاص کالی بارود کے واسطے بنایا گیا تھا۔ دو  
سال تک اونہوں نے سمجھتی کالی بارود کے کارڈ تو س استعمال کئے تو وہ اچھا کام دیتا رہا لیکن جب  
وہ سرکار کے ہمراہ بھی گئے تو اس کے کارڈ تو س خرید کر لائے اور نیچے دکھائے میں نے کہا کہ یہ ہلکے  
کارڈ انٹ کے ہیں اسمین استعمال نہ کرنا چاہئے۔ ایک مرتبہ اونکے دوسرے پہاڑی وہی رائفل اور  
وہی کارڈ تو س شکار میں لے گئے۔ شکار میں ایک سرے تل پر فیر کرنے کا اتفاق ہوا۔ جب پہاڑی  
کیا تو سخت جھکا دیا اور بڑا زور کیا دوسرا فیر کرتے ہی نالین الماک جا پڑا۔ سب پرزے  
بکھر گئے اور گندہ بھی علیحدہ ہو گیا۔ بارود کی تیزی سے اونچی آنکھوں پر سخت صدمہ پہونچا کہ  
اور کانوں سے خون جاری ہو گیا۔ اور بیہوش ہو کر گر پڑے۔ خدا کو اونہیں بچانا منظور تھا کہ  
اونکے کوئی سخت جوت نہیں آئی تھی کئی روز بعد اچھے ہوئے۔

۵۷/۵۸ ایکسپریس رائفل ایہ ایکسپریس میں نہایت زوردار رائفل ہے۔ ہر طرح شکار کے واسطے نہایت مؤثر ہے  
میکرو میکرو، ۵۷ چہ نام بارود کا رائفل کی بڑی طرف کی ہو وہ لکھتا ہے کہ یہ گولیاں یعنی ۲۵ گرین کی بہت  
استعمال ہوتی ہیں اور اسمین شکار میں کہ بہت

رائسٹل اگر پوری گولی سے چلا یا جائے تو اس سے بہتر موثر اور جھگڑا دینے والا دوسرا فیصل  
نہیں ہو سکتا۔ بڑے سے بڑا شکار اس سے شکار کیا جاسکتا ہے۔ بڑے شکار کے واسطے  
ہوس گولی استعمال کرنا چاہیے۔

کشمول ہیکے جس ۵۷ بور رائفل کا استعمال کیا ہو وہ کچھ باری یعنی گیارہ یا بارہ پونڈ  
کا تھا۔ اور فرمائشی بنا ہوا تھا۔ ہم گز کے دید بان تھے۔ وہ نرم جلد کے جانور دن کے  
واسطے سخت خالص سیسہ کی گولی استعمال کرتا تھا۔ جو جانور کی دوسری جلد پر پوری طاقت  
سے جا کر ٹپرتی تھی ٹوٹ کر اور چٹپی ہو کر ہول بالوری کی شکل بن جاتی تھی۔

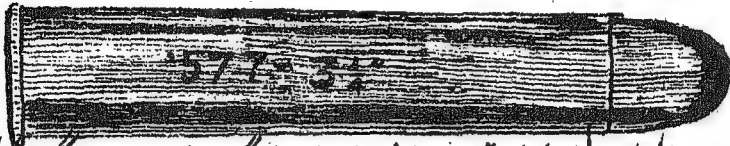
مسٹر کوٹ ٹلیکین جس نے تین سال افریقہ میں شکار کیا ہے ۵۷ سے ہاتھی۔ گنبد  
ارنے ہنیسے مارے ہیں اسنے بڑے شکار کیواسطے اہم بور کو جمین۔ آڈرام بارود اور چوٹی  
کانیکل یعنی لمبی گولی چلتی ہے ترجیح دی ہے۔ کیونکہ اسکی دھکیل اسقدر ہوتی ہے کہ جانور اسی  
جگہ گر جاتا ہے۔ اور درحقیقت خوفناک بڑے شکار کے واسطے ایسے ہی رائفل کی ضرورت  
ہے۔ اسنے تجربہ سے ثابت کیا ہے۔ ۵۷ ایکسپریس جمین سخت گولی اور چوٹی ڈرام  
بارود چلتی ہے۔ بڑے شکار پر خوفناک موقع کے لئے ہی مفید اور بہت کارآمد ہے۔ بڑے  
بڑے ہرن۔ شیر۔ باہی تاک کے واسطے اس سے زیادہ پرائز اور طاقت ور کوئی رائفل

نہیں۔ میرے پاس ایک ہلکا ہیم لیس ۵۷ ہے جمین ۵۵ اور ہم گرن کی گولی  
اور پھ ۵ ڈرام بارود چلتی ہے۔ مشین کی بولائی تلنے کی کیلڈار گولیاں ۵۵ گرن کی گولیاں  
محمولی شکار پر استعمال کرتا ہوں مگر اس سے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جانور زخمی چلا جاتا  
ہے مگر جب میں سخت کی ہوئی باریک سولخ کی گولی موم ہر کر استعمال کرتا ہوں تو مجھے  
یاد نہیں کہ کوئی بڑا شکار بھی کبھی زخمی کیا ہو۔ ہمیشہ دھواں ہتے ہی جانور اوچھکے پڑا ہوا دکھائی  
دیتا ہے۔

اکثر بڑے سامر اور پیچہ صرف ایک ایک گولی میں اس سے مارے ہیں اور کیسا ہی زبردست  
سامر ہو یہ گولی دوسری کہاں پر اونچی اٹھ آتی ہے۔



## کار توں ۵۷ ایکسپریس سفل



۵۷ سٹائیٹر اس کار توں دو انچ لمبا ہوتا ہے۔ ۷ گرین بارود اور ۸۰ گرین کی گولی چلتی ہے۔ قریب کی زور سے جہاں تک پیرنڈا کس کام دلیسکتی ہے چوٹی گولی کا ۷۷ خوب اچھی طرح کا دیکھتا ہے۔ پورے کٹھن کے لمبی نال کا میٹری سٹ کا سٹائیٹڈ دور کی زد پر لگ سکتا ہے۔ لیکن کار آمد زد پیرنڈا کس کے برابر اچھی ہوگی۔ جیسا اوپر بیان کیا گیا ہے۔  
۵۸ ایکسپریس یہ نہایت موخون ہے اور زور دار ہے۔ یہ چار قسم کے کار توں سوکے رائفلنگز ہوتے ہیں۔ مین نے خود ہی استعمال کر کے تجربہ کیا ہے اور دوسرے ٹرکایون سے بھی معلومات ہم پہونچائی ہے۔

پہلا بوتل نما ۵۹ ۱۲ انچ لمبا کار توں ۱۰ گرین بارود اور ۷۰ گرین کی گولی چلتی ہے۔ کار توں کی ایکسپریس اوسط درجہ کا رائفل ہے۔ چوتھے بڑے ہرنوں کے واسطے موخون ہے۔ سخت کی زور کی چوٹے سوراخ کی گولی اگر بڑے لیکن نرم کہاں داسے جانوروں پر استعمال کیجائے تو مناسب ہے۔

دوسرا بوتل نما ۶۰ یعنی پیچھے ۵۰ بور اور بوتل نمائے ۵۰ بور ہوتا ہے۔ پہلے یا ۳ کار توں کا۔ انچ لمبا کار توں ۱۰ گرین بارود اور ۷۰ گرین کی گولی ہوتی ہے۔ یہ بیشک زور دار رائفل ہے۔ میرے پاس یہ رائفل جسے بولٹالی کاٹنا یا ہوا ایک خاص کار توں کے واسطے ہوا اسکے ساتھ ہی آئے تھے ۳ انچ لمبے تھے جنہیں ۱۰ ڈرام بارود اور چوٹے سوراخ کی پونی خاص گولی استعمال ہوتی تھی۔ نہایت اعلیٰ درجہ کا قابل اطمینان اور زور دار رائفل تھا۔ مین نے اس سے بڑے بڑے زبردست بیل اور سام صرف ایک ایک گولی مین مارے ہیں اور ہمیشہ جانور اوجھلے کر گئے ہیں۔

تیسرا ۶۱ سید کا کار توں کا ۳۔ انچ لمبا کار توں ۱۰ گرین بارود اور ۷۰ گرین



کارڈ انٹ ہائی ولاسٹی۔ ۴ بور جبکہ متعلق آئندہ کارڈ انٹ رائیفلون کے سلسلہ میں کیا جائیگا بڑے اور خوفناک شکار کے لئے بیشک موزوں ہے۔ اسمین اگر ہلکی کارڈ انٹ کا ہینویشن استعمال کیا جائے لیکن موقع اور اپنی بچت کی جگہ دیکھ کر اور نرم کہاں کے جانوروں پر تو اور ہی مناسب ہے۔

۴۰ بور ایکسپریس اس کا کارٹوس سیدھا ۲ انچ لمبا ۵ گریں بارود اور ۵۰ گریں کی گولی ہوتی ہے یہ چھوٹے ہرنوں کے واسطے نہایت مناسب ہے اگر ہلکی کارڈ انٹ کے کارٹوس استعمال کیے جائیں۔ بڑے ہرنوں کے واسطے ہی غیر موزوں نہیں لیکن معمولی کافی بارود کے کارٹوس بڑے ہرنوں پر مبن سے استعمال کیے دیکھے تو اگر احتیاط سے شکار کے قریب پہنچ کر اور اپنی طرح جگہ پر جانچ کر لگا یا تو کچھ کا رام ہو جاتے ہیں۔ ورنہ بیکار ہیں جانور زخمی چلے جاتے ہیں مذکورہ بالا رائیفلون کے علاوہ امریکن ریپٹر پانچ کارٹوس کے بعض نو کارٹوس کے بھی بنائے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل بور کے ہوتے ہیں۔

۵۰ بور جو ۵۰ بور ہوتا ہے اور دو قسم کے کارٹوس چلتے ہیں۔ ایک تو ۲ انچ لمبا جسمین ۱۱۰ گریں بارود اور ۳۰ گریں کی گولی ہوتی ہے۔ دوسرا ۲ انچ لمبا جسمین ۹۵ گریں بارود اور ۳۰ گریں کی گولی ہوتی ہے۔

اسی طرح کا ۴ بور رائیفل جو ۵۰ بور ہوتا ہے لیکن یہ خوفناک شکار کے لئے امریکن یا اور جگہ کے بہرے ہوئے کافی بارود اور کیلدار پٹنے والی معمولی گولی کے کارٹوس استعمال کر نیکیے لئے موزوں نہیں ہے۔ ہن چھوٹے ہرنوں کے لئے مناسب ہے۔ اس کے کارٹوس کا بہرہ ۱۱۰ گریں بارود اور ۳۰ گریں کی گولی ہے۔ اسمین کارڈ انٹ ہائے ولاسٹی کارٹوس ہی چلتے ہیں لیکن صحیح نہیں لگتے اور اچھا کام نہیں دیتے۔ ذیل کے رائیفلز قوی اور زبردست آدمی کے لئے بڑے شکاروں شیر۔ گیندا۔ ہاتھی۔ ہینسا وغیرہ کے لئے موزوں ہیں۔

رائیفل نمبر آٹھ جسمین بارہ یا چودہ ڈرام بارود چلتی ہے۔ اور گولی ۳ اولنس کی سخت کی ہوتی چلتی ہے۔ رائیفل کا وزن تقریباً پندرہ پونڈ ہوتا ہے۔ دیدبان ۲۰۰ گز تک کے ہون تو بہتر ہے لیکن صحیح ہون اور ہمیشہ ۵ گز سے لگا نا چاہئے۔

۷۷ بڑے کار توں کا جسمین ۱/۲ ڈرام بارود چلتی ہے۔ اور ۸/۴ گرین کی گولی سخت کی ہوئی ہوس۔ بارہ پور سپرٹاکس مالینڈ کی۔ ۱۰ پور ہائی ولاسٹی ایک نالار ایفل جیفری ہیکے کا جو ۵۰ گز تک دید بان رکھتا ہو اور پٹر مخیت سائٹ ہزار تک کا۔ ۱۰ پور شیر دو دیار کر ایفل اگر کمزور آدمی ہو اور ر ایفل خیر اٹھ نہ چلا سکتا ہو تو بجائے اسکے مالینڈ کی دس پور سپرٹاکس دو ذالی جسمین سخت گولی اور ۸ ڈرام بارود چلتی ہے استعمال کرے۔ یہ نہایت اطمینان کی بندوبست ہے۔ یا اگر پسند ہو تو اسکی پور کار ایفل رکھے لیکن ر ایفل سپرٹاکس بہاری ضرور ہوگا۔ بڑے ہر پور کے ایک سپرٹاکس میں پونی یا کیلدار گولی سو کے حلال اور چوتے چو پائیون کے استعمال کرنا ٹیپا نہیں اسلئے کہ ہرن عام طور سے گاؤں کے قرب و حوا میں پائے جاتے ہیں جب اذ کو شکار کیا جائے تو اونکے مختصر سے جسم میں گولی پہنک کر کافی صدمہ پہنچائے اور اگر گولی اتفاقاً بیچ جائے تو زراہ دور نہ جائے کہ آدمیوں اور مویشی کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہو۔ بڑے جانور دن پر استعمال کجاتی ہے تو یہ نتیجہ نقلتا ہے کہ جانور زخمی چلے جاتے ہیں اور گولی کو استفد کام کرنا چاہئے کہ جانور کے جسم میں ایک طرف لگ کر دوسری طرف نکل ہی جائے بلکہ دوسری طرف کہاں پر پہنچاؤں کی صورت میں چپٹی ہو کر اونچی آجائے اور نہایت سخت جھٹکا دے ورنہ دونوں حالتوں میں ہار نکل گئی یا پورا توڑ نہ کر سکی غیر موثر ہوگی۔

شکاری کو قریب قریب ہر جانور کے خاص خاص بڑے حصوں پٹھوں اور اعضا سے چیر ہار کر کے واقفیت حاصل کر لینا چاہئے۔

بڑے شکار کے لئے بڑے کار توں کے ۲ ڈرام بارود دوائے ۷۷ کی ہوس یا بہت باریک اور کم سوراخ والی گولی مناسب ہے۔ شیر وغیرہ پر خالص سیسہ کی ہوس گولی اگر جگہ پر پوری ند سے لگائی جائے تو مناسب ہے۔ اور اگر چوٹے سوراخ کے ساتھ پونی بجائے تو ذرا سخت کر دی جائے۔ پونی یا کیلدار ایک سپرٹاکس کی گولی اگر چہ چوڑا اور بڑا زخم پہنچاتی ہے لیکن زیادہ توڑ ہونے سے جانور کو جو حکم کر کے آ رہا ہو روک نہیں سکتی اگر بڑا جانور مثلاً گنیلہ یا ہینسیا مارنا ہو تو ہوس گولی میں ۱/۲ حصہ مین وغیرہ ملا دیا جائے۔

ہر شکاری کا فرض ہے کہ حتی الامکان جانور مارنے سے پہلے اس بات کو ذرا در نظر رکھے

کہ جس گولی سے شکار کرنا چاہتا ہے اس پر پورا اطمینان ہی ہے کہ جانور گولی کھا کر اسی جگہ رہ جائیگا اور زخمی نہ جائیگا۔ ورنہ ہتر ہے کہ نہ لگائے۔  
اگر دس مین سے پانچ زخمی چلے گئے تو یہ سخت انارڈی ہن ہے بلکہ دس جانوروں میں سے دس ہی رہنا چاہئیں۔  
زخمی چلے جاتے ہیں تو اول تو جانوروں کو تو سخت تکلیف ہوتی ہے دوسرے اگر کوئی درندہ زخمی ہو جائے تو حملہ کر بیٹھتا ہے جس سے جان خطرہ میں پڑ جاتی ہے۔

## کارڈ اسٹ رائفل

مفصل طور سے اگر ہر رائفل کے متعلق بیان کیا جائے تو بڑی طوالت ہوگی اور ایک بڑی ضخیم کتاب ہوگی بعض معمولی باتیں گن میکر سے ہی معلوم ہوتی رہتی ہیں۔ لہذا چند ضروری ضروری باتیں مختصر طور پر بیان کی جاتی ہیں جو بد نہ ناظرین ہیں۔  
کارڈ اسٹ ہائی ولاسٹی رائفلز جو کالی بارود کے ایکسپریسوں کے بعد بنائے گئے ہیں بیشک عجیب زوردار اور تعجب خیز جھپکے مارا اور پٹے کے ہیں۔  
چوٹے ہائی ولاسٹی رائفلز سندر صید میں جو چھوٹے بڑے ہرنوں کے واسطے موزوں ہیں زیادہ فاصلہ سے بخوبی کھیلے جاسکتے ہیں۔

(۱) ہم ۳۰ (۲) ۳۰ (۳) امریکن سیلف لوڈنگ ایٹومٹک رائفلز موخر الذکر ماسیٹول کی طرح پانچ کارتوس نہایت جلد چلاتا ہے صرف ٹریگریڈی ایسیلی دبائے جاؤ اور جقدر چاہو جلد فائر کر یہ دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو بڑا جو بڑے نرم کمال واسے خوفناک شکار کے واسطے موزوں ہے دوسرا جو ۳۵۱ بور جو ہرنوں وغیرہ کے لئے موزوں ہے۔

۲۵۶ بور مین لیکر یہ بہت دور مانیو اسے رائفلوں میں ہے اور ہر قسم کے چوٹے بڑے ہرنوں کے لئے موزوں ہے۔

۳۰/۳۵ بور رائفل اس میں کارڈ اسٹ بارود ہم گین سیسہ کی نوکدار گولی تمام پر نکل چڑھا ہوا

۶۵ اگرین کی چلتی ہے۔ یہ جیتیل اور ہرنون کے مارنے کا نہایت عمدہ اور خاص اسفیل ہے  
مجھے ایک مرتبہ جیتیلون کی ڈارٹر تو بتائیں کی تعداد میں ملی میں نے پہاگتے ہوؤں پر نو فیر کے  
ساتھ اسے جگہ گرنے اور ایک بجگہ گونی لگنے سے زخمی چلا گیا اور ایک فیر منس ہوا۔ کوئی گونی  
شوگر سے کم فاصلہ پر نہیں چلی آخری تین گولیاں ۲۲۵ گز کے فاصلہ سے چلین جہاں صرف  
میں لیکر اسنے فاصلہ پر کام دے سکتا تھا۔ اسکی گولی کی رفتار ۵۲۰ فٹ فی سیکنڈ ہے۔ اور  
مزل انرجی یعنی دباؤ کی قوت ۱۱۲۵ فٹ پونڈ ہے۔

کارٹوس ۳۰/۳۲ بورر اسفیل



۱۶۸  
Page  
عدد

۳۰/۳۲ بورر اسفیل اس میں ۳۰ اگرین بارود ۵۰ اگرین کی گولی چلتی ہے۔ میں نے اس سے  
بسا اوقات ایک ایک گولی میں بڑے بڑے بردست نل مارے ہیں۔ یہ بھی مختلف اقسام اور  
سیکڑز کے ہوتے ہیں جن میں کافی زور اور مار بڑا ہوتا ہے۔ لیکن خوفناک شکار کے موقع پر فعال  
کرنے کے لائق نہیں اسکی گولی کی رفتار ۲۲۰ فٹ فی سیکنڈ ہے۔  
بڑے اور زبردست جھٹکا دینے والے رائفلون میں ذیل کے رائفلز ہیں۔

چوٹی پیل گونی داؤن میں ۲۸۰ بورر اس رائفل ہے جو حال ہی میں ایجاد ہوا ہے اور  
پلے میں تمام رائفلون سے بڑھ گیا ہے۔ یہ رائفل میرا ہی آزمودہ ہے جسکے متعلق آئندہ بیان  
کیا جائیگا۔

۳۳ بورر جو جیفری جسکی گولی کی رفتار ۲۶۰ فٹ فی سیکنڈ ہے اور جھٹکے یا دباؤ کی قوت ۱۲۰۰  
فٹ پونڈ ہے۔ ۳۸ بورر ویسلی ریچارڈ جسکی تانبے کی ٹوپی چڑھی ہوئی نوکدار اس کی گولی  
کی طرح گونی ہوتی ہے۔ اور گولی کی رفتار ۲۵۰ فٹ فی سیکنڈ ہے۔

۲۸۰ بورر اس رائفل امیگزین پانچ کارٹوس کا اسٹریٹ پس یعنی سیدھ کنھنے کے کھٹکے کا ہوتا ہے  
اس میں صرف ایک اسٹینڈر دیباک سائٹ یعنی دید بان ہوتا ہے جو ۵۰ گز تک کبھی چڑھ سکتا  
ہے اسکے مار پلے کی یہ کیفیت ہے کہ ایکسپریس کے استعمال کرنیوالے شکاری اگر پہلی دفعہ دور

اور بموقع شکار دیکھ کر تعجباً گولی سیکٹے کے خیال سے اسے لگا سینگے تو جانور کے فے اٹھ کر رہ گئے  
سے انہیں سخت تعجب اور حیرت ہو گئی۔

پہلے میرے پاس میگنیزین کیٹالا تھا لیکن میں نے فرمالینشی ڈونا لایا میرا لیس تیار کر کے لندن  
منگوایا میرا لیس کیٹالا میں یہ خرابی تھی کہ ایک کارٹوس چلا کر ہر روز سے کھٹکا کرنا پڑتا تھا۔  
کہ دوسرا کارٹوس تیار ہو جائے۔ اور شہر کے شکار میں یاد میں خوفناک شکار شیر پرچہ  
تبدلہ وغیرہ کی موقع پر کھٹکا ہونا اور اس کا کھٹکا سن کر تیرہ چلا لینا شکاری فلان جگہ ہے  
بڑے خطرہ کی بات تھی۔ اس لئے دونوں رائفل کی ضرورت ہوئی۔

ایک مرتبہ کوئٹہ کے جنگل میں میں شکار کھیل رہا تھا۔ اور ایک جگہ میں نے ہانکا دالایا۔ میرے  
ایکے سات تھا کہ صاحب مول پر شکاریوں میں بیٹھ گئے جو تنو یا شو اسو گز کے فاصلہ پر ایک دوسرے  
سے بیٹھے ہوئے تھے۔ اتفاق سے ایک بڑے سیگو لگا سامہ چوتھے مول پر جا کر کھڑا ہو کر دیکھنے  
لگا۔ تھا کہ صاحب سے فاصلہ تھا اور دوسرے شکاری منتظر تھے کہ اور قریب آجائے۔ لیکن  
وہ انہیں دیکھ چکا تھا اور واپس جانا چاہتا تھا۔ مجھے ۵۰ گز کا فاصلہ تھا مگر اول نہ مانا اور میں نے  
تقریباً اچھی طرح مشت ملا کر بلبلی وادی لیکن ابھی آواز کی گونج ختم ہی ہونے پائی تھی کہ جیسے  
سامہ پر بھلی گری میں نے دیکھا کہ سامہ نے پچھلی ٹانگین جھاڑیں اور پیچھے سے بل زمین پر گر رہا  
سب شکاریوں کو سخت حیرت پئی اور دراصل مجھے ہی تعجب تھا کیونکہ یہ نئی بات خلاف توقع ہوئی  
تھی۔ گولی ذرا اونچی ہوتی ہوئی بغل پر لگی تھی۔ اس روز سے مجھے اپنے دونوں لیس میں اس  
رائفل پر بڑا اطمینان ہو گیا اور اکثر ایسے فاصلوں سے شکار کرتا رہا۔ اگر میں اور قصہ بیان  
کرتا ہوں تو بڑی طوالت ہوتی ہے۔ لہذا نظر انداز کرتا ہوں۔

اسکی نوکد ارتانے کی گولی نرم کھال والے جانوروں پر نہایت موثر ہوتی ہے۔ خوب گہری  
بیٹھ کر جو زخم پیدا کرتی ہے تو آہستہ پورہ رائفل کی گولی کا سا زخم معلوم ہوتا ہے۔  
اس کی گولی کی رفتار ۵۰۰ فٹ فی سیکنڈ ہے۔



علاوہ مذکورہ بالا رائفلوں کے بڑی گولی کے کارڈائٹ رائفلز اور ہی ہین -  
مثلاً امریکن اوٹنٹک سیلف لوڈنگ وینچٹر پور خود بخود جلد جلد چلنے والا یہ ہی زوردار  
ہے اور نہایت کارآمد ہے۔ پانچ کارتوس جب قدر جلد بلبی دبا بی جائے چل سکتے ہیں۔  
مین نے جب اسکی تعریف سنی تو مجھے شوق ہوا اور استعمال کر کے دیکھا تو واقعی کم قیمت  
کے رائفلوں میں نہایت مفید کارآمد اور زوردار پایا۔ امریکن وینچٹر کمپنی کا ۵۵ بور میگزین  
میگزین کار پیٹنگ ہے اور نہایت زبردست اور زوردار رائفل ہے نیز کم قیمت ہے  
مسٹر روزولٹ نے افریقہ کے شکار میں اسے استعمال کیا اور شیر، بے گیندے، ارے، بے  
وغیرہ اس سے بڑی خوبی سے شکار کئے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ نہایت زوردار رائفل ہے  
یہ چھبھلا لاکھ نہایت سخت جان جانور ہوتا ہے۔ لیکن میں نے جب گولی لگائی تو گولی گتے ہی  
جان نکل گئی۔

نیل اور ساہر مارنے میں ہی کبھی دوسری گولی لگانے کی ضرورت نہ پڑی۔ اسکی گولی کی رفتار ۲۲۰  
فٹ فی سیکنڈ اور منزل اینرجی ۳۲۳۵ فٹ پونڈ ہے۔

اسی طرح کی میگزین کا لیکن چوٹی گولی کا وینچٹر ۳۵ بور اس سے کم درجہ کا ہے۔  
الگلاش ہیکٹ رائفلز خصوصاً بڑی گولی کے جو بڑے بڑے شکار کے واسطے بہت ضرورک استعمال کئے  
جاسکتے ہیں وہ ذیل کے ہیں اور اس معاملہ میں بہتر ہے کہ ہر شخص گن میگزین (مندوق سازدن)  
اور دوسرے شکاریوں سے ہی رائے لیکر اپنا پورا اطمینان کرے۔

(۱) ۴۰ بور ۴۵ بور (۲) ۴۰ بور کارڈائٹ (۳) ۴۵ بور کارڈائٹ (۴) ۴۷ بور بور میگزین  
ڈیٹلی ریپارڈرز (۵) ۴۰ بور جیفری میگزین (۶) ۴۵ بور نمبر نیٹرو ۸۰ گرین کارڈائٹ بارڈ  
اور ۸۰ گرین نکل کی گولی۔ ان میں پہلا۔ پانچواں۔ چٹا میرے آزمودہ ہیں۔  
دوسرا یہ ہے ایک دوست کے استعمال میں آیا ہے انہوں نے اس سے کئی شیر بھیجے  
پہٹ اطمینان سے مارے ہیں۔ پہلا رائفل نہایت زوردار ہے معمولی سے معمولی جسم کا آدمی



ہی نہایت آسانی سے استعمال کر سکتا ہے۔ میرے استعمال میں یہ عصہ تک رہا ہے  
 اور میں نے اس سے بڑے بڑے شیل نام وغیرہ مارے ہیں۔ اسی طرح نمبر (۵) یعنی ۴۰۴ لک  
 ہی شیل مندرجہ بالا رائفل کے ہے لیکن اس سے دوسرے درجہ پر نمبر (۶) یعنی ۴۵۰ نمبر دو  
 نیٹر نہایت زوردار رائفل ہے جو کچھ خیال میں ملاتی کاشکار ہی اس سے نہایت اطمینان کے  
 کہیل جاسکتا ہے۔ میں نے کئی سال تک اسے اپنے پاس رکھا ہے اور بڑے بڑے شیل سامر  
 وغیرہ اس سے مارے ہیں۔ ایک روز نامکے میں سورون کی ڈار فسر پائٹو کی تعداد میں ہوا  
 میرے مول کی طرف آئی اور مجھے اندازاً ۱۷ کر کے فاصلہ بہ کھڑی ہو گئی تو یا میرے سامنے  
 ایک دیوار بٹگئی تھی۔ میں نے ٹیٹ کر اور کئی جسم سیدھ میں لیکر اس رائفل کی نرم نوک کی گولی  
 لگا کی تو تین بڑے بڑے سورون کے موٹے ہوئے جسموں میں لگی۔ ایک کی بھلین دوسرے  
 کی پسلی میں تیسرے کی ران میں۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا چوٹی توپ کا گولہ ہے۔ ران کا  
 زخمی ہی ایسا بیکار ہوا کہ چند قدم چلکے گر گیا اور پہل نہ سکا۔  
 ۵۰ نمبر ۲ کارڈ اسٹ ہی کی گولی جس پر پورا نکل چڑھا ہوتا ہے میں نے ایک نیب کے درخت میں چکا  
 کر ڈاؤ ۱۲ گز تھالگائی۔ میرے بعض دوست جو اس کے قائل نہ تھے دیکھ کر نہایت درجہ  
 متحیر ہوئے۔ جبکہ ان کے سامنے گولی بر ماتی ہوئی پار نکل گئی۔ چنانچہ ملاتی گینڈے وغیرہ کے  
 لئے ایسے ہی رائفل کی ضرورت ہے۔

## ہوائی بندوق و رائفل

ہوائی بندوقین کئی قسم کی مختلف میگز کی ایجاد کی ہوئی ہیں جو صرف فائر کے زور سے  
 چہرہ ایسی قوت سے پہنکتی ہیں کہ چہرے پر ند کے گوشت میں پیوست ہو کر ادسے بیکار کر دیتا  
 ہے۔ کبھی پار ہی نکل جاتا ہے۔ وہ مختلف بندوقین حسب ذیل ہیں۔  
 حجم ایگن Germair  
 Gun. یہ برانی ایجاد اور ساخت کی ہے اس میں خار نہیں ہوتے۔ اس سے  
 چھوٹے پرندوں کا شکار پندرہ بیس گز سے کیا جاسکتا ہے۔ لیکن  
 فائر کمزور ہونے کے بعد چھوٹے جانور ہی زخمی چلے جاتے ہیں۔

سولفٹ آئیر رائفیل اس میں خام ہوتے ہیں یہ زوردار ہے اور پرندہ بخوبی شکار کئے جاسکتے ہیں۔ اس میں نمبر (۳) کی گولی جو مونڈ ہے نہا ہوتی ہے چالیس گز تک سے لگائی جاسکتی ہے۔ جسم آئرن مین ہی نمبر (۳) اور نمبر (۱) کی گولی چلتی ہے اور یہ ان دو تیرہ کی بنائی ہی جاتی ہیں۔ اگرچہ بہت سی مختلف ہوائی بندوقین ہوتی ہیں لیکن سب سے بہتر اور زوردار بی آئیس آئی آئر رائفیل ہے۔ اور میں نے ہی اسے خوب امتحان کر کے دیکھا ہے۔ واقعی مضبوط اور عمدہ تیرہ وغیرہ کا ہے نہ نہایت زوردار اور عمدہ تاک کام دینے والا ہے یہ پچاس گز تک صحیح لگتا ہے۔ یہ دو قسم کے تیر کا ہوتا اور دو قسم کی گولیاں چلتی ہیں۔

نمبر ۱۔ لیدی پٹرین La dies Patteren - نمبر ۲ جنٹلمین Gentleman Patteren  
یا ہائیس بوریم دونوں میرے پاس ہیں اور خیر الذکر نہایت عمدہ اور زوردار ہوتا ہے پہلے صرف جنٹلمین پٹرین فائر ارم مانا گیا تھا اور اسی کا لائسنس تھا لیکن دو دنوں کا لائسنس ہے۔ میں نے رات کو مارے میں بیٹھ کر ان سے خرگوش ہی مارے ہیں زیادہ تر نمبر (۲) کی گولی کہا کر اور سی جگہ لوٹ گئے ہیں اور نمبر (۱) کی گولی کہا کر کچھ دور جا کر گرے ہیں۔ بہت سی بلیاں اور کتے ہی مارے ہیں۔

چنانچہ ایک مرتبہ میں سوخت کا قلعہ دیکھنے آجھیر گیا ہوا تھا اور میرے دو مہربان ڈاکٹر عبدالق صاحب اور مولوی حکیم نظام الدین خان صاحب میرے ساتھ تھے یہ دو دنوں صاحب شکار کے بڑے شوقین ہیں اتفاق سے ایک کتا حکیم صاحب کے طرف چھا حکیم صاحب نے ہوائی بندوق نمبر (۱) اس کے لگائی گولی اس کے بغیر لگی اور وہ تیس قدم بہا کر گر کر لگا گیا اور کو سخت تعجب ہوا۔ رائفیل کی مشق بڑھانے کے لئے یہ نہایت کارآمد تیار ہے۔

## فصل دوم

ریو الور شوٹنگ

سب سے پہلے اس بات کا فیصلہ کر لینا چاہئے کہ کس شخص کے لئے ریو الور کی ضرورت ہے

مختلف قسم کے ریو اور ہوتے ہیں اور مختلف کام دیتے ہیں۔ جس کام کے لئے ضرورت ہو اس کے لئے ویسا ہی ریو اور منتخب کرنا چاہیے۔ مثلاً ایک ریو اور جان کی حفاظت کے لئے ہوتا ہے جو تھوڑے فاصلہ پر مارتا ہے۔ دوسرا جوٹانہ کے لئے مخصوص ہے اور اس کی مار دوڑتا ہے اب اگر ان دونوں سے خلاف کام لیا جائے یعنی پہلے سے لٹانہ بازی کا کام اور دوسرے سے جان کی حفاظت کا کام تو دونوں بیکار ہونگے۔

سب سے بہتر علاوہ قرانہ کے ۱/۲ انچ لمبی نال والا ریو اور ہے۔ اس میں شک نہیں کہ لمبی نال سے شست باندھنے میں بڑی آسانی ہوتی ہے خصوصاً اس وقت جبکہ دور کاٹانہ ہو کیونکہ بار دو نال کے اندر ہی چل چکتی ہے لیکن ساتھ ہی اسکے یہ بڑا نقصان ہے کہ سٹنہ پرے ریو اور بہاری ہوتا ہے جس سے بعض اوقات شست قائم نہیں رہتی۔

نال اس قدر لمبی ہونا چاہئے کہ جس وقت لمبی پر اوٹنگلی ٹریٹ تو ریو اور بالکل تل جائے۔ بعض لوگ ۱/۲ انچ کی نال کو ترجیح دیتے ہیں لیکن میری رائے میں ۱/۲ انچ کی نال علاوہ خزانہ کے بہت ہی مناسب ہے بات ہی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ٹریٹنگ لیمبی نریم ہو اور دقت سے نہ کھینچتی ہو۔ گھوڑے کا سر کھڑا ہونا چاہئے تاکہ انکو ٹھکانہ پھسلے۔ اگر چاہو کہ گھوڑا جلد دوڑے تو اس کا سر کچھ لمبا ہونا چاہئے۔

ڈبل ایکشن والے ریو اور بہتر نہیں ہونگے مگر برائے جیسی ریو اور میں تو کچھ ہرج نہیں ورنہ جبکہ لمبی کے ذریعے سے گھوڑا پڑتا ہے۔ تو لٹانہ سچا نہیں لگتا۔ بعض ریو اور کی لمبی مثل تار کے باریک ہوتی ہے بہتر ہے کہ مثل چمچے کی شکل کے لمبی ہو جس سے اوٹنگلی پھسلنے کا اندیشہ جاتا رہے۔

ریو اور ایسا خریدنا چاہئے کہ جب اسے اسٹاک پر سے پکڑا جائے تو ماتہ اور نال ایک ہی سیدھ میں آجائیں۔ اکثر ریو اور اس قسم کے بناوٹے جاتے ہیں کہ اوٹنگا اسٹاک نال سے بہت ہی نیچا ہوتا ہے۔ اور اس وجہ سے ماتہ اور نال کی ایک سیدھ قائم نہیں رہتی اور لٹانہ خطا ہوتا ہے۔ علاوہ برائے کسی دوسری طرف کلای کا فوراً پڑنا ہی اس صورت میں شواہد ہے۔ اس بات کی ضرورت نہیں کہ جلائیوا لیکا ماتہ چھوٹا ہے یا بڑا لیکن اسٹاک چھوٹا ہی ہونا چاہئے۔



چکر کہا کر اوسے جگہ پر بالکل تیار ہو جاتا ہے اور ماسکریٹج تیزی دکھاتا ہے۔ نہایت اچھا چلتا دیتا ہے۔ اسمین ۵۵ م سروس کارڈ انٹ کا کارٹوس چلتا ہے۔

یا خواہ کالی بارود کا۔ مین نے اسے بہت زیادہ استعمال کر کے دیکھا ہے اور جہان تک میرا خیال ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ شیر وغیرہ کے شکار میں ہاسٹر مین کیا ہوا ساتھ رہتا ضروری ہے۔ یہ عجیب و غریب چیز ہے لاگ ایسی ہے کہ اگر چالیس گز سے لگائی جائے تو ہر گونی چار انچ کی سرکل یا ٹینرائی میں لگ سکتی ہے۔

۳۰ بور ماسر | یہ بھی نہایت عمدہ چھوٹا سا تیار ہے۔ اس کے ساتھ لکڑی کا گھر ہوتا ہے اور وہی گندا لگ کر اسے کاربائین کی صورت بنا دیتا ہے۔ ہزار گز تک کی اسکی سائنٹک یعنی دید بان ہوتے ہیں لیکن اسقدر فاصلہ سے رائفل کی طرح صحیح نہیں لگتا۔

شکار پر ۲۰۰ گز تک سے صحیح لگ سکتا ہے۔ اتفاق سے اس سے زیادہ فاصلہ ۴۰۰ اور ۵۰۰ گز پر بھی لگ جاتا ہے۔ لیکن ہر گونی یقینی نہیں لگتی اور فوٹو گز سے زیادہ فاصلہ پر چھکا ہی کم دیگا۔ مین نے اس سے ۸۰ اور ۱۲۵ گز سے تمام درج مارے ہیں جو بڑے سخت جان ہوتے ہیں لیکن بغل میں گونی کہا کر زیادہ سے زیادہ ۲۰۰ گز پہانگے بعض تو پہانگے بیجان ہو کر گر پڑے اور بعض گھوڑے کی طرح کاواہر کر اور تنگے کہا کر گرے۔

ایک سامر کمر میں گونی کہا کر اوسے جگہ گر گیا۔ کمر کی پڈی ٹوٹ جانے سے ہرن بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ اگرچہ اسکی شیر و کی گونی کی طرح کام دیتی ہے لیکن شیر وڈ اور ہی چیز ہے۔ خاص طور سے ماسر کے واسطے مشق کی ضرورت ہے کہ نشانہ صحیح لگے۔

کارٹوس ۳۰ بور ماسر



بور چارڈ | یہ بھی اسی بور کا ہوتا ہے اور اسمین ہی گندا (جو کہ پتلی لکڑی کا اوس کے ساتھ ہوتا ہے) جڑ سکتا ہے۔ اسمین صرف ایک دید بان ہوتا ہے جس سے ۵۰ گز تک کام

لیا جاسکتا ہے۔ لاگ ماسٹر کی سی ہوتی ہے اور کارتوس دونوں کے ایک ہوتے ہیں۔  
 ۲۶۵ بورینگٹن | اسمین ہی بورڈ چارڈ کی طرح گنڈا لگتا ہے۔ اور پانچ کارتوس خزانہ  
 آٹومیٹک ریڈنگ پستول | مین آتے ہیں۔ متذکرہ بالا دونوں ریولور دن سے یہ صحیح لگتا ہے۔  
 مین نے اپنے ایک دوست سے لیکر صرف ایک ہی دن شکار میں آزمائش کی۔ اگر سے کم فاصلہ  
 سے پانچ کارتوسوں میں چار ہرن مارے۔ ماسٹر وغیرہ سے یہ کب ممکن تھا۔ جھٹکا ہی اویس قدر  
 ہے اور ممکن ہے کہ بڑے جانوروں پر کم جھٹکا دے کیونکہ مین نے چوٹے ہرن مارے تھے قیمت  
 میں یہ دونوں سے کم ہے۔ پچھلے روز یہ مین آتا ہے۔ نال کی لمبائی ۱۴ انچ ہے اور  
 کل دس انچ لمبا ہوتا ہے اور وزن تقریباً سیڑھر گونی سب ان پستونوں میں نکل کی  
 چلتی ہے۔

دبیلی کے اور ہی ریولور ہیں مثلاً۔

۳۸ بور ہائی ولانٹی | اسمین آٹھ کارتوس آتے ہیں اور ماسٹر کی طرح جلد چلتے ہیں۔ یہ بغیر  
 آٹومیٹک | گنڈے کا ہوتا ہے اور ہاتھ سے چلایا جاتا ہے۔ یہ بھی نہایت  
 زوردار اور اچھی چیز ہے اور دور تک صحیح لگتا ہے۔ مین نے اس سے ۵۰ گز سے چکلا  
 مارا ہے میرے نزدیک چوٹی گونی کا پستول خوفناک شکار میں رکھنے کے لئے اس سے  
 بہتر دوسرا نہیں۔

کارتوس ۳۸ بور ہائی ولانٹی آٹومیٹک



کوڑی کے میٹری ۵۴ بور آٹومیٹک پستول ماسٹر کی طرح چلنے والے اگرچہ بڑے ہوتے ہیں یہی  
 نہیں ہوتے لیکن خوفناک شکار کے موقع پر ہالٹر مین کے ہوئے پیٹی میں رکھنے کے بالکل  
 اور وزن میں۔ اسے بہتر کوئی تنبیہ ایسے موقع کے لئے نہیں جبکہ شیر حمل آور ہو تو جلد  
 جھٹکا پہنچایا جاسکے۔ اور اسے بیکار کیا جاسکے۔

۲۵۰ بور پستول | یہ اگرچہ نکل کی گونی کا ہے لیکن نہایت چوٹا جیسی پستول ہے صرف

سیلف و فینس یعنی جان کی حفاظت کے لئے موزوں ہے لیکن خوفناک شکار کے موقع کے لئے ٹھیک نہیں۔ اس سے کوئٹہ پاکٹ ریوالور ۵۴ یا بگڈاگٹ ریوالور بہت ٹھیک ہیں ریوالور حتی الامکان چھپی ہو تو ۲۵ بوری سے کم کا ہو جیسے *Smith and Wesson* (سمتھ اینڈ ویسن) ویسن کا سیلفی سیلف پر ڈیکٹر بہہ خود بخود چل ہی نہیں سکتا۔ ورنہ دوسرے ریوالور ایسے سیف کے خطرناک ہوتے ہیں اور بڑے حادثوں کا باعث ہوتے ہیں چنانچہ حال ہی میں ہمارے یہاں ایک جوان آدمی کی موت ہو گئی۔ گھوڑا اوسکے غور ہی کے ہاتھ سے ذرا اونچا ہو کر گر گیا۔ اور فوراً چل گیا گوئی سر میں ایسی کار گر گئی کہ پیر جان برہو سکا۔

سمتھ اینڈ ویسن کا چھپی ریوالور ۳۸ بوری نہایت زوردار ہے اور کوئی اندیشہ کی چیز نہیں۔ اسکا سچا ریشکار کی کے ساتھ شکار میں ہونا بہت مفید ہے۔

۳۲ بوری کارٹوس

کارٹوس ۴۵۰ بلراک

کارٹوس ۲۵۰ بوری



۳۸ بوری کارٹوس



## پتیاروں کے رکبہ رکھاؤ اور اونکا صاف کرنا

ریوالور کو چلانے کے بعد ہی صاف کر لینا چاہئے اگر اسے صاف نہ کیا جائے اور دوسرے روز پر چھوڑ دیا جائے تو گویا جان بوجہ کراہ سے خراب کرنا ہے۔

صاف کرنے کے لئے نال کا قطر جتنا بڑا ہوگا اتنی ہی آسانی ہوگی اور اوسمیں کوئی چیز اڑ جانے کا بھی اندیشہ نہ ہوگا۔ لیکن کم قطر والے ریوالور کے لئے کسی قسم کی دہات کا گز ہونا بہتر ہے۔ نرم دہات سخت دہات سے زیادہ بہتر ہے۔ لکڑی کا گز اگر نہایت پتلا ہوگا تو زور کرنے میں بہت ممکن ہے کہ ٹوٹ جائیگا۔ نال کے منہ پر سے لیکر آخری حصہ تک صاف کرنا چاہئے ورنہ صرف منہ پر سے صاف کئے جانے سے نال میں فرق آجائیگا اور نشانہ میں غلطی واقع ہوگی۔

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ صفائی پورے طور سے ہونا چاہئے روغن وغیرہ لگانا نہایت بہتر ہے۔ گرم پانی استعمال کرنے سے رنگ آجائیکا احتمال ہے۔ البتہ اگر نال میں کوئی چیز پھنس جائے یا کوئی اور خرابی واقع ہو جائے تو جتنا گرم پانی ہو بہتر ہے۔ Lock لاک میں بار بار تیل نہ لگانا چاہئے۔

جس اون وغیرہ سے صاف کیا جائے اور سے پہلے دیکھ لیا جائے کہ خشک ہو۔ اور جس اون سے ایک بار صاف کر لیا جائے اور سے پینک دینا چاہئے۔ اور دوبارہ استعمال نہ کرنا چاہئے ایک دم بہت سا اون ہی استعمال نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ اگر وہ نال میں پھنس جائیگا تو لا محالہ زور کر کے لگانا پڑیگا۔ اور اس سے نال کی اصلی خوبی میں کچھ نہ کچھ ضرور فرق آجائیکا۔ صاف کر نیے سے گزرنال سے بڑا ہونا چاہئے۔ ریو اور میں جدا ہونی والا Stock اسٹاک ہونا کوئی خوبی کی بات نہیں۔ اس سے ریو اور اگر یہ کاربائن کی صورت میں آجاتا ہے جس سے نشانہ بیشک دور پر لگ سکتا ہے مگر ریو اور دور کے نشانہ کے واسطے نہیں ہوتا۔

کار بورڈ کے گھڑچمین اکثر امریکن ریو اور کہے جاتے ہیں یا بیدار نہیں ہوتے۔ ہالٹر بہتر ہوتے ہیں مگر انجین اندر کجانب بعض اوقات کچھ تری آجاتی ہے جس سے ریو اور میں رنگ آجائیکا اندیشہ ہوا اسلئے جب ریو اور کو ہالٹر میں رکھا جائے تو دیکھ لیا جائے کہ آیا اندر سے خشک ہی ہے یا نہیں۔

امریکہ کے بعض ہالٹر میں اندر کجانب رہ رہ لگا ہوتا ہے۔ جو پیمینہ کو روکتا ہے۔ مگر سمین بارش کے بعد جو تری آجاتی ہے وہ قائم رہتی ہے۔ کار تو س چٹیکے کیس میں رکھنا بہتر ہے کیس مختلف قسم کے بنائے جاتے ہیں جو ہر قسم کے کار تو س کے لئے مناسب اور موافق ہوتے ہیں۔

## ایمنگ یعنی شست باندھنا

ہمیشہ ایسی چیز کی شست باندھی جائے جو آسانی سے دکھائی دیکھا جاسکے ہو اور ہر مرتبہ ایک خاص مقدار میں دکھائی دے یہ نہیں کہ کبھی کم اور کبھی زیادہ اس سے نشانہ میں ضرور فرق



ہوتا ہے۔

یہ بھی واضح رہے کہ جب دیدبان میں سے دن کی روشنی دونوں جانب نہ دکھائی دیجائے تو یہ پتہ نہیں چلتا کہ نشانہ ریو اور کے سامنے ہے یا کچھ اونچا نیچا ہے۔

دیدبان دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک اس شکل کا **V** اور دوسرا اس شکل کا **U**۔ دوسرا پہلے سے زیادہ بہتر ہے۔ اس لئے کہ پہلے میں دیکھی روشنی صاف دکھائی نہیں دیتی۔

اگر نشانہ میں کچھ غلطی واقع ہو جائے تو یہ معلوم کر کے ریو اور قاعدہ کے موافق رکھا گیا نہیں یا دیدبان میں کچھ خرابی ہے۔ دیدبان میں اگر کچھ خرابی ہو تو اسے خود درست کر سکتے ہو۔ دونوں آگے اور پیچھے کے دیدبان سینک کے اپنے ساتھ رکھو اور انہیں نال پر جہاں مناسب سمجھو اس سے کچھ اوپر لگا دو۔ ہر ایک قسم کی ریتیاں اپنے ساتھ رکھو اور ایک دوسریاں گول بھی ہوں۔ پیچھے دیدبان کے اوپر کے سر پر بالکل بیچ میں اس شکل کا دیدبان بناؤ **U**۔ نشانہ سے اتنے فاصلہ جتنا دیدبان بنا نا ہے کئی مرتبہ ریو اور چلاؤ اور ریتی سے نشان کرتے جاؤ یہاں تک کہ دیدبان بالکل صحیح ہو جائیگا۔

اس شکل کا دیدبان **U** ایسا گہرا بنایا جائے کہ بالکل نال سے مجائے ورنہ نشانہ لگاتے وقت غلطی ہوگی اور خاک صکر جبکہ نال گہرا ہوگی۔ دیدبان کو ریتی سے بناتے وقت ذیل کی باتوں کا لحاظ رہے۔

**U** کے نیچے تک ریتے میں نقصان ہے نشانہ بہت نیچے لگتا ہے۔ **V** کے اوپر کچھ جانب ریتے میں نشانہ اونچا لگتا ہے دونوں جانب ریتے سے نشانہ اسی طرف جھکا ہوا لگتا ہے جو کسی جانب زیادہ ریتی جائے۔ ایک دم دیدبان کو زیادہ ریت دینا ٹھیک نہیں بلکہ نہایت سہولت سے ریتنا چاہئے۔ اور اگر اتفاق سے کسی سمت زیادہ ریت جائے تو اس کے خلاف سمت ریتے جانے سے درست ہو سکے گی۔

اگر **U** شکل کا دیدبان زیادہ چوڑا ہو جائے تو یہ دوسرا بہتر ہے۔ اس ترکیب جبکہ دیدبان بنائے تو ریتی سے **U** کے کنارے چاقو کی طرح تیز کر دو ساتھ ہی اس کے

۱ کو نصف داسرہ سے زیادہ گہرا کنیا جائے ۔

اس بات کو مین نہیں تہلا سکتا کہ دل کا دیدبان کتنا کاٹنا چاہئے ۔ اگر دیوبلی کے ریو اور ہون تو قاعدہ یہ ہے کہ اوہ مین ہر سال بدل دیا جائے ۔  
سب سے بہتر بات یہ ہے کہ اپنے ریو اور کو نیشنل اسپل ایجوکیشن کونسل مین مناسب تجویز کے لئے بھیج دیا جائے ۔ جبکہ اس بات کا فیصلہ کر لو اور نشانہ لگا کر دیکھو کہ نشانہ مین کوئی غلطی تو نہیں ہوتی تو اسے بنانیو اس کے پاس بھیج دیا جائے تاکہ وہ بغیر سچ لگائے ہمیشہ کے لئے دیدبان قائم کر دے ۔

## ریو اور کو کس طرح استعمال کرنا چاہئے

جب نہ فرض کر لیا جائے کہ ریو اور ہر طرح ٹھیک ہے اور دیدبان بالکل درست ہو تو سب سے پہلے لکھو اس بات کا یقین کر لو کہ وہ پہرا ہوا تو نہیں ہے ۔ بلکہ جس وقت ہی ریو اور ہاتھ مین لوایا ہے تب اس بات کا ضرور خیال کر لو ۔  
شکار مارنے یا نشانہ بازی کے واسطے ہمیشہ کھلا ہوا نشانہ ہونا چاہئے ۔ نشانہ لگانے کے بہتر ہے کہ ہاتھی دانت کی سفید بکھی وغیرہ ہو ۔

ریو اور استعمال کرنے میں سب سے بڑی بات اپنی حفاظت ہے ۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اسکی لمبائی بہت کم ہوتی ہے اور فائز آرم جو بھی چوٹا ہو گا خطرناک ہو گا ۔ اور بڑے سے بڑے تجربہ کار آرمی کو بھی ہوشیار رہنا چاہئے بہتر چاند ماری کی مشق ریتلی ادھٹی زمین یا پتھر کی دیوار پر ہوتی ہے ۔ نشانہ کم سے کم پندرہ گز کے فاصلہ سے لگایا جائے کہ کوئی دیوار سے ٹپ کر نشانہ پر نہ لوٹ آئے ۔ اگر کسی مرتبہ لگتا رہا نشانہ بازی منظر ہو تو دیوار ہی بہتر ہے ۔ اگر بہت سی گولیاں ایک ہی جگہ لگ رہی ہوں تو دیکھ لینا چاہئے کہ دیوار مین سوراخ تو نہیں ہو گیا ہے اور گولیاں دیوار سے پار تو نہیں جا رہی ہیں ۔ کم از کم دیوار کے نیچے آدھ میل تک کوئی آدمی ہونا چاہئے کہ مبادا کوئی سوراخ سے نکلا کسی حادثہ کا باعث ہو ۔

ریو اور کا منہ کسی خاص سمت کنیا جائے چونکہ اتفاقاً چل جائے گا تو نقصان ہو گا یہ احتیاط

خواہ خالی ہی کیوں نہ ہو اس وقت بھی لازم ہے چونکہ بعض وقت خیال یہ رہتا ہے کہ خالی ہے اور دراصل ہر ہوتا ہے۔ اور چل جاتا ہے۔ قائم نشا نہ سیکھنے والیکو چاہئے کہ ایک بہت مضبوط لکڑی کی میز تقریباً دس گز کے فاصلہ پر لٹا دے رکھے۔ اس میں پراپنا خالی ریو اور رکھے مگر اس ترکیب سے کہ گھوڑا اوٹے ہاتھ کی طرف رہے اور نال کا منہ نشا نہ کی طرف بہرتے وقت نال کا منہ زمین کی جانب رہے کہ چل ہی جائے تو نقصان نہ ہو۔

اب نشا نہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ اور سید ہا پاؤں نشا نہ کے بالکل سیدھے میں رکھو اور پیر چلنے سے لیکر توجہ کا فاصلہ چھوڑ کر سیدھے پیر سے اولیٰ جانب رکھو۔ یہ فاصلہ آدمی کے قد کی مناسبت پر منحصر ہے۔ اسکی خوب مشق ہونا چاہئے کہ پیر خود بخود اس قاعدہ سے قائم ہو جائیں۔ بالکل سیدھا کھڑا ہونا چاہئے سر آگے کی جانب نہ جھکا یا جائے۔ اولٹا ہاتھ بالکل نیچے گرا ہوا اور قریب قریب جسم کے لگا ہوا رہے۔ بعض لوگ ایسا کرتے ہیں چھوٹا دیکر کھڑے ہونے میں اور یہ غلط طریقہ ہے۔

اگر ہوا تیز ہے اور تم اپنی اس ترکیب کی پوزیشن کو قائم نہیں کر سکتے تو اوٹے ہاتھ سے اپنی ران مضبوط پکڑ لو۔ اسکے بعد دیوار کو سیدھے ہاتھ سے اوٹھا لو۔ یہ باور ہے کہ اس وقت تک ریو الو خالی ہے اور گھوڑا چڑھاؤ۔ گھوڑا چڑھانے کے دو طریقے ہیں یا تو یہ کہ دونوں ہاتھ زمین کے جائیں یا صرف سیدھے ہاتھ سے بلبلی کے ذریعہ سے چڑھاؤ۔ اپنی حفاظت کے لئے ہنر والا طریقہ زیادہ مفید ہے۔ گھوڑا گرایا جائے تو انگوٹھا گھوڑے پر رکھ کر پوری طاقت سے گھوڑے کو دوسرے ہاتھ پر چڑھایا جائے۔ اس بات کا لحاظ رہے کہ کھلے کی اونگلی بلبلی سے بالکل دور رہے ورنہ یا تو ٹوٹ جائیگی یا کچھ نقصان پہنچے گا یا ریو اور ایک دم چل جائیگا۔

مشق کرنے سے اس طرح گھوڑا چڑھانے میں بڑی آسانی ہو جائیگی اور تم اسی کے نہایت تیزی سے گھوڑا چڑھایا جاسکے گا۔ اس میں صرف انگوٹھے اور کھلے کی اونگلی کا کہل ہے۔ چوٹا سا گھوڑا جس کے گھونٹنے کے واسطے کم جگہ درکار ہے بہت آسانی سے چڑھ سکتا ہے اور اسکے کرنے میں ہی بہت کم وقت صرف ہوگا۔

سیکھنے والے کے لئے بہتر ہے کہ گھوڑا چڑھاتے وقت ریو اور کو سیدھے ہاتھ کی طرف

جہگائے اسکے بعد بڑی ہوشیاری سے اسے ترچا کر لے کر دونوں دیدبان وغیرہ ایک سیدہ  
میں ہوں۔ اب دیوار کو سید ہے ہاتھ میں لیکر مینر سے علیحدہ کھڑا ہوا اور ہاتھ کو بالکل سامنے لمبا  
کر لے مگر انگوٹھا ریو اور پیر پورے طور سے پھیلا ہوا ہے لیکن اس درمیان میں کلمہ کی ادائیگی  
بلیبی سے علیحدہ رہے۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ جہان تک ہو سکے اسے اوپر سے پکڑا جائے یہاں تک ہاتھ اور  
ریو اور کی نال ایک ہی لائن میں ہوں۔

امریکہ کے بنے ہوئے بعض ریو اور کے خاص طور سے لمبے اور بڑے دستے ہوتے ہیں۔  
چنانچہ ان دوستوں کی گرفت بہت نیچے سے ہو سکتی ہے اس قسم کے ریو اور اکثر انگلیں  
میں رائج ہیں۔ اس گرفت سے یہ بڑا نقصان ہے کہ ہاتھ کے پونچے کو دھکا لگتا ہے  
جس سے ریو اور کی نال کچھ اونچی ہو جاتی اور نشانہ میں فرق آ جاتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ دستے کے اوپر سے پکڑنے میں ہی ایک قسم کا دھکا معلوم ہوتا ہے مگر اس  
ہاتھ کلائی۔ بازو تینوں پر تھوڑا سا برابر اثر ہوتا ہے جیسے گیند جھیلنے وقت۔

ریو اور کی نال کے ہاتھ بازو کلائی کے سبب ایک ہی سیدہ میں رہنا چاہئیں۔ اور انگوٹھا اوڑھے  
ہاتھ کی جانب تاکہ بلیبی دہانے وقت جو اولٹی طرف زور پڑتا ہے اسے روکے انگوٹھا ٹیڑھا  
نہ ہونا چاہیے۔

سیکینے والوں کے لئے نشانہ بالکل گھنٹہ کی شکل کا ہونا چاہئے جس میں اسی طرح ایک سے  
بارہ ٹاک نشان ہوں اب جس جگہ نشانہ لگانا چاہو دور سے آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے۔  
مثلاً ۱۲ پر نشانہ لگانا چاہو تو چار اور پانچ کے بیچ میں نشانہ لگاؤ۔

سائنس بالکل روک لینا چاہئے اور دھیر دھیر اپنا سیدہ ہاتھ خط مستقیم میں کر لو اور  
اپنی انگوٹھوں کو چہرے پر قائم کر لو ایسا کرنے میں اپنی کلمہ کی ادائیگی کو بلیبی پر رکھ کر دھیرے  
دھیرے اسے اپنی طرف کھینچو ہاتھ ہی اسکے بالکل اکڑ کے کھڑے ہو جاؤ۔ ایسی مضبوطی سے  
کہ اگر کوئی دھکا ہی دے تو یہی اپنی جگہ نہ چھوڑو۔ اگر اس درمیان میں سائنس لینا چاہو تو  
سکتے ہو مگر سائنس لیتے وقت پستول کا منہ نیچے کر دو اور اچھی طرح سے سائنس لیکر پھر سائنس لیکر

روک کر اور پتول کو نشانہ سے ملاؤ اس کے بعد اپنی اولیٰ آنکھ بند کرو یا نکر و جیسا مناسب سمجھو آگے کی لمبی پچھل کے درمیان میں سے نظر سے ملکٹ نہ کی بالکل سیدم میں آجائے اگر یہاں تک تمام کارروائی ٹھیک ہو گئی ہو تو بلبلی پر تیار ہو کر روک ٹھوڑا کر جائے۔ اگر بلا ہو بہرہوا ہے تو انشاؤا شد نشانہ پر ضرور گولی لگے گی۔

## گھوڑے پر بیٹھ کر نشانہ لگانا

جبکہ کہڑے گھوڑے پر قائم نشان پر نشانہ لگانا ہو تو گھوڑے کو ۴۵ ڈگری اوٹے ہاتھ کی طرف موڑ دو کیونکہ اگر گھوڑا سدا ہوا ہو گا تو جب اس کے کان پر سے گولی جائیگی تو وہ ہڑک جائیگا یا اس درمیان میں اسے اپنا سر ہلایا تو یا تو گھوڑے کے مارے جانیکا اندیشہ ہے یا ہتھار گرجانیکا اگر گھوڑا چمکتا ہو تو اسکی آنکھوں پر رومال وغیرہ باندھ دینا چاہئے یہاں تک کہ وہ آواز اور بارود کی چمک کا خوب عادی ہو جائے۔

نشانہ اور گھوڑے کے درمیان ایک ٹی ہونا چاہئے تاکہ گھوڑا نشانہ کے قریب نہ جاسکے اور مقررہ فاصلہ میں کچھ فرق نہ آئے اگر ٹی نیچی ہوگی تو اندیشہ ہے کہ گھوڑا اسے کو دجا ور مہل بیہ بڑی مشکل بات ہے کہ گھوڑا بالکل خاموش ہے کہ گھوڑا سر پٹ دوڑے اور اس وقت نشانہ بازی کیجائے تو یہ نشانہ اس حالت سے کہ گھوڑا کھڑا ہو اور نشانہ لگاتے وقت یکایک چمکے اور ادھر ادھر ہر ٹپے بدرجہا بہتر ہے۔

مشق کے واسطے یہ بہتر ہے کہ صرف بارود ہی بارود پر اور میں بہر کر جلتے ہوئے کاغذ پر جو کسی لکڑی وغیرہ میں باندھ دیا جائے نشانہ لگایا جائے۔ یہ تماشہ بینوں کے واسطے ہی کوئی خوف کی بات نہیں ہے۔ جیسے ہی کہ بارود کے ذرے اس کاغذ کے نشانہ پر لگتے ہیں تو کاغذ اور یہ روشن ہو جاتا ہے۔ مگر اس صورت میں نشانہ بازی چند فیٹ کے فاصلہ ہی سے کیجا سکتی ہے۔

یہ زیادہ فائدہ کی بات نہیں کہ گھوڑا دھیرے دوڑے اور نشانہ صحیح لگے۔ خواہ وہ تیز دوڑے یا دھیرے مگر جس لائن میں وہ جا رہا ہے ایک ہی رفتار سے اور بغیر ادھر ادھر موڑنے کے

نشانہ لگے۔

مشق کے لئے جبکہ گھوڑا سر پیٹ دوڑ رہا ہو تو نشانہ بالکل پیچھے لگانا بہتر ہوگا۔ اس کے واسطے اگر چلتے ہوئے کاغذ پر بارود چلائی جائے تو اور ہی بہتر ہے اسلئے کہ کوئی ایسے وقت میں ہتھیار کھڑا کرنے کا خطرہ کی بات نہ کر سکیجئے وائے لیکو یہ مناسب ہے کہ ایک ہاتھ سے کاٹی کو لگام کے ساتھ ہی پکڑ لے اسلئے کہ پیچھے کی جانب چلانے کے لئے ایک دم مڑنا ہوگا۔ کبھی سیدھے اور اونٹے ہاتھ کی جانب چلاتے وقت اس بات کا ضرور خیال رکھنا چاہئے کہ ہمیشہ ریو الوور کی نال گھوڑے کے سر سے بہت اونچی رہے کیونکہ اگر چلا تے وقت گھوڑے نے اس سر پر لاکر اونچی کیا تو اس کے سر میں کوئی گینے کا اندیشہ ہے۔

## انسان کو اپنے بچاؤ کے طریقے

چھوٹی نال واسے ریو الوور کو بہتر ہے کہ چبیا ہوا رکھا جائے اور اگر غیبے قطر کا ہو تو اتنا ہو کہ اگر جیب میں رکھ لیا جائے تو اس کی حسابت ایسی نہ ہو کہ اس کا پتہ چل سکے اور ظاہر ہو جائے۔ بعض لوگ بڑے بڑے فوجی ریو الوور بھی رکھنا پسند کرتے ہیں اور تل و داغ کا ڈانٹ ڈالتے ہیں مگر یہ کیا ضرور ہے کہ صرف چند فیٹ کے فاصلہ ہی سے چلایا جائیگا۔

یہ کسی جگہ بیان کر دیا گیا ہے کہ ہر ریو الوور جیب میں بڑے اندیشہ کی بات ہے۔ اگر سیفٹی ریو الوور نہ ہو تو بہتر طریقہ یہ ہے کہ ریو الوور میں ایک کارتوس کی جگہ خالی چھوڑ دیجیے اور گھوڑا اس پر ڈال دیا جائے۔ اس طرح سب خطرہ دل سے آزادی حاصل ہوتی ہے۔ زیادہ تر ایسے واقعات ان صورتوں میں پیدا ہوتے ہیں کہ یا تو گھوڑے کو یکایک دھککا پڑے یا انگوٹھا گھوڑے پر سے پھسلے یا بلبلی پر بے خبری سے ہاتھ پڑ جائے یا ریو الوور پورے ڈالے پر چھوڑ دیا جائے۔

استہتمائند وین کے سیفٹی ریو الوور ان خطرہ دل سے بالکل پاک ہیں بلکہ ان سے ایسے واقعات

ہونا غیر ممکن ہے اور ہر وقت فوری غیر کے استعمال کے ہی میں جیسا کہ سندرچہ ذیل تہ چلیگا  
گوئی ہیرونی گہوڑا کسی چیز کو پکڑنے کے لئے نہیں ہوتا۔  
بلی ہی پکڑا ہی دباؤ پڑے اسوقت تک نہیں چلیگا تا وقتیکہ چلا تے وقت تم اسکا کو ہی اچھی  
طرح گرفت نہ کرو۔

بے گہوڑے کا ہوتا ہے اور کوئی اونچی اونچی چیز نہیں ہوتی اس لئے معمولی ریو اور لون  
سے زیادہ تیزی سے چلایا جاسکتا ہے۔  
یہ جیب میں بہرہ اہل نہایت اطمینان سے رہ سکتا ہے کیونکہ کسی قسم کا دھکا وغیرہ لگ جانے سے  
چل جانیکا اندیشہ نہیں ہے ریو اور نیز چوٹے قطر ۳۲ بور ریو اور ۳۲ انچہ اور ۱۲ انچہ بے  
خال کے بنائے جاتے ہیں۔ مگر آخری صورت کا بائیسکل ریو اور کہلایا جاتا ہے اور جیب میں  
بہت کم جگہ گہیرا ہے۔

بران کے اوپر جیب میں ریو اور رکھنا غلط بات ہے۔ کیونکہ جسوقت ہاتھ وہاں تک جائیگا تو  
دشمن ہوشیار ہو جائیگا۔ اور ممکن ہے کہ اس کا ریو اور پہلے چل جائے۔ ایسے موقع  
کے لئے بہتر ہے کہ سینہ کی جیب میں ریو اور رکھا جائے فرض کیجئے۔ کہ کسی ٹیڑے نے تمہارے  
مالگا اور چونکہ روپیہ اور نوٹ وغیرہ کے لئے ہی یہ جیب مخصوص ہے تم جیب میں ہاتھ  
واکر ریو اور نکال سکتے ہو اور اسے شہم نہیں ہو سکتا۔ وہ یہہ ہی سمجھے گا کہ روپیہ نکال رہے ہو  
اور اس جیب بغیر نکالے ہی تم فکر کر سکتے ہو اور دشمن کو مار سکتے ہو۔ یہ سید ہے ہاتھ کی جیب  
نہایت ہی موڈون ہے یا جس طرف سے تم آسانی سے لگا سکتے ہو۔ جیب میں سے ریو اور  
نکالنا اور نہایت تعجب سے کم تعجب چیز بات نہیں اس کے لئے پہلے شق درکار ہے۔ پہلے کے  
نیچے سے لگایا جائے یا پاؤں کے نیچے سے لگایا جائے۔ لیکن اگر تمہیں اپنے جانی دشمن  
کا زندہ پکڑنا مقصود ہے اور اسکو قتل نہ کر دو تو بہتر یہہ ہے کہ اس صورت سے پکڑنے  
کی کوشش کرو کہ اسے اس بات کا تہ نہ ہو اور نہ تمہیں ایسی امید رکھنا ہو اور پکڑو تو دونوں  
ہاتھ آگے سے پکڑ لو تاکہ ریو اور نہ نکال سکے اور ریو اور نکالنے سے پہلے یہہ ہی اندازہ ضروری  
ہے کہ آیا تم ایسا کر سکتے ہو یا نہیں کٹھن کٹھن کے موقع پر اس بات کا خیال رکھو کہ دشمن کی

انہوں نے انہیں علی رہیں اور جہاں تک ممکن ہو دشمن کو اس بات پر مجبور کر دو کہ اس کی ٹکڑی  
بچی ہو جائیں یا کسی دوسری طرف دیکھتے پر مجبور ہو اگر تمہیں اس پر کامیابی ہو گئی تو تم ہاتھ  
آسانی سے مغلوب کر سکو گے۔

اگر درحقیقت دشمن کوئی بد معاش یا ہتیار بند ہے تو سب سے بڑی بات جو تم اپنے لئے کر سکتے  
ہو وہ یہ ہے کہ اس کے سامنے اپنا ریوا اور کر دو اس کے یہہ یعنی ہین کہ تم خود چاہتے ہو کہ یا تو وہ  
پہلے کوئی مار دے یا تمہارے ہاتھ میں سے ریوا اور چھین لے اگر دراصل تمہارا ارادہ کوئی مارنے  
کا ہے تو ایسا کر دو ورنہ ہرگز مت کرو۔

فرض کرو تمہارے پاس ہتیار نہیں ہے اور تمہارے دشمن کے پاس ریوا اور ہے تو یہ کر سکتے  
ہو کہ اس کے ریوا اور کو بیکار کر دو یا اس کے کار توں لگا لکڑ پکڑ دو۔ ایسا کرنے کے مختلف طریقے ہیں  
جو نکلے ریوا اور مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔

سب سے بہتر طریقہ ہر حالت میں یہہ ہے کہ ریوا اور کی نال پر ایک زبردست ٹکڑا مارنا کہ ریوا اور  
نیچے گر جائے اور اس وقت اپنے انگوٹھے سے ریوا اور تھام لو۔ اس چالاک کی اس وقت رت  
سے مشق کرو کہ ایک مددگار لو اور اس کے ہاتھ میں خالی ریوا اور دیدو اور اس سے  
کہو کہ تمہاری طرف تار کے اور پہر یہہ عمل کرو تو تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ یہہ طریقہ کس قدر موثر  
اور آسان ہے۔

اگر یہہ ضروری بات ہے کہ یہہ طریقہ دشمن کے مقابل میں مشکل ہے جسے تمہارے  
ارادہ کا علم ہی ہو جائے لیکن اگر تمہیں اچھی طرح مشق ہو گئی تو تم یہہ عمل آنا فائزین  
کر سکو گے اور اس سے سوچنے کا موقع ہی نہ ملیگا۔

اسمیتہ اینڈولس کے ریوا اور اس طریقہ سے بیکار کئے جاسکتے ہیں کہ اس کی نال کا بیج کا حصہ  
یکڑ لیا جائے اور تمہارا انگوٹھا کے نیچے اس کا catch پکچ ہو۔ لیکن تمہیں اولیٰ جانب  
کہڑا ہونا چاہئے اور سید ہے ہاتھ سے کام لینا چاہئے۔ اس کے خلاف ریوا اور کا پکڑنا تمہارا  
پونچے کو سید ہی طرف فوراً مڑ دینا اور تمام کار توں نکل جائیں گے۔

لیکن ویسپی کے جو ریوا اور ہوتے ہیں ان پر اپنے انگوٹھے کو بجائے نیچے رکھنے کے اوپر رکھنا



پا ہے اور اپنے انگوٹھے کو ہتیلی کی طرف دبانا چاہیے۔  
*New Colts & Smith & Wesson* نیو کولٹ اسمتھ اینڈ ریسن جنکا ڈبا نیچہ  
 سخت ہوتا ہے۔ اونکو ہی تم پرکھ سکتے ہو مگر بجائے اپنا پونچا موڑنے کے تمہیں اس کے خزانہ کو اپنی ہتیلی  
 اور دوسری اونگلی سے ڈکیل دینا چاہیے اور اس وقت پلیمز (*Plumage*) کو اپنی چوٹی اونگلی  
 سے دباؤ مگر اس ساخت کا ریو اور بہ نسبت اونکے جنگو میں نے پہلے بیان کیا ہو مثل سے  
 چھینا جاسکتا ہے۔

میں نے ایک اخبار میں ایک مضمون دیکھا تھا جسکی تجویز ایسے موقع کے لئے مجھے نہایت پسند  
 آئی اس کا خلاصہ یہ تھا کہ:- جب کسی مصیبت کا اندیشہ ہو تو یہ بڑی خوبی کی بات ہے کہ  
 ایک بڑا ریو اور اپنے پاس ہو اور ایک چھوٹا۔ دھوکا دینے کی غرض سے بڑا ریو دشمن کی  
 طرف بڑھایا جائے کہ اوسکی توجہ اس طرف ہٹی رہے۔ اور چھوٹا ریو اور ٹوپی میں چھپا رہے  
 اور اوسکی نگاہ بچا کر تم چپکے چپکے اپنا کام کئے جاؤ اور جب ٹوپی میں چھپا ہوا ریو اور بالکل تیار  
 ہو جائے تو تم بخبری میں دشمن کے گولی مار دو۔

اگر رات میں کوئی چور تمہارے گھر میں گھس آئے تو چراغ لیکر اسے مت دھونڈو اسلئے  
 کہ روشنی میں تمہارے گولی مارنے کا اہسے خوب موقع ملے گا۔ بہرے ریو اور میں ہلکا ہونا  
 چاہئے کیونکہ ایسے موقع بہر گھر کی ہی حفاظت مقدم ہے کیونکہ زیادہ بہرے کی گولی اس قدر زوردار  
 ہوتی ہے کہ دیوار میں سے پار نکل جاتی ہے۔ اور بہت ممکن ہے کہ کوئی گھر کا آدمی اوس  
 پہوٹ جائے۔

اگر تم گھوڑے پر سوار اور تمہارا دشمن پیدل ہے تو تم ہی فوراً گھوڑے سے اتر جاؤ گھوڑا  
 تمہاری اچھی آڑ ہو گا اور تم پر گولی نہ چل سکے گی اگرچہ زور شور کے ساتھ گھوڑا دوڑا کر حملہ  
 کرنا ہی اوسکے اوسان خطا کر دینا لیکن اندیشہ ہے اگر دشمن مستقل مزاج ہو گا تو تمہارا کام  
 تمام کر سکے گا۔

اگر دشمن کو مارنا ہی مقصود ہے تو سینہ کا بیج تاک کر گولی لگا دو کہ اوسکے دل و جگر ہنچاؤ  
 اور اس میں یہ بھی غریبی ہے کہ انسان سر کو مار کر اسے بچا سکتا ہے۔ اور سینہ کو نہیں

بجاسکتا۔

اگر تمہیں یہ پتہ چل جائے کہ دشمن کے پاس اپنا ریو اور نہیں ہے اور تمہارے پاس  
اچھا ریو اور ہے تو کم از کم ۱۲ گز کے فاصلہ پر سے گونی لگاؤ۔ اسکی گونی اسقدر فاصلہ سے  
کوئی کام نہ کر سکے گی اور تمہاری گونی اس کام تمام کر دیگی۔

یہ مانی سوئی بات ہے کہ اناڑی کے پاس ریو اور ہو اور سجدہ آدمی کے پاس صرف چاقو  
تو سجدہ آدمی ہی بہاری ہوگا۔

اگر ریو اور اپنے بستر میں رکھتے ہو تو ہر روز صبح خود ہی بستر میں سے لگاؤ اگر دوسرے  
آدمی نے بستر طے کیا تو اسکے جل جانے کا اندیشہ ہے۔

اس بات کا ہمیشہ خیال رکھو کہ کوئی دوسرا آدمی تمہارے ریو اور اور کار تو سون کو کبھی نہ  
چھوئے کیونکہ وہ متنی حفاظت نہیں کر سکتا۔

## اندھیری میں ریو اور چلانا

اندھیری رات میں اکثر مواقع ریو اور کام میں لانے کے پیش آجاتے ہیں مگر اس کام  
کے لئے خاص طور سے کچھ سفیدی مائل نشان ہونا ضروری ہیں۔ خواہ یہ پہلے سے  
قائم کمرے جائین یا ریو اور کے (Stook) میں (Grandma's) کی غص سے  
چوڑے جانے کہ جس وقت ضرورت ہونے الفور قائم کر لے جائیں۔ اگرچہ اس قسم کی  
سفیدی اس وقت نظر آسکتی ہے جبکہ چاندنی ہو یا کوئی روشنی اور سپر رتی ہو۔ بہت زیادہ  
اندھیری میں بڑا سفید نشان اور ریو اور کی نال جو کئی طرفوں سے کسی جگہ سے ہوئے  
مصالحہ سے رنگ دیگئی ہو بہت کارآمد ہے لیکن اس بات کا خیال رہے، ریو اور کچھ گھنٹہ پہلے  
کمرے کے پہلے دھوپ میں رہا ہو اگر کسی کیس یا غلاف میں رہا ہو گا تو رات کو یہ مصالحہ  
نہیں چمکیگا۔

جب ریو اور کو صاف کیا جاتا ہے تو مصالحہ اوڑھ جاتا ہے اور پھر مصالحہ لگانے کی  
ضرورت ہوتی ہے۔ میں اس بات کی صلاح ندو لگا کہ تم ہمیشہ اپنے ریو اور پر پینٹ کرتے

رہو جس کا تہین خود بہت خیال ہے اگرچہ پیہ بالکل قابل اطمینان طریقہ رات کے یوں  
چلانے کا ہے۔ مگر اندھیری رات میں کچھ کام نہیں چل سکتا تا وقتیکہ محض آہٹ  
یا اندازہ پر یوں اور لگانے کی مشق نہ ہو۔

تاریکی میں اندازہ سے کام لیا جاسکتا ہے لگاہ سے کام نہیں لیا جاسکتا۔  
تاریکی میں کسی درندہ وغیرہ کو لیٹ کر یا جانور کو آسمان کی سیدھ میں ٹلا کر دیکھ سکتے  
ہو مگر تاریکی کی وجہ سے بنائی ہوئی بھی سے نہیں دیکھ سکتے۔



# فصل سوم

مولے رات وہانکے کے شکار کھیلنے کے طریقے

میدان میں ہرنوں کا شکار گولی و گراں

جاننا چاہئے کہ جہان جہاڑی کم ہو اور میدان ہرن وہاں ہرن مول ٹھیکہ گراں سے شکار کے جانے سے بہتر کوئی طریقہ نہیں۔ دوسرا طریقہ گاڑی یا تانکہ کی آڑ سے جانور کو قریب بلا کر گولی سے مارنے کا ہے یا کسی سدرے ہوئے گھوڑے یا بیل کی آڑ سے۔ اور جہان کی قدر گہنی جہاڑی ہوگی وہاں داؤن ہی آسانی سے کر لئے جاسکیں گے۔ صاف میدان میں داؤن کرنا مشکل ہے اور کامیابی دیر میں حاصل ہوتی ہے۔

طریقہ شکار مول معمولی اہندوستان میں عام طور سے شکاری میدانوں میں مول سے شکار کرتے ہیں اور واقعی زیادہ کارآمد اور مفید طریقہ ہے۔ آدمی نہایت ہوشیار چلتا و چلاک اور ہرنوں کی خوب عادت پہچاننے والا شکاری بن جاتا ہے۔ معمولی قسم کا مول تو معمولی باتیں جانتے والا شکاری ہی نہیں ہو سکتا ہے۔ لیکن ہنسی کا مول جو حلقہ بنا کر بیٹھا جاتا ہے اور ایڑے کا مول جس میں ہرنوں کو چاروں طرف سے گھیرا جاتا ہے کی قدر سمجھنا اور آدمی ہی کھیل سکتے ہیں کیونکہ انہیں ذرا بے احتیاطی عمل میں آجانے سے آدمی ماے جانیکا اندیشہ ہوتا ہے۔ انہیں سب سے سبب تجربہ کار شکاری ہونا ضروری ہیں اگر ایک ہی انارٹی شامل کر لیا جائے گا تو مضر ہوگا۔ دونوں قسم کے مولوں کے متعلق مفصل بیان کیا جائیگا۔

معمولی مول اس طرح کہلا جاتا ہے کہ اگر کم جہاڑی کے میدان میں چھوٹے ہرن شکار کرنا ہیں تو تین چار جتنے ہی شکاری ہوں ہرنوں کا رخ دیکھ کر کہ کس طرف جانیکا ہیں وہی راستہ روک کر تانکہ وغیرہ کی آڑ سے ہر ایک شکاری کوئی تھوڑی سی آڑ یا جہاڑی دیکھ دیکھ کر ایک

دوسرے نلو گز کے فاصلہ پر گراب بہری ہوئی بندوق لیکر بیٹھ جائیں۔ مگر اسات کا خیال  
 رہے کہ وہ جہاڑیان جو آڑ کے لئے تجو نیز کی گئیں ہیں حتی الامکان نیچے سے کم گہنی اور چوڑی  
 نہوں کیونکہ ہرن شکاری کو اس صورت میں اکثر دیکھ لیتا ہے۔ اور بندوق کی زبردستی  
 بچکر بہاگ جاتا ہے۔

اگر مول دو تین یا ایک جس قدر ہی کم تعداد میں بیٹھے جائیں گے زیادہ غور اور ہوشیاری  
 کی ضرورت ہوگی اس لئے کہ ہرنوں کا خاص رخ اور نگاہ دیکھ کر بیٹھنا پڑیگا۔

جب شکاری ناگہ سے اپنی اپنی جگہ بیٹھ جاتے ہیں تو ناگہ ہرنوں کے رخ کے خلاف  
 پشت کی طرف سے ہرنوں کو تھوڑا تھوڑا دبا نا شروع کرتا ہے تاکہ وہ مولوں کی طرف ہل  
 نکلیں اسے ٹولنا کہتے ہیں

ٹولنے میں یہ بات ضرور ہونا چاہیے کہ جب ہرنوں کا رخ مول کے خلاف دیکھا جائے تو انکو  
 دھیل چھوڑ کر اوسکے خلاف سمت سے دبا یا جائے اور جب مول پر سیدھے ہرن یا ہرنیاں  
 تو حتی الامکان خوب دبا نا چاہیے۔ اور ہنر مہلت مارنا چاہیے ایسا نہو کہ وہ کھڑے  
 ہو کر اطمینان سے مول کے چہاڑ وغیرہ شائبہ خیال کر کے یقین کر لیں۔ اگر شکاری ہتھیار  
 ہوشیار ہوگا تو خود کو چھپا سکے گا۔ ورنہ یا تو ہرن شکاری کو فوراً دیکھتے ہیں یا صرف  
 شبہ کر کے مول سے کٹ کر فاصلہ سے نکل جاتے ہیں۔ اور اگر برابر ناگہ سے دبا یا جائے  
 تو اس قدر مہلت نہیں ملتی کہ وہ کچھ خیال کر سکیں اور بالضرر دیکھ ہی لینے تو بندوق کی  
 زبردستی اور جائیں گے اور بہاگتے ہوئے جانور دن پر بندوق لگانے کا موقع مل سکیگا۔  
 مول پر کبھی غافل نہ بیٹھنا چاہیے۔ اور اپنے برابر دالے شکاری کا جو پہلے بیٹھ چکا ہے  
 اچھی طرح جانچ اور اندازہ کر کہہ دیا کوئی خاص نشانی اور علامت ایسی کہ شکاری کے  
 صحیح رخ کا علم ہے مثلاً اوس سمت دھڑکی کے ڈھیلے رکھ لویا د لکھ میں اپنے سامنے کھینچو۔  
 اسی طرح اگر اور شکاری بھی بیٹھے ہیں تو ہر ایک شکاری کے رخی طرف اسی قسم کی نشان  
 رکھ چھوڑ دیا تہہ ہی اسکے ہرنوں کو نہایت ہوشیاری سے دیکھتے رہو لیکن او نہیں خود  
 کو مت دکھاؤ اور ناگہ سے ہی نظر رہے کہ وہ کدہ رہے اور کیا کام کر رہا ہے۔

ہرنون کی نقل و حرکت پر غور کرتے رہو کہ وہ کدھر رخ کر رہے ہیں اور جس شکاری کے مول کے قریب ہو کہ گزریں وہ یہ پہلے سے اندازہ کر لے کہ وہ واہنی طرف ہو کر لگنے یا بائیں جانب جس طرف سے ہو کہ گزریں اوس طرف سے اپنا جسم چراتا چلا جائے اور ساتھ ہی بندوق کی نال پھرتا جائے اور جب تنو یا ڈیر سو گز پہر ہن آجائیں تو ایک مرتبہ اون نشانیوں پر غور کرے جو شکاریوں کے رخ کی طرف بنا کر مہی ہیں اور جب اس بات کا اطمینان ہو جائے کہ جس طرف بندوق رگای جا رہی ہے۔ اوس سیدہ میں کوئی مول اور تانگہ وغیرہ نہیں ہے تو جانچ کر بندوق لگائے۔

اگر آدمی اور تانگہ وغیرہ کے بچانے میں ہرن کو اتنا موقع ہی مل جائے کہ وہ شکاری کو دیکھ پائے تو شکاری کو چاہئے کہ بے حسن حرکت بیٹھا رہے ایسی صورت میں ہرن تھوڑی دیر غور سے دیکھ کر شبہ مٹا لیتا ہے اور نہیں چمکتا لیکن ذرا ہی جسم کو حرکت کرتے ہوئے دیکھ لے گا تو فوراً ہباگ جائیگا اور یہم ہی قریب قریب ہر جانور کا قاعدہ ہے۔

اگر ایک دوسرے مول کا شکاری اندازہ نہ کر سکے گا اور لگانے سے پہلے اپنے نشان نہیں دیکھے گا تو ضرور خطا پائیگا۔ دوسرے مول کی سیدہ میں بندوق چلا کر مول والے کو نشانہ بنا لے گا۔

چنانچہ اس طرح ایک صاحب ایک مرتبہ مول پر سے گولی لگائی۔ گولی سیدہ میں بر لطف آئی اور میرے بوٹ کو توڑتی ہوئی میری کشت پانکی ہڈی کاٹی ہوئی چلی گئی جو چار ماہ بعد زخم اچھا ہوا ہڈی بالکل نہ ٹوٹی تھی نشان اب تک باقی ہے۔

جون جون ہرن قریب آتے جائیں اونکی نظر سے بچنے کی نہایت کوشش کرتا جائے اور اس درمیان میں بندوق لگانے کی جگہ ہی تجویز کرے جس طرف سے ہرن نکلیں اسے آہستہ پھرتا جائے لیکن ہرنون سے آٹھ مین کہ وہ دیکھ نہ سکیں اور جب زور پڑا جائیں تو پٹے بندوق ایک طرف نکالے اوس سیدہ میں جو خانی ہو اور جب ہرن وہاں آئیں بیٹے لیٹے کل دابوے اگر دوسری نال بیٹے ہوئے ہاگتوں پر نہ لگا سکے تو بیٹھ کر لگا بیٹے نے اب تک تقریباً تین ہزار ہرن مارے ہیں جن میں زائد تعداد کالون کی ہے۔

انہیں جیتے سر کے قریب مول سے مارے ہیں۔

جب کہی کسی اناری کے ساتھ مول بیٹھے کا اتفاق ہوا تو بادیو اور اسکو اچھی طرح سمجھا دینے کے اکثر میر سیدہ میں بندوق چلائی مگر میں ہمیشہ احتیاط کرتا ہوں اور کسی طرف سے کہنی ہٹائی یا کسی ٹیلے وغیرہ کی اڑ لیکر بیٹھتا ہوں اور جب ہرن میرے اور اسکے درمیان آجاتے ہیں تو زمین پر لیٹ جاتا ہوں اور زمین سے بالکل چپا ہوں اس پر بھی اکثر اوقات میرے سر پر سے گرا بولتے نکل گئے ہیں۔ نیا سیکہ بننے والا جس نے ہرن کم مارے ہوں اور شوق زیادہ ہو جب ہرن اوس کے پاس سے گزرتے ہیں تو بیتاب ہو جاتا ہے اور پھر آدمی کو نہیں دیکھتا شوق میں بلا تامل فرکرتا ہے۔

ہنلی کا یا آوے واہرہ اس طرح ہوتا ہے کہ ہرن کو آوے گول چکر میں گھیر لیتے ہیں۔  
نما مول۔ اور سیدہ ہی لائن میں مول نہیں بیٹھتے۔ پہلے طریقے سے اسمین

زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے مولوں کو شناخت کرنا اور انہیں یاد رکھنا بڑی ضروری بات ہے۔

اکثر لوگ ایسا کرتے ہیں کہ جس جھاڑی میں مول بیٹھے ہیں اوس سے آگے چھپکر چلے گئے ایسا نکرنا چاہئے ایسا کرنے سے پہلے دوسرے برابر کے مول دالے کو اشارہ یا سیٹی سے آگاہ کر دے یہ سب باتیں مبتدیوں کے لئے ہیں پرانے تجربہ کار شکاریوں کو ضرورت نہیں اگرچہ یہ مول کے شکار میں موقع کے اعتبار سے نہایت کارآمد اور مفید باتیں ہیں۔

ایسٹہ کا مول ایسٹہ اس طرح کیسا جاتا ہے کہ دو چار ٹانگہ پندرہ بیٹل یا زائد شکاری ایک وسیع حلقہ بنا کر قریب قریب چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں۔ اور جو جگہ سجاتی ہے وہاں چھپ کر وغیرہ دھوکا دینے کی غرض سے لگا دیتے ہیں۔ ٹانگہ ہرنوں کو دباتے ہیں اور وہ آدمیوں کی سمت یا چند یونگی جانب آتے ہیں لیکن بندوق جب حلقہ کے باہر نکلتے ہیں اوسوقت لگائی جاتی ہے حلقہ سے نکلتے ہی جب پشت پرا جاتے ہیں تو پہلے ہرن کے خواہ وہ بچہ ہو یا بڑا ہو بندوق لگادی جاتی ہے اور اسکے گرتے وہ سب کے سب ٹونگہ دوسرے مولوں کی طرف جاتے ہیں اسی طرح چاروں طرف سے بیٹھے ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بیٹل ہرنوں کی

دارمین سے دو تین بجکر جاتے ہیں قریب قریب سب مارے جاتے ہیں ۔  
 اٹھ کے مول میں بڑی ہوشیاری اور احتیاط کی ضرورت ہے اور اس شکار کے کھیلنے  
 والے تجربہ کار شکاری ہونا ضرور ہیں کہ بتیاب ہو کہ فوراً حلقہ کے اندر فرنگین بلکہ بڑے  
 ضبط سے کام لیں اور پہلے ہرنوں کو حلقہ سے باہر نکل لینے دیں یا اسوقت فرنگین جب  
 ہرن جھنڈیوں کی سیدھ میں ہوں ۔

حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ دانی ریاست ٹونک کے مامون صاحب صاحبزادہ محمد  
 صاحب مرحوم اس ریاست میں نہایت مشہور اور تجربہ کار شکاری تھے اور انہوں نے  
 اپنے پاس نہایت ہوشیار بڑے بڑے شکاری ملازم رکھے جو بڑے تھے وہ اکثر اٹھ کے  
 مول کا شکار کھیلا کرتے تھے اور نہیں تو بڑے ہرنوں کی بھی ڈار ملجاتی تھی تو سب کے سب  
 ہرن مار لیتے تھے اور ایک ہی بجکر نہیں نکلتا تھا ۔ اس طریقہ سے روج وغیرہ بڑے  
 ہرنوں کا بھی شکار کیا جاسکتا ہے ۔

**داؤن کرنا** اگر شکاری پیدل ہو اور دور سے ہرنوں کو دیکھے تو کوشش یہ کرنا  
 چاہئے کہ آڑ لیکر جہان تک ہو سکے خود کو داؤن کے قریب پہنچائے اور نہیں خبر تک نہو  
 یہاں تک کہ موقع سے فیر کیا جاسکے اور مارے جاسکیں ۔

داؤن کرنے میں بڑی ہوشیاری کی ضرورت ہے اسلئے کہ انسان تو وحشی نہیں بہم  
 تو بڑے بہت کھٹکے پر غور ہی نہیں کرتا اور جانور چونکہ وحشی ہے تو وہ بہت ذرا سی حرکت  
 اور کھٹکے کو سن لیتا ہے اور فوراً چوگنا اور پریشان ہو جاتا ہے کہ آدمی نہیں سمجھ سکتا  
 لہذا داؤن کرنے میں بڑی احتیاط برتنا پڑتی ہے ۔

اگر آدمین آہستہ آہستہ بڑی خوبی سے بڑھو حتیٰ الاسکان ہوا کا رخ بچا کر اور آفتاب کو پس  
 پشت لیکر بڑے جہان چوٹی چوٹی جہاڑیاں ہوں وہاں بیٹھ کر مالیت کر بڑھنا چاہئے  
 یہ خیال رکھنا چاہئے کہ کبھی جلدی نہ کجائے ۔ اس خیال سے کہ جانور سامنے کھڑا ہے  
 اور ہمیں نہیں دیکھتا ۔ یہ غلط ہے ۔ بلکہ بڑی ہوشیاری سے پیچھے پیچھے یا چاروں ہاتھ  
 پیردن سے سبک کر یا لیت کر شکار کے قریب پہنچنا چاہئے ۔ اگر یہ فاصلہ مارا مارے



کر کے اور گہرا کے ہوئے پہونچے تو جانور کو آسانی اور سہولت سے دیکھنا نصیب نہوگا۔  
بصر شوق اور خوشی جب بندوق لگانیکو ادھر رگے تو ممکن نہیں کہ جانور کی سواہی پاسکو  
چونکہ وہ آپکی تیزی سے چلنے کا کہنا ممکن نہ ہوگا کہ معلوم کرنا شروع کر دیگا تم اپنی ہی امن  
میں لگے ہو گے اور تمہیں اس بات کا پتہ ہی نہوگا۔ اور جب تک کہ تم بندوق لگاؤ شکا پرین  
ہو جائیگا۔ تمہیں تعجب ہوگا اور پایوس ہونا پڑیگا۔

داؤن کرنے میں روپ سول یا بغیر اثری کار بر سول بوٹ ہو کہ زمین پر کھڑا ہو اور سخت زمین  
کا کوٹ اور برس نہو۔

صرف دنل ہاؤ گز اچھا موقع دیکھ کر اور اثریکر نہایت آہستگی سے بڑھو۔ اور چھپے ہوئے  
جانور کے خیالات برابر معلوم کرتے رہو۔ اگر شکار کو ذرا ہی پریشان دیکھو تو خاموش ہو جائے  
جب چرنے یا دوسرے خیال میں مصروف ہو جائے تو پھر بڑھے۔ جسوقت جانور کو ہر کہہ پانچے  
تو اس بات کا فیصلہ ہی اسی وقت خراب سمجھ کر لے کہ یہاں سے اب فلان جھاڑی کی آڑ  
لینا چاہئے جس جھاڑی کو اپنے کافی چھپنے کے لائق سمجھے تجویز کرے۔

نیز سب جھاڑیاں اور آئین نظر میں رکھے۔ چون جون لٹکار سے قریب ہوتا جائے  
آپنی رفتار آہستہ کرتا جائے اور جانور کو دیکھ کر کام کر لے۔ موقع پر ہنچ کر سانس کو تھوڑا قابو  
میں کر کے بندوق وغیرہ سنبھال لے اگر جانور وہاں سے بڑھنا چاہے تو اطمینان سے  
اچھی طرح جانچ کر بندوق رکالے۔ اگر قایم اور بے فکر دیکھو تو خوب سہولیت سے سانس کو  
قائم ہو جانے دے پر بخوبی ایم (aim) کر کے یعنی ملا کر فیر کرے۔ میرے نزدیک تو اگر  
زور پر پہونچ کر جانور کو بیفکد دیکھو اور آگے کوئی عمدہ آڑ دیکھو تو ہرگز جلدی نہ کرے اور  
حتی الامکان اور قریب ہونے کی کوشش کرے جہاں تک ہو نزدیک سے لگائے  
یہ خودی ہے داؤ کی کہ پچاس یا انسی گز سے بندوق لگائے۔ اکثر داؤ کے موقع پر  
ایسے جھاڑیاں درخت آجاتے ہیں جو اوپر سے تو بڑے گنجان ہوتے ہیں اور نیچے سے  
چھہرے تو شکاری اوپر کے حصہ کی آڑ کافی سمجھ کر شکار کا تعاقب کرتا ہے اور جانور کو  
آڑ میں ہوتا ہے اور دکھائی نہیں دیتا اسلئے بڑھے چلا جاتا ہے۔ لیکن جانور سر ہٹا کر

شکاری کی ٹانگیں حرکت کرتی ہوئی درخت کے نیچے کے چدرے حصہ میں سے دیکھ کر  
بھاگ جاتا ہے اور کوشش بیکار جاتی ہے۔ جسکو شکاری پہنچ سکیگا کہ کیا بات ہوئی یا نہیں  
ہو جاتا ہے اور سبب اسکا مرقومہ بالا ہوتا ہے۔ اسوجہ سے چاہئے کہ داؤ کے واسطے ایسی  
جھاڑی یا اڑتھیز کرنے جو جڑ میں سے ہی مثل اوپر کے گنجان ہو اسواسطے کہ جانور وحشی  
آدمی سے دس حصہ زیادہ باریک دیکھ سکتا ہے اگر اسکو تھوڑا شبہ ہو جائے تو۔

بڑے ہرنوں کے نسبت چھوٹے ہرنوں پر داؤ کرنا زیادہ مشکل ہے اور جسطرح ہرنوں  
پر داؤ کیا جاتا ہے وہی طریقہ دوسرے جانوروں کے لئے ہی جو اس قسم کے ہوں۔  
چنانچہ بہت سے یورپین بڑے بڑے شکاریوں نے بڑے بڑے تیر کے رائیفلون سے  
ماہی گینڈے آنسنے وغیرہ ہی اسی طرح شکار کئے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ خوفناک جانور  
ہوتے ہیں تو ان پر زیادہ اطمینانی رائیفل سے اپنی بچت کر کے داؤ کرنا ضروری ہے  
اور ۳ یا ۴ گز سے کوئی لگائی جاتی ہے تب ہلک ہوتی ہے۔

## مانے یا درخت پر مچان سے رائے شکار کیلئے کے طریقے

رات کو ہرنوں کا شکار زیادہ تر مانے میں کیجھکر کیلا جاتا ہے اور درندوں کا شکار  
مانے سے کہ لیکن مچان سے یا خاص قسم کے مانے سے کیلا جاتا ہے۔

مالا | مالا ایک گول گڑھا اسقدر گہرا کہ آدمی جس میں بیٹھے تو صرف آنکھوں تک حصہ  
باہر رہے اور تمام جسم اندر ہو۔ گڑھا جسقدر چاہو چڑا ہو کہ دو تین آدمی بیٹھ سکیں لیکن  
گہرا اسقدر ہو کہ بیٹھکر سطح زمین دیکھ سکے تاکہ جانور آتا جاتا دکھائی دیا جاسکے۔

یہ ہر قسم کے ہرنوں کے لئے خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے اسے موقع پر کھودا جاتا ہے  
کہ زراعت کو منگائیگی ہرن چنے وغیرہ کے کہیت وغیرہ میں۔ ادنیٰ چھوٹے ہرن اور روج  
سٹام۔ چیتل وغیرہ ہی رات کو جھاڑی سے لٹک کر چرے کو آتے ہیں۔ دن میں اور۔ نیکے  
کہو جون اور کہیت میں نقصان دیکھ کر موقع تجویز کر لیا جائے اور مانے کا فاصلہ کہیت  
وغیرہ سے اسقدر ہو کہ ۲۰ یا ۲۵ گز سے بندوق چل سکے۔ شام سے ادس میں

بیٹھ جانا چاہتے۔

اسی طرح جانوروں کے آنے جانے کا راستہ کہو جون سے دیکھ کر مالا بنا لے اسے  
آگوت کہتے ہیں۔ یہاں زیادہ ہوشیاری سے بندوق چلتی ہے۔ پانی پر موسم گرما  
میں تمام جانور پانی پینے آتے ہیں وہاں بھی کوچ دیکھ کر مالا بنایا جاتا ہے۔ جب پانی پیکر  
جانور چلتے ہیں تو مارے جاتے ہیں۔ پانی پر مالے میں ہر قسم کا جانور جو اس جنگل  
میں ہوتا ہے پانی پینے آجاتا ہے۔

چنانچہ ایک مرتبہ میرا آدمی میرے برابر مالے میں ہرنوں کے شکار کے لئے بیٹھا ہوا  
تھا ایک تیندوہ دیکھتا ہوا اوسپر آ رہا تھا اور جب وہ چار قدم کے فاصلہ تک آگیا تب وہ  
سمجھا کہ تیندوہ ہے اور فوراً اپنی بندوق سہانی بندوق میں بڑے گراب ہرے  
ہوئے تھے اتفاق سے اوسکے اوسان قائم رہے۔ اور اوسنے تیندوہ کا اچھی طرح منہ  
ملا کر اندازہ ڈیڑ گز کے فاصلہ پر سے چون بھی کھا دسے ذرا رک کر اور اوپر کر دیکھا بندوق  
چلا گئی۔ تمام گراب منہ اور سینہ پر لگے اور بارود کے پھپکے تاک اثر ہوا وہ تو پیکر دس قدم  
پر جا کر گرا اور دومرتبہ چلا کر گر گیا۔

**پنچیر کا مالا** | خوفناک درندوں مثلاً شیر وغیرہ کے واسطے مالے کے یہ ترکیب بھی  
اچھی ثابت ہوئے ہیں اور اسطرح کے تیندوے مار کر دیکھے گئے ہیں۔

وہ ترکیب یہ ہے کہ ایک عمدہ مضبوط لوہے کی مثلاً خون کا کم از کم تین گز چوڑا اور ساڑھے  
تین گز لمبا پنچر اسانایا جائے جو اوپر پتھری کے مضبوط تختوں سے ٹیما ہوا ہوتا  
چاہئے۔ اور اتنا اونچا ہو کہ آدمی بخوبی اوسمیں بیٹھ سکے وہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک  
ایسا کہ جہہ ٹکڑے الگ الگ اور نہایت مضبوطی سے جب چاہو جوڑو اور پنچر اٹالو  
دوسرا جو ٹکڑے ہو سکے لیکن اسے ہر جگہ لیجا نا دشوار ہوتا ہے۔ گاڑی وغیرہ میں  
لیجا یا جاسکتا ہے۔ اسمیں ایک طرف کھڑکی ہوتی ہے جسمین سے شکاری اندر چلا  
جانے کا رہ کے قریب یا پانی پینے کی جگہ عمدہ موقع دیکھ کر ایک گز لمبا کہو دا چھٹے  
جسمین وہ سب ٹھیک بیٹھ جائے صرف اسقدر رہا ہر رہے کہ آدمی کا منہ ہٹوڑی تاک

یا گردن تک اونچی رہی کہ سطح زمین دکھائی دیا جائے اور بندہ وق ہر چیز پر لگا کر خوبی فیر کر سکے اور کھڑکی کا حصہ پشت کی جانب رکھا جائے جس پر سے جانور کے آمد نہ ہو وہ ڈھولان کہو داجا کہ آدمی اور سین سے آتر کہ کھڑکی میں سے اندر بیٹھ جاؤ بعد کو اوسپر کانٹے وغیرہ لگا دے جائیں۔ اور چھت پر بھی جھاڑیاں وغیرہ ڈال دیجائیں تاکہ زمین معلوم ہونے لگے۔ سنا اور ہر دو پہلوؤں پر بھی جھاڑیاں ڈال دیجائیں کہ جانور کو شبہ نہ ہو لیکن موقع موقع سے ضرورتوں کا لحاظ کر لیا جائے تاکہ جانور کو دیکھنے اور بندہ وق لگائے میں آسانی ہو۔ اوسکے بعد نہایت اطمینان سے بندہ ہڑک بیٹھ جاؤ کھڑکی بند کر کے اندر سے گنڈا لگا لو۔ خواہ قفل ڈال لو۔ پھر کوئی اندیشہ نہیں اسلئے کہ جانور اگر اگر اوسکے لپٹ ہی جائیگا تو اس حصہ میں فیر کر کے تم اوس کا فیصلہ کر سکو گے۔ نہایت اچھا طریقہ ہے اور اسکو جو صاحبان مالہ دیکھینگے تو اؤنکو بے تجربہ کے ثابت ہوگا کہ یہ نہایت اچھا طریقہ ہے بہت پسند کریں گے۔ میں نے ایک مقام پر اس طرح کا شکار کہلا اور دو تین ٹینڈو بڑی آسانی سے مارے۔ سامر بھی شبہ نہیں کرتا۔ اگر سچا مار شکاری اوسکو ترتیب سے جالے۔ چنانچہ میں نے سامر بھی اس طریقہ سے مارے ہیں۔ سامرون وغیرہ کے واسطے جہان بہاؤ کے قریب جھاڑی میں پانی پر مالا ہوگا وہاں وہ درندہ شیر و بچہ وغیرہ ضرور آتے ہیں۔ میری رائے میں معمولی بندہ وق معمولی مالے پر سے شبکو ہرگز فیر پر نہ لگانا چاہئے۔ مرقومہ بالا بچہ سے نامالہ بہت کارآمد ہوگا۔

## زمین دوز مالا

شیر کے لئے زمین دوز مالا ہی بنایا جاتا ہے جو ککڑیوں سے پاٹ کر مٹی بچھا کر ہموار کر دیا جاتا ہے اور اس میں روزن رکھ دئے جاتے ہیں۔ یہ جانور کے بہتہ کی طرح ہوتا ہے اس میں ایک راستہ رکھا جاتا ہے جو کہ بیٹھنے کے بعد کانٹوں سے بند کر دیا جاتا ہے اس مالے میں سے بندہ بے اندون کے شیر پر بندہ وق لگانا نہایت مناسب ہے۔ لیکن دنس گز سے رائے دور نہیں چلا سکتے۔

مالا جب تیار کرایا جائے تو مٹی و دیر پھکوانا چاہئے اور جہاں تک ممکن ہو زمین کے ہموار مالا ہو  
 ورنہ جانور شبہہ کر کے ٹل جاتا ہے اسلئے اگر جھاڑی کے قریب مالا ہو تو چاروں طرف تھوڑی سی  
 باہر کی سوکھی مٹی سے تقریباً چار انچ کی ڈول بنوائی جائے اور اوسمیں روزن رکھ دے  
 جائیں اگر مالا میدان میں ہو تو بالکل زمین دوز ہونا چاہئے اور زمین کاٹ کر روزن  
 بنائے جائیں۔ سردی کے موسم میں صرف سامروں کے لئے پانی پر مالا کھودنا چاہئے  
 چونکہ یہ سردی میں روزنی پانی پیتا اور کھیر میں ٹوٹتا ہے اسلئے بندھا ہوا پانی پیرا تا ہے  
 سامرات کو ہمیشہ ہوشیار رہتا ہے ہٹوڑا سا اشارہ پا کر یا محض سانس سے چونکتا ہو کر  
 ایک آواز دوز سے رکا لکھتا ہے۔ اسوجہ سے اسے رات میں مارنا مشکل ہے۔  
 ہرنوں میں چوٹا ہرن یعنی چکارہ نہایت ہوشیار رہتا ہے۔ رات کو جب ماے میں ہلنے کا  
 اتفاق ہو تو کوٹ وغیرہ ملائم کپڑے کا پہنا چاہئے۔ کہ رگڑ سے آواز نہ ہو۔ اس لئے  
 بہت سے موقع ہاتھ سے جاتے رہتے ہیں۔ اور بندوق کو ایسے ڈھب پہلے سے بٹھتی ہی  
 چانچ کر جو طرف ملا کر جانور کی آمد کے موقع پر کھیلے کہ قوت پرستگی سے بندوق اڑتا کر ملا  
 جائے اور جانور کو تیز نہ ہو سکے۔

مٹی وغیرہ پہلے سے صاف کر لیا جائے کہ بندوق اڑھاتے وقت ماے میں نہ گورے  
 جسوقت جانور قریب آجائے اور ماے پر شبہہ نظر ڈالے تو بالکل خاموشی اختیار کر لی جائے  
 اور اس وقت تک ساکت بیٹھا رہے جب تک کہ جانور اپنا خیال نہ بدلسے۔ اور جب وہ  
 دوسرے طرف متوجہ ہو تو اچھی طرح بندوق جانچ کر لگائے۔

### شبکو چاندنی اور اندھیرے میں شکار

رات میں بندوق پر سائٹ لگانے کی عام اور آسان ترکیب یہ ہے کہ روی کی پتلی سی  
 جتی بنا کر موسم سے فرشی (Rib) کے آخری حصہ (Fore sight) یعنی کچی پر چکالے  
 بندر بھوم کی مٹیوں کے اور اوپر تیل پتل جو نہ لگا دیا جائے اگر بائیں اور صفائی سے اس طرح لگائی  
 جائیگی تو نہایت اچھی دکھائی دینے والی ہوگی چاندنی میں گلوٹنگ نیل فور سائٹ جو۔

(Gloaming Enamel Foresight) رائیفل یا رائیفل جیسے بھی  
 دانے کوئی چہرہ کی بناؤ توں کے واسطے ہی مخصوص ہے بڑی کارآمد ہے۔ یہ ایک پتلی سی لمبی  
 نلکی رائیفل کی بھی کے دانے سے چار حصہ کے قریب زیادہ موٹی ہوتی ہے۔ جسمین شکاف ہوتا  
 ہے اور اندر جہاں ٹپ (Tip) بھی کا ہوتا ہے۔ جس پر نظر پڑتی ہے۔ ایم کم کرنے میں ایک  
 سفید دانہ ہوتا ہے جو ہر رائیفل کے اصلی بھی پر پڑ سکتا ہے۔ سچاے بیڈ کے (Bead) دانہ کے  
 یہ دانہ شکر چاندنی میں چمکتا ہے لیکن ہیڈ آف فور (Set of four) جو پندرہ روپیہ  
 میں آتا ہے وہ یک قدر تھیک ہے لیکن چاندنی ہو تو روئی کی لگائی ہوئی بھی اوس سے  
 بہتر ہے۔ رات کے لئے اور بھی سائٹ ہوتے ہیں مثلاً رائیفل کے لئے ولیشن نامٹ سائٹ  
 (Weston night Sight) یہ بھی چاندنی میں خوب کام دیتے ہو متذکرہ بالا  
 سائٹ میں نے استعمال کر کے دیکھیں صرف چاندنی ہی میں کارآمد ہیں لیکن اندر ہیرے میں  
 بالکل بیکار ہیں نیز چوٹے نال کے رائیفل پر عمدہ کام دیتے ہیں اور خوب دکھائی دیتی ہیں۔  
 قریب بھی وارد دید بان ہونے کی وجہ سے چہرہ کی دونوں کے واسطے رات کے استعمال  
 کے لئے آئی ڈیل نامٹ سائٹ (Ideal night Sight) ایجاد کی گئی ہیں جو آسانی  
 پر بند و ق پر چڑھو اور آتر سکتی ہیں۔ ان معمولی سائٹ میں سب سے عام اور کم خرچ طریقہ روئی کی  
 بھی بنانے کا ہے جو ادھر بیان کیا گیا ہے۔ میں نے ہمیشہ اسی ترکیب سے شکار کیا ہے  
 اگرچہ کئی قسم کے نامٹ سائٹ میں نے منگو اسکے ہیں لیکن جب خوب چاندنی ہوتی ہے تو  
 استعمال کر لیا کرتا ہوں ورنہ روئی کی بھی ہی سے کام لیتا ہوں۔  
 برقی نو ایجاد سائٹ بہت اچھی ہیں۔ اوڈانے رات کے استعمال کے لئے ایک ڈوٹ +  
 (Rooda light) سائٹ ایجاد کی ہے یہ بہت عمدہ ہے ایک لائن کے  
 وہاں "لیونر سائٹ" ایجاد ہوئی ہے جو نلکی نما ہے اور بذریعہ کلپ دید بان یعنی بیک  
 سائٹ اور اس سے آگے چند سینکڑ میں کلپ پر لگا دی جاتی ہے۔ اور اندر ہیرے  
 میں خوب کام دیتی ہے۔ دید بان اور بھی اس قدر صاف دکھائی دیتے ہیں کہ اچھی طرح  
 ایم کرو اور ۲۵ فٹ تک روشنی خوب ڈالتی ہے شیر وغیرہ خوفناک جانور دن کے رات

کے شکار کے واسطے یہ نہایت عمدہ سائٹ ہے اندھیرے میں جس قسم کا بھی کالا کھود آجکا  
حتی الامکان نشیب میں چاہئے کہ جانور اوپر سے آئے تو آسمان کے خلاف صاف دکھائی  
دے اور تمیز ہو سکے۔ اور اندھیرے کا کالا کھودتے وقت یہ بھی خیال ہے کہ جانور دن کی  
آمد کی طرف پس پشت یا اطراف و جوانب میں کوئی چیز آفتی کو چھپا نیوالی حامل نہ ہو مثلاً  
کوئی بڑا گندا درخت پہاڑ یا پتلا کہ جانور ہرن وغیرہ کا قذ آسمان کی سپردھ میں نہ دکھائی دیا  
جاسکے۔ اور ادھ کی تاریکی میں ملکہ چپ نہ جائے۔ کیونکہ جسم کا تمیز اسی وقت ہو سکے گا جب  
جانور آفتی کے خلاف نظر آئیگا۔ اگر کالا اوپر ہو گا اور نشیب میں ہو کر جانور آئے گا تو جانور  
دکھائی نہ ہوگا بلکہ وہ مارے کو دیکھے گا۔ اور بہاگ جائیگا۔

بالکل تاریکی میں ردی اور چونہ کی بنائی ہوئی ہکی اگر کچھ دکھائی دیتی ہے تو پتھر کی دوانی  
یا سپرٹیاکس میں چونکہ انہیں قائم دیدبان نہیں ہوتا۔ اور فرشی صاف ہوتی ہے۔ اسلئے  
ان بند و قون کو اس موقع پر استعمال کرنا بہتر ہے۔ اور رات کو لٹھال کوئی استعمال کرنا  
اور یہی بہتر ہے۔ یا سپرٹیاکس میں ادھ کی کوئی میرے نزدیک رات کے واسطے  
ہٹیک نہیں کیونکہ سٹاٹ گن نہایت آسانی سے ملنے دانی ہوتی ہے اور ہٹکی ہوتی ہے۔  
شیر وغیرہ کا مالا بنایا جائے مجبوری پر تو پٹا ہوا مالا اسی طرح نشیب میں ہونا چاہئے  
لیکن بڑی احتیاط سے تیار کرنا چاہئے۔ بہر حال ہے خوفناک بات اور درخت پر سے  
شیر مارنا اطمینان کی بات ہے پٹا ہوا مالہ سردی کے موسم میں تو کچھ ہٹیک ہے لیکن گرمی  
میں شیر ٹیکا نہیں کیا جاسکتا۔

آدم خورہ شیر رات کے وقت اگر آدمی کو لجا کر سبقت کر کہا کہ (خواہ توڑا سا ہی کہائے) چلا جائے  
تو چوہا لے مولشی مارنیو اسے شیر کی طرح پر دوسرے وقت اپنے مارے ہوئے شکار پر کہا جائے  
نہیں آتا بلکہ سفدر ہوشیار ہوتا ہے کہ اس گاؤں کے حدود چھوڑ کر دور نکل جاتا  
ہے۔ اور دوسرے گاؤں کے اطراف میں آدمی شکار کرتا ہے۔ اور ہمیشہ ہی عمل کرتا رہتا  
ہے کہ مارتے ہی آدمی کی سرن اور ران کا گوشت کہا کر چلا جاتا ہے۔ اور سفدر کہاتا ہے  
اوس وقت کہاتا ہے۔ بہر کہا نے نہیں آتا۔ اس لئے رات کو وہ شیر کی طرح اوسکے

گارسے پر مارنے کے لئے بیٹھنا بیکار ہے۔

اگر کوئی شوقین شکاری اپنی رات کی نیند حرام کر کے خاموش بیٹھنے اور شکار کھیلنے کا مذاق رکھتا ہو تو شیر سے جان کی حفاظت کے لئے چھپنے کی جگہ خواہ مالا یا اور کوئی بچت کی جگہ قابل اطمینان ہو نا ضروری ہے۔

اپنی بچت دیکھ کر گارسے یعنی شیر کے مارے ہوئے جانور سے دُش گز کے فاصلہ پر جگہ بخیر کرے یہ کام سہ پہر سے پہلے پہلے افراہم پا جائے کیونکہ شام کے پانچ بجے کے بعد سے شیر کے آئینہ وقت ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ گارہ دور جنگل میں کیا ہو۔ ورنہ اکثر قریب آدھی گندہ آتا ہے کہی پہلے ہی اگر آبادی کے قریب میں گارہ کیا ہو۔

دورخت پھولا باندھ جاتا ہے۔ میرے نزدیک زیادہ بہتر نیند اس لئے کہ درخت کے نیچے اور ڈالوں وغیرہ کا سایہ اس قدر گہنا بندوبست کی نال پر پڑتا ہے کہ تاریکی میں سائٹ نہیں دکھائی دیتی اس کے واسطے حجام بہتر ہے۔

## محبان

پانچ پانچ انچ قطر کے موٹے لکڑی کے ٹپے اور بارہ فٹ لمبے مثلث شکل میں سطح نصب کیے جائیں کہ ہر ٹپے کا فاصلہ ایک دوسرے سے چار فٹ ہو اور ہر ٹپے کا موٹا حصہ زمین میں گہرا گہرا ہو جب یہ مضبوطی سے گاڑ دے جائیں گے تو اب انکی اونچائی دس فٹ رہے گی۔

مضبوط ڈنڈے مثلث ہی فاشکل میں مضبوطی سے اوپر باندھے جائیں کہ نہ تو جھونک کہا سکیں اور نہ ٹوٹ سکیں۔ چوٹی سے نیچے ایک فٹ کے اندر اندر مضبوط ڈنڈے اور باندھے جائیں اور سیدھی سیدھی لکڑیاں اور رسیاں ان میں آڑی ٹیڑھی قریب قریب باندھی جائیں تاکہ ایک مضبوط سطح بن سکے۔ اور اوپر ایک موٹا بندہ بچا دیا جائے جس پر شکاری بیٹھ سکے۔ اگر اس سے ہی زیادہ اہتمام کیا جائے تو ایک چھوٹا سا ٹرن اسٹول رکھ لے اور اوپر بیٹھے اس میں ہر طرف گھومنے میں آسانی رہے گی۔



ہری ہری ڈالیان متوازی خطوط میں دو بانس کی سیدھی لکڑیوں کے ساتھ چاروں طرف  
باندھی جائیں۔ ڈالیان اس قدر اونچی ہوں کہ شکاری کی آنکھوں سے نیچے تک جسم چھپا رہی  
اور چاروں طرف ایک ٹٹھی سی بن جائے تاکہ شکاری شیر کی نظر سے چھپا رہے۔ اور شیر  
کو درخت کا دھوکا ہو اور خود آسانی سے دیکھ سکے۔

جب شیر مانگے میں ہانکے والوں کے آگے آگے بول براتا ہو تو وہ اوپر درختوں پر بہت کم دیکھتا  
ہے بلکہ سطح زمین کو گہری نظر سے دیکھتا ہوا بڑھتا ہے۔ لیکن جوقت گارے پر آتا ہے  
تو نہایت ہوشیار اور چوکنا ہوتا ہے اور ہر چیز کو غور سے دیکھتا ہے۔ پیشتر اس کے کہ وہ اپنے  
شکار کو کہاں شروع کرے۔ اپنے تمام شبہات مٹا لیتا ہے اور جب اسے اطمینان ہو جاتا  
ہے تو جہان اوسکا مارا ہوا جانور پڑا ہوتا ہے۔ اس جگہ اگر کہاں شروع کرتا ہے ورنہ اگر  
یکڑ کر کھینچے دوسری جگہ لیجاتا ہے۔ اور یہی ضروری ہے کہ رات کو شکاری شیر کے واسطے  
کم از کم زمین سے دس فٹ اونچا بیٹھے ورنہ شیر اوسکی بو لے لیتا ہے۔

شیر کے مالے میں یا چمان پر دو آدمی ہونا بہتر ہوتے ہیں کہ آدھی رات تک ایک جاگے اور  
پھر دوسرا ورنہ ایسا ہوتا ہے کہ شیر اگر چھپکے سے اپنے مارے ہوئے شکار کو لیجاتا ہے  
اور شکاری سوتا رہتا ہے۔ اسے خبر ہی نہیں ہوتی۔

رات کے وقت بھی پر لگانا ایک چھکیلے پیٹ کی بوتل عمرہ ڈاٹ لگی ہوئی شکار بجائے  
یہ اچھا کام دیتی ہے اور کئی سال تک کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔ یہ تاروں کی روشنی  
میں نورسائٹ یعنی کبھی کو دکھاتی ہے۔ اسے لیومینس پیٹ (Luminescent) کہتے  
ہیں۔ آدم خور شیر کے واسطے نیچے مالے میں بیٹھے گا کبھی ارادہ نہ کرنا چاہئے اس لئے  
کہ وہ فوراً بویا کر نہایت بے معلوم طور سے اگر ایک دم حملہ کرتا ہے۔ اور شکاری مارا  
جانا ہے اوسکا آنا کسی طرح معلوم نہیں ہوتا بلکہ معمولی شیر ہی اگر مالے کے عقب میں سے  
رات کو آئے تو بالکل آہٹ معلوم نہیں ہوتی۔

چنانچہ ایک مرتبہ کا قصہ ہے کہ میں شب کو مالے پر جیتل سام کے واسطے بیچ ندی میں  
بیٹھا ہوا تھا دن میں دو روز تک کے کھوج مالے کے پشت کی طرف دھاوے پر شیر کے

دیکھ لے گئے تھے اور اس نیا پر لوگوں نے جیسے ہر چند کہا کہ خیر روز بہان سے آتا جاتا ہے  
 آپ نہ بیٹھیں ڈھاوے پر جو درخت ہے اس پر ہم کہاٹے باندھے دیتے ہیں نیچے پگڑی  
 ہے خیر نکلے تو مار لینا۔ لیکن ہوا کی وجہ سے کوچ کچھ مٹے ہوئے معلوم ہوئے۔ اور  
 پانی اس درخت سے سو گز کے فاصلہ پر تھا اور وہاں ستار چٹیلوں کے کھوج بے انتہا تھے  
 لہذا عید دل لچایا اور خیال کیا کہ اگر خیر نہ آیا تو بیکار یہاں بیٹھا رہنا ہو گا۔ اور سامر وغیرہ  
 کو درخت سے پانی پینے جاتے ہوئے دیکھ کر رنج ہو گا۔ اس سے پیشتر دو روز تک برابر بیٹھے  
 ماندھے اور جب شیر نے مارے تو اس وجہ سے اور سہی مایوسی ہو گئی تھی ابہر حال میں لٹے  
 کیا کہنا نہ مانا اور نیچے ملا کبھد اکرا اور کچھ پتھروں سے چو اکرا بانی کے قریب بیٹھا میرے  
 ساتھ ایک بوڑھا پھرت تھا۔ پشت کی طرف ایک کاسٹو دار کیا کر کا درخت تھا جو سوا گز اونچا  
 اور جڑ میں سے پہلا ہوا تھا یہ درخت مانے کے بالکل قریب تھا میں نے مزید احتیاط کی غرض  
 سے اس کے چاروں طرف خوب سو بکے کانٹے چھاڑے وغیرہ لگا دیے کہ صرف سامنے بانی کی  
 جگہ کھلی رہے باقی تمام طرف پشت اور بغلوں کی طرف ڈیر لگنے کے قریب چارے سروں کے  
 اونچی ٹٹھی سی ہو گئی تھی کہ درندہ شیر وغیرہ کا اندیشہ نہیں رہا۔ اس وقت کا سماج قریب  
 عجیب مجرذباتا موسم گرم کا تھا لہذا وقت ہو گیا تھا سامنے کھارہ پر دوڑے چٹیل پہرے  
 نظر آتے تھے۔

اب تاریکی چاندنی سے بدلنا شروع ہوئی اور دور کا جانور دکھائی دینا موقوف ہو گیا  
 محض چٹیلوں کی کو۔ کو کی خوش آئند آواز سامروں کی ٹانخ ٹانخ کی دل خوش کن  
 بولی اور ریچون کا آپس میں لڑنے وقت عجیب عجیب قسم کی بیتناک مختلف آوازیں نکالنا  
 یہ سب باتیں ایک شوقین شکاری کے دل کو اور خصوصاً مجھے شوقین کو بڑی ہلکی  
 معلوم ہوتی تھیں کہیں تیندو لگا غرغون غرغون گونجے والی آواز نکالنا کہیں اور  
 جانور کی مختلف آوازیں۔ جیگر وکاکا جینکارنا اور ایک پرند جیکے کا چہچہا چپ۔ کہہ کے ادھر  
 ادھر ہوا میں اوڑنا جنگل کی سائیں سائیں دل میں کچھ عجیب کیفیت پیدا کرتے تھے  
 اور میں بڑی بے صبری کے ساتھ بڑے شکار کا انتظار کر رہا تھا کہ ایک چٹیلوں کی رار

پانی پینے اور تری اور تجھے دور پانی پیکر چلی گئی۔ میں ہچکے کا قصہ بیان کر رہا ہوں یہ ریاست جہالاواڑ کا علاقہ تھا۔

اب تقریباً رات کے آٹھ بجے تھے اور سام آ رہے تھے کہ یکا یک ایک بہت بڑے سینگور کا سامر جیسے انٹی گز کے فاصلہ پر ٹہر کر ہماری پشت کی طرف غور سے دیکھ کر اور ایک آواز لگا لکھ بھاگ گیا اور ستم تھی اور سب سامر بھاگے میں نے اپنے ساتھی پیرا کے اس کا سبب معلوم کیا چونکہ وہ ایک بوڑھا تجربہ کار جنگل کا محافظ تھا۔ چنانچہ اس نے کہا کہ ضرور کسی بڑے جانور شیر وغیرہ کو دیکھ کر یہ بھاگے ہیں جو بہت ممکن ہے کہ کہیں قریب ہی ہو۔

یہ باتیں کہ یقیناً زور سے ہنس سُن کر کے اس نے کہیں۔ تقریباً پندرہ سیکنڈ بعد میں ہمارے پشت کے کانٹوں کے قریب سے ایک نہایت زور کی زمین ہلا دینے والی اور دل دہلا دینے والی گرج اور ٹوک کی آواز سنے ہمارے کانوں کے پردے پہاڑ دے اور ہمیں معلوم ہوا کہ شیر ہمارے سر ہی پر بولا ہے۔ یہاں تک کہ ہوا ہی لگتی ہوئی غصوں ہوئی اور تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ ایک دوسری آواز آئی اب تو ہمارے ہوش بجا نہ رہے بہرات کی تو عجیب حالت تھی گویا اوپر جانکنی کا عالم طاری ہو گیا تھا اور میں ہی اپنی جان سے مایوس ہو کر بالکل ساکت بیٹھ گیا۔ اور سرتک نہ ہلا سکتا تھا کہ خدا جانے اس نے دیکھ لیا ہے یا دیکھ رہا ہے تو ایک دم میں ابھی داب لیگا۔

گرجی کا موسم تھا دور ہی منٹ بعد ہانپنے کی آواز آئی تب میں نے پیر ٹکس بندوق اوٹھا کر آہستہ سے اپنے سر کے پاس کھڑی کرنی اور فوسری کا۔ ۵۴ ریوا اور تیار کر لیا۔ اسوقت کا سخت اندیشہ بیان نہیں ہو سکتا۔

پانچ منٹ تک شیر اسی جگہ کھڑا رہا میں یقین ہو گیا تھا کہ اسے ہماری موجودگی کا پتہ چل گیا ہے اور اب کوئی دم میں وہ ہمارے سروں پر موجود ہوتا ہے کانٹوں کی روک بالکل ناکافی تھی اور میں خیال کرتا تھا کہ اگر اور قریب آیا تو بندوق ضرور لگانا پڑے گی۔ لیکن دو تین گز سے لگای ہی تو نتیجہ کیا ہو گا۔ اگر زخمی ہو کر گر ہی تو ہمارے

ادھر گرے گا۔ لیکن اتفاقی کی بات کہ وہ ادھر نہ آیا اور پشت کی طرف ندی کی ریت میں  
لوٹ لگا کر تھوڑی دیر کے بعد اڑھکڑو سکریانی پر پانی پینے چلا گیا۔

اوسکے چلے جانیکے بعد اوس رات کو چار چیتیل اور دو بڑے سیگن کے سام مارے  
دوسری رات کو ایک دوسرے نیچے کے ماے میں بیٹھا ہوا تھا کہ سامنے مجھے سوگڑ کے  
فاصلہ پر شیر نے ایک سامری کو پکڑ لیا وہ سامری بڑی طرح چیختی چلاتی تھی کچھ دیر تو وہ کشمکش  
کرتی رہی اور جب ٹھنڈی پڑی تو شیر اڑھکا کر لیگیا۔

اس سے پہلے میرے ماے پر ہو کر گیا تھا لیکن مجھے بالکل آہٹ معلوم نہ ہوئی صبح اوسکے  
کہو جون سے پتہ چلا ہے جبکہ جنے دیکھا کہ دنس دنس انچھ چوڑے کوچ ریت پر بالکل چار  
سامنے تین گز پر کانٹوں کے پاس موجود ہیں اگر کانٹے نہ لگے ہوں تو ضرور ہم پر حملہ کرتا۔  
چرندون میں جسکا شکار مشکل ہے اوس کا ماے سے شکار کرنے میں بڑی ہوشیاری  
کی ضرورت ہے۔ مثلاً بڑے ہرنوں میں سام اور چوٹے ہرنوں میں چکارہ۔ سام کو ایک  
معمولی گٹرے کی رگڑ جس کی نہایت کم آواز ہو ہر گادینے کو کافی ہوگی۔ میں نے چمکے ہوئے  
سامرون کو دیکھا ہے اور مارے ہی ہن لیکن اس قدر ہوشیار پائے ہن کد ایک پیر  
زمین سے اڑھکا ہوا اور منتظر ہیں کہ ذرا آہٹ پائیں اور ہرن ہو جائیں اگر تم نے سر کو ذرا  
حرکت دیدی یا سانس ہی نہ در سے لیلیا تو غضب ہو گیا پر کیا وہ اپنی ہوا دیتے ہیں کہیت  
کو چوڑ دیتے ہیں اور ایسے بہا گتے ہیں کہ بندوق چتیا لے کالم ہی موقع نہیں ملتا۔

سامری پانی پر ایک مرتبہ نہ چمکا کہ فوراً اڑھکا لیتا ہے۔ اور ادھر ادھر دیکھ کر پھر گردن  
چمکا کر پانی پیتا ہے شکاری کو چاہئے کہ جب پہلی مرتبہ سر کو چمکائے تو صبر کرے اور کوئی نہ  
لگائے جب دوبارہ گردن اڑھکا کر چمکائے تو بندوق لگائے اس سے پہلے اگر ذرا ہی حرکت  
کی تو بقیہ بہا گتے مشکل سے رہے گا۔ اسکے لئے تجربہ ہی درکار ہے تجربہ کے بعد اوسکی حرکتوں  
سے اوسکے خیالات کا پتہ چل جاتا ہے اور جیسا مناسب موقع دیکھا جاتا ہے کارروائی کیجاتی ہے  
زراعت پر پانی کے مال کی بہ نسبت کیقدر بخوف آتا ہے چکارہ کی تو یہ کیفیت ہے  
کہ تم اوسے کہیت میں آتے ہوئے نہ دیکھ سکو گے اور وہ پہلے تم کو دیکھ لیگا۔ اور جب چیتیل

کر کے دو سکر جانوروں کو بھی چمکا دینگا۔

اکثر اس بات کا تجربہ کیا ہے کہ سامرا ایک دن بیچ پانی پیتا ہے۔ اور یہ بتکر یہ کہو جون سے مل گیا ہے مثلاً آج ایک جگہ دو سامرون کے کہوچ دیکھے کل چار کے پر لون پر دو کے چوتھے پر روز چار کے اس تسلسل سے یہ ہی اندازہ ہوا کہ چوتھے روز پانی پی گئے دو سکر روز نہیں آتے اور تیسرے روز آتے ہیں۔

سردی کے موسم میں قریب قریب روز پانی پیتے ہیں اور بڑا نرم سامرا ہمیشہ سردی کے موسم میں کچھٹر میں لوٹتا ہے لوٹنے کی جگہ علا درجہ کی بندھی ہوتی ہوتی ہے اگر اس جگہ مال تیار کر لیا جائے (مگر کم از کم دو تین روز کی پوٹن ضرور دیکھ لی جائے) تو وہاں بغیر آئے ہوئے نہیں رہتا۔ ہوشیاری سے اگر کام کیا جائے تو ضرور مار لیا جاتا ہے مین ہمیشہ سردی کے موسم میں عمدہ زور کی لوٹ دیکھ کر مال تیار کر لیتا ہوں اور کچھٹر میں نشان دیکھ کر یہاں تک معلوم کر لیتا ہوں کہ اس قدر بڑے سیگوں کا سامرا ہے۔

ایک مرتبہ سامرون کے مالے میں مجھے ایک شیرنی سے ٹہر پٹیر ہو گئی جس کے ساتھ چار بچے ہی تھے یہ واقعہ اس طرح ہوا کہ مین پانی پر نیچے کے مالے میں سامرون کے واسطے بیٹھا ہوا تھا یہاں ہی ریاست جہاں لاواڑھی کا قصبہ ہے۔ جہاں مال تیار کر لیا گیا تھا وہ ایسی جگہ تھی کہ ذرا زمین کہوونے میں پانی نکلتا تھا اور تین طرف چوڑا اور گہرا پانی تھا۔ لیکن جانوروں کی آمد کی طرف صرف بارہ گز چوڑا اونڈا تو تک گہرا پانی تھا۔ یہ جس جگہ کہ مال تیار کیا تھا گویا ایک ٹالو تھا۔ چاروں طرف بڑے بڑے پتھر تھے۔ حجے بیٹھے بیٹھے رات کے آٹھ بج گئے تھے چاندنی خوب کھل رہی تھی کہ سامنے ڈھابے پر بڑے مین سے کسی جانور کی آہٹ میرے کان میں آئی۔ اور دیکھا کہ ایک بلی کے برابر جانور ندی کے ریتے میں کودا اس کے بعد کوئی بڑی سی چیز اور بہتین چوٹے چوٹے جانور پہلے جانور کے قد کے برابر یکے بعد دیگرے ندی میں کودے جب آگے بڑے تو معلوم ہوا کہ بڑی شیرنی اور چوٹے اوس کے چار بچے ہیں۔ وہ سیدھی میرے مالے سے پیش گز فاصلہ پر آئی اور بچے اوس کے ساتھ کھیلنے کودنے پانی پر بیٹھے اور پانی پینا شروع کیا۔

یہ وقت عجیب مزیدار اور خوفناک تھا اتفاق سے میں ادس روز تنہا مائے میں بیٹھا تھا۔  
اگرچہ مجھے اطمینان تھا کہ پانی کو طے کر کے اتفاقاً میرے پاس آسکے گی۔ لیکن بچے کو دتے  
پہرتے تھے اور کبھی میرے ادب ہی قریب آجاتے تھے تو مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں بچہ  
کے ساتھ خود میرے قریب آجائے۔

بچہ والی شیرنی کو ذرا ہی شبہ ہو جائے تو بغیر حملہ کئے نہیں رہتی اسلئے میں ہر فکر نہ رہا۔ بلکہ  
میں اپنی بندوق اوسکے سر سے ملائے رہا کہ اگر ذرا ہی اوسنے میری طرف رخ کیا تو میں  
نوراً اگ دیدوں گا۔ میں اوسے ضرور مارتا لیکن اوسکے چھوٹے چھوٹے بچوں پر مجھے ترس  
آگیا کہ ایک کے ساتھ چار جانیں اور تلف ہو گئی اگر سجاے اوسکے نہ ہوتا تو مارنے کی ضرورت  
کو شش کرتا۔ اور مجھے یہ بھی خیال ہوا کہ دونوں والیان ملک دربار کوٹہ دور بار چلا دیا  
کی یہ خاص شکار گاہ ہے اور یہ جانور نہایت توجہ اور حفاظت سے محفوظ رکھتے  
جاتے ہیں شکار کی کمی پیدا کرے گا۔ بہر کیف میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ جب تک وہ چہرہ  
نہ کرے گی میں بندوق نہیں لگاؤں گا۔ لیکن اتفاق کی بات کہ وہ تھوڑی دیر تو  
ندی کی ریت میں لیٹی رہی اور پھر معہ بچوں کے جدھر سے آئی تھی اسی طرف  
اوپر چل دی۔

# فصل چہارم

مختلف درند و چہرند کے حالات و طریقہ شکار

درندوں کا بیان

شیر

یہ ایسا مشہور درندہ ہے کہ ہر خاص عام اسے جانتا ہے اور صورت آشنا بھی آتا اس لئے اسکی شکل و شباہت کے متعلق طول دینا کوئی ضروری نہیں۔ اور خاص باتیں درج کی جاتی ہیں۔

اسے ہندی میں نہار اردو میں شیر اور انگریزی میں ٹائیگر (Tiger) کہتے ہیں شیر بلی کی قسم سے ہے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ یہ پانی میں لوٹنے کا بڑا شوقین ہے۔ موسم گرما میں یہ ندی یا نالوں کے کنارے کی چھاڑی میں زیادہ رہنے لگتا ہے۔ اور پانی کچھ پڑ میں لوٹ کر بہر دریا کی ریت میں لوٹتا ہے۔ اکثر پانی میں تیر کر ندی وغیرہ میں ادھر سے ادھر چلا جاتا ہے اور گرمی میں اس قدر گرمی مانتا ہے کہ اگر دور سے ہانکے کے ساتھ آتا ہے تو بڑی طرح ہانپنے لگتا ہے اور تھک جاتا ہے واپس لوٹتا چاہتا ہے اور جا بجا سایہ ڈھونڈتا پھر تھکے اور بڑی مشکل سے آگے بڑھتا ہے۔

موسم سرما میں جب پانی جا بجا خشک میں ہوتا ہے تو شیر کا ملنا سب جانوروں سے مشکل ہوتا ہے خصوصاً گہنی چھاڑی کے خشک میں اور یہی زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ یہ اس قدر رشک کر نیوالا جانور ہے کہ ذرا سا شہہ ہونے پر واپس لوٹ جاتا ہے۔

یہ بات ضرور ہے کہ شیر آدمی پر اس وقت تک حملہ نہیں کرتا جب تک اس سے زیادہ تنگ نہ کیا جائے یا زخمی ہو جانے کی حالت میں ایک آواز دو تک کی نکالتا ہے۔ جو دیر تک گونجنے والی یا رہنے والی نہیں ہوتی اور حملہ کرتا ہے۔

اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر مقابلہ میں شیر کو آتے دیکھ کر چند آدمی باہم ملکر خوب ہلکی دیکر زور سے چلا میں تو لوٹ جاتا ہے۔ یا ذرا رگ کر اور بچ کر چلا جاتا ہے۔ ہانکے کے وقت مول بیٹھے ہوئے یہ ضرور ہے کہ ہوا کا رخ سچا کر بیٹھنا چاہئے یعنی شکاری کی ہوا شیر کی طرف نہ جاتی ہو اور اسطرح ہانکا بھی اس طرف سے دلوایا جائے جس طرف سے ہوا آ رہی ہو تب تو شیر ضرور بید ہڑک چلا آتا ہے۔ ورنہ شکاریوں کی بولیکر لوٹ کر ہانکے سے نکل جاتا ہے۔

اگر کسی جنگل کا شیر مار لیا جائے تو چند ماہ بعد اکثر اس کی جگہ دوسرا شیر آ جاتا ہے۔ اور اسطرح رہنا سہنا شروع کر دیتا ہے۔

ماہی سے شیر کا شکار کھینا بہتر ہے۔ لیکن سدا ہوا ماہی ہونا ضرور ہے کہ شیر سے نہیں ڈرتا ہو ورنہ ماہی شیر دیکھ کر ایسی گہرا ہٹ سے ہانکتا ہے کہ شکاری کے درخت سے ٹکرا کر یا کانٹوں سے پھٹ کر ہلاک ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

شیر کے شکار میں یہ نہایت خوفناک موقع ہوتا ہے کہ کانٹوں اور جھاڑی میں کہو جون سے اسے پیدل تلاش کیا جائے اور اس سے کم خوف کا موقع اس وقت ہے جبکہ شیر زخمی ہو کر چپ کر بیٹھ جائے۔ ہانکے والوں کو درخت پر چڑھادیا جائے اور شکاری شیر سے غائب ہونے کی جگہ ماہی پر آہستہ آہستہ تجسس کنان ہڑ ہے۔ اور تیار رہے کہ کہ شیر حملہ کرتا ہے۔ اس موقع پر نہایت سدا ہوا ماہی ہونا ضرور ہے کہ شیر پر چڑھ کر مارنے یا ٹھوکر مارنے پر لگا ہوا ہو۔ پیدل زخمی شیر کے کہو جون پر اسطرح جانا چاہئے کہ چپ

قدم چل کر کسی درخت پر چڑھ کر بیس تیس گز چاروں طرف گہری نظر ڈالنی چاہئے پھر چند قدم آگے بڑھ کر یہ بھی عمل کیا جائے اور جب شیر کو دیکھ لیا جائے تو کسی درخت پر چڑھ کر نہایت اطمینان سے سر یا پیچھے گدی میں تاک کر گولی ماری جائے تاکہ شیر زخمی



جگہ رہ جائے۔

موسم گرما میں جبکہ پانی مختصر مقامات میں رہتا ہے تو پانی سے کچھ دور پیسے باندھ دے جاتے ہیں لیکن شیر کی گزرگاہ دیکھ کر یارات کے وقت جبکہ وہ تلاش شکار میں نکلتا ہے۔ پیسے کم از کم سال بہر کے ہوں اگر اٹھارہ پیسے کے ہوں تو اور بھی بہتر ہونگے اس لئے کہ شیر کا پیٹ اس قدر بھر جانا چاہئے کہ پانی پینے کے بعد وہ بالکل سست اور بیکار ہو جائے اور قریب ہی کہیں پڑ رہے۔ کہ صبح ہانکا دو اگر مار لیا جائے۔

پیسے تندرست اور تیار ہو نا ضروری ہیں شیر پہلے اور کمزور جانوروں کو یا تو مارتا ہی نہیں اور اگر مارتا ہی ہے تو شاذ و نادر۔

شیر جانور کہا کہ پانی ضرور پیتا ہے۔ اسلئے بہتر ہے کہ پانی سے ۳۰ گز کے فاصلہ پر پھینسا جائے کہ پانی پکڑ قریب ہی رہ جائے۔ اگر پانی دور ہو گا تو پانی کی تلاش میں دور نکل جائیگا اور صبح اور شام کی تلاش میں دقت ہوگی پانی قریب ہونے کی صورت میں ایک میل سے نائند در نہیں جائیگا۔

اکثر چوراہے پر پھینسا باندھنا اسلئے بُرا ہوتا ہے کہ ایسی جگہ نہایت غیر اطمینان ہوتی ہے اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ کوئی ناواقف آدمی او سطر سے گزرتا ہوتا ہے اور شہہ کر کے چلا جاتا ہے۔

یہ بھی قاعدہ کے خلاف ہے کہ جب شیر پیسے کو بجائے تو اس کے کہو جون اور گھٹن پر چل کھڑے ہونا۔ شیر کو کتنا ہی چھپکڑ کیئے کی کوشش کرو شیر کو ضرور معلوم ہو جاتا ہے اور وہ وہاں کے حد سے نکل کر دور نکلتا ہے۔

شیر کے واسطے پھینسا باندھا جائے تو رسی اس کے اگلے پیر کے کٹھ سے اوپر مٹھے میں باندھنا چاہئے۔ گلے نہ باندھنا چاہئے رسی اس قدر مضبوط ہو کہ پھینسے سے ٹوٹ نہ سکے اور شیر اس سے آسانی سے گھسیٹ لیجائے ورنہ شیر اس سے لیجا کر چپا نہ سکے گا۔ اور تھوڑا کھلا حصہ کہا کہ پانی پر چلا جائیگا۔ اور پھینسا دو سکر دن تک میدان میں پڑا رہے گا تو گیسٹرو وغیرہ دیکھ کر کہا لیگے۔

اور اگر وہ گھسیٹ کر اسے لینگیا تو کہیں چپا کر سفیکی سے قریب ہی کسی جگہ سو جائیگا اور ہانکے والوں کی آوازیں سنکر مولوں پر آہٹیں لگیں۔

گردن میں رسی باندھ ہی جائے سے شیر شہم کرتا ہے اور اس کے چاروں طرف چکر لگا کر چوڑے کے چلا جاتا ہے۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ بھینسے کے دونوں اگلے پیروں میں ایک فٹ کے فاصلہ سے رسی باندھ دی جائے اور پھر پاؤں کے بٹھے پر معمولی رسی باندھ کر کسی درخت سے باندھ دیا جائے اگر ہنسیا رسی توڑ ہی ڈالیں تو بھی ہانکے سے مجبور رہے گا۔

مچان اور مول ایک دوسرے پہلے سے تیار کر لینا چاہئے کہ شیر ہنسیا مارتے وقت کوئی کھٹکا نہ کھائے۔

گر میوں میں دس بجے کے بعد ہانکا ہو تو بہتر ہے اس وقت تک شیر سو جاتا ہے۔ ہانکے کے واسطے جو مچان یا مانڈ مار درخت پر باندھا جائے تو لڑیاں وغیرہ کاٹ کر قریب نہ چھوڑی جائیں اور نہ قریب سے گائی جائیں اسلئے کہ ایک تو کاٹتے وقت آواز ہوگی جو عام طور سے شکاک کے لئے اور خاص طور سے شیر کے لئے مضر ہے۔ دوسرے ٹہنیان وغیرہ تازہ کٹی ہوئی ایسے شک کر نیوالے جانور کو ضرور شک دلائیگی بہتر ہے کہ کسی دور جگہ یا اپنے قیام کی جگہ سے ضرورت کی لکڑیاں کٹو اگر سنگوالی جائیں اور اپنی ضرورتوں کا لحاظ رکھ کر اس ترتیب سے لگائی جائیں کہ چاروں طرف پر نہ اور خصوصاً شیر کے آنے اور نکلنے کے راستے پر نگاہ کرنے اور بندوق لگانے میں وقت نہ ہو۔ پہنکی تجویر پہلے سے درست کر لینا چاہئے کہ شیر جس طرف ہی آجائے تو ہر پہلو پر آسانی سے مڑا جاسکے ایسا نہ ہو کہ بندوق وقت اور بے طہنیان سے لگانا پڑے جو ایسے موقعوں پر اکثر خطا ہو جاتی ہے۔ اور دل میں بڑی حسرت رہ جاتی ہے۔

ہمیشہ ایک چوڑی عمدہ ٹیٹک بنائی جائے ایسی مضبوط ڈالیوں پر کہ ہوا سے ہل نہ سکے اگر ٹیٹک قائم نہ ہوگی اور کچلدار ہوگی تو کوئی جگہ پر نہیں لگنے دیگی خاصکر جلد ملا کر فیر کرنا تو تقریباً ناممکن ہوگا۔ فوری فیر کرنے کے مواقع اکثر آتے ہیں۔ اور ایسے وسیع میدان کہاں ملتے ہیں کہ شیر کے کوئی دیر تک ٹاک کر اور بخوبی بندوق ملا کر دیر تک لگائی جاسکے۔

ہانکے کے لئے سجدہ رآدمیون کی ضرورت ہے اگر دو چار آدمی ہی سجدہ دار اور تجربہ کار آدمی ہوں گے  
ہانکے کے پچاس آدمیوں میں کافی ہونگے۔ لیکن جہاں کہ وہاں ہی نہایت بزدل اور انجان  
ہوتے ہیں وہاں سخت مشکل ہوتی ہے۔ سب لوگ خوف کہا کر کھٹے ہو جاتے ہیں۔ اور  
لاسن باندھ کر چلنا جو ہانکے کے واسطے نہایت ضروری ہے قائم نہیں رکھتے اور اس سے  
سخت نقصان ہوتا ہے درمیان میں جگہ چوڑ دیتے ہیں اور جانور کو لکڑی کا متفع ملجاتا ہے  
خصوصاً شیر اور تیندوہ تو ضرور لکھجاتا ہے۔

ضروری ہے کہ سیدھی لاسن باندھی جائے اور ہانکے والے ایک دوسرے سے چار چار گز  
کے فاصلے پر برابر چلیں اور ہمیشہ خیال رکھا جائے کہ اس ترتیب میں فرق نہ آئے۔  
ہانکے والوں کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے مول والے کہاں کہاں بیٹھے ہیں نیز جانور  
کے رہنے مزاج و عادات کا اندازہ کچھ کچھ ہو اور چہ سات آدمی جو ہوشیار مخصوص کر لئے گئے  
ہیں ان کو پسلا دیا جائے اور ہر ایک شخص کو کچھ لاسن کے حصہ کا دسمہ دار بنادیا جائے۔  
اگر ہوشیار آدمی ہانکے کے منتظم ہونگے تو کتنا ہی بڑا جنگل ہو گا اور خواہ ایک ہی مول یا  
مچان ہو گا جانور کو ضرور گھیر لائینگے۔

چنانچہ ریاست جہا لادڑ میں ایک شخص بخشی سجان نامی عمر رسیدہ ہیں انہوں نے کئی  
سوشیر شکار کر ادئے ہیں ہانکے دینے میں انہیں ایسی قدرت حاصل ہے کہ جس طرح  
اور جیگہ سے وہ کہہ دیتے ہیں شیر کو اسی جگہ سے نکالتے ہیں اور مشکل سے فرق پڑتا  
ہے شکار ہی کے صلہ میں ان کو گورنمنٹ کی طرف سے خان بہادر کا خطاب عطا ہوا ہے  
انکے صاحبزادہ ہی خوب سمجھنے لگے ہیں لیکن تجربہ میں اپنے والد سے کوئی نسبت نہیں  
حکم ہے کہ زیادہ عمر ہونے پر یہ بھی باتیں حاصل ہو جائیں۔ میرے علم میں اس  
نن کے ماہر اور ہی رہا سون میں ہیں۔

ہانکا اسطرح سے ہو تو بہتر ہے کہ دو یا تین یا زائد مول ایک دوسرے سے شتر یا انٹی گز  
کے فاصلہ سے درخت پر چھان وغیرہ میں بیٹھ جائیں اس کے بعد ہانکا اسطرح دلایا جائے  
کہ گرداؤ میں تہائی دائرہ کی طرح قریب قریب تو سٹا گولا لائی لئے ہوئے ہانکا دلایا جائے

شیر وغیرہ کی رہنے کی جگہ گہرے بجائے اور مول کے ہر دو طرف پہلوان پر کونے کے مولوں سے  
 ساٹھ ساٹھ گز کے فاصلہ سے ایک ایک فالتو آدمی درخت پر چڑھ پایا جائے۔ اور اسے سطح  
 اُن سے تینس تینس گز پر ایک ایک دوسرا اور مانکے کی لائن سے دونوں کو نون کے آدمی  
 ملائے جائیں اور ان درختوں پر چڑھے ہوئے آدمیوں کو دو دو پتھر فی کس دیدے جائیں  
 اگر شیر مانکے میں ہوگا تو چاروں طرف سے گہر جائیگا۔ اور ضرور مولوں پٹا جائیگا۔ اگر جنگل کم جھاڑی  
 بکا ہو تو شیر آدمی کو ضرور دیکھ لے گا۔ جب درخت والے دیکھیں کہ شیر کترا کر لائن سے نکل جاتا  
 ہے تو صرف ایک یا دو مرتبہ پتھر ایک دوسرے سے نکل کر بجادین شیر غیر معمولی آواز سنکر اب جو  
 بریدہ لگا تو سیدھا مولوں پر یا دوسری طرف رخ کرے گا۔ اگر دوسری طرف رخ کرے تو ادھر بھی درخت  
 پر آدمی موجود ہے وہ بھی اسی صورت سے پتھر بجائے پھر کیف او سے گہرے کر مولوں کی طرف  
 بڑھایا جاسکتا ہے۔ لیکن پتھر بجانیوالے نہایت سمجھدار اور تجربہ کار آدمی ہونا ضرور ہیں۔  
 کہ وہ موقع و محل دیکھ کر اپنا کام کریں اور یہ وجہ پتھر بجاکر بنے ہوئے کام میں کہ نہڑت نہ ڈالے۔  
 کبھی مانکے والوں کی تیز اور قریب کی آوازیں شیر کو حملہ کرنے پر مجبور کر دیتی ہیں یہی وجہ  
 ہے کہ شیر ایک دم چھپے پلٹ کر حملہ کرتا ہوا مانکا چیر کر نکلتا ہے۔ کبھی کیلور ٹھی ہی کر دیتا ہے۔  
 بعض شیر نہایت گہماکی ہوتا ہے۔ اور جس ترکیب سے ایک مرتبہ بچ چکا ہے وہی چال ہمیشہ  
 چلتا ہے۔ عام بات یہ ہے اور اکثر اڑنا یا گیا ہے کہ جس جنگل میں گہنی جھاڑی ہوتی ہو  
 اور مالے ڈرے وغیرہ بکثرت ہوتے ہیں جو شیر بہت پُرانا گہماکی ہوتا ہے مانکے والوں کی  
 آوازیں سنکر فوراً وہاں دباک جاتا ہے اور مولوں پر نہیں جاتا۔ اور جب مانکا قریب آ جاتا ہے  
 مانکے والے خیر اور لاعلم ہوتے ہیں وہ اچانک حملہ کر کے کبھی دو ایک کو زخمی کر دے اور کبھی  
 خالی ڈانٹ دیکر مانکے میں سے واپس نکلتا ہے۔ یہ بڑی خطرناک گہماکی ہے۔ اور ایسی  
 عادت کا شیر نہایت مشکل سے ماکھاتا ہے۔ ایسے شیر کے واسطے بہتر ہے کہ کٹکے کا مانکا دلوایا  
 جائے یعنی خاموشی کے ساتھ صرف درختوں کے تنے وغیرہ یا کسی اور چیز پر کھٹکا کرتے ہوئے  
 آہستہ آہستہ پڑھیں اور چند آدمی توڑے دار بند و قین لے ہوں کہ جب وہ مانکے سے نکلنے کا  
 ارادہ کرے تو خانی بارود کے فیر کریں ممکن ہے کہ اس صورت سے مولوں پر چلا جائے۔

شیر کا شکار کرتے وقت ہر شکاری کو چاہئے کہ کوئی ریو اور یا بڑا آلوٹینگ پستول اپنے پاس بیٹھی مین ہر وقت تیار رکھے اور بندوق یا رائفل جو پاس ہے اونپر جنگل میں داخل ہونے ہی کا رتوس چڑھائے رکھے۔ اور بندوق ہمیشہ قبضہ میں رہے کہ جو وقت موقع پڑے فیر کر سکے۔ بہت سے شکاریوں نے اکثر مواقع ضائع کر دیے ہیں اور بعض شکاریوں نے زخمی ہو کر نقصان اٹھایا ہے اچانک شیر اونپر حملہ کر بیٹھا اور وہ فیر نہ کر سکے۔

محض کہو جون سے شیر اور شیرنی کا امتیاز ہو سکتا ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ شیرنی کے ہوج کی قدر چوٹے اور نر کے کچھ بڑے ہوتے ہیں یہ غلط ہے شادو زادہ اسطرح کوئی پہچان سکتا جو در نہ بہت زیادہ غلطی ہوتی ہے اور اکثر معاملہ برعکس ہوتا ہے۔

سب سے زیادہ قابل اطمینان اور صد ہا مرتبہ کا آزمودہ نر اور مادہ کے شناخت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نر کے کہو جون میں تمام اونگلیوں کے نشان برابر ہوتے ہیں اور کسی اونگلی کا نشان کم و بیش نہیں ہوتا اور مادہ کی بیج کی اونگلی کا نشان کہو جون میں کی قدر رکھتا ہوا ہوتا ہے یہ ایسی صاف علامت ہے کہ نہایت آسانی سے نر اور مادہ کی شناخت کی جا سکتی ہے اور اسی صورت سے تیندوہ میں نر اور مادہ کی شناخت ہو سکتی ہے۔

شیر جب زیادہ کہا لیتا ہے تو کسی جگہ پنجون سے زمین کہو دکر کہا یا ہوا دکل دیتا ہے اور اسے داب دیتا ہے۔ جب اسے دوسرے وقت ہوک لگتی ہے تو ضرور اگر کہاتا ہے۔ یہ میرے بہائی صاحب زادہ محمد الیاس خاں صاحب بہادر کے تجربہ کی بات ہے اور بہائی صاحب شکار میں جو درجہ رکھتے ہیں وہ اظہر من الشمس ہے جس سے ناظرین ہی واقف ہیں فصل اول میں آپ کے اوصاف کا بیان کر چکا ہوں۔

## شیر بہر

شیر بہر ہندوستان میں بہت کم پایا جاتا ہے میں نے نہ تو اسکا شکار کیا اور نہ ہی شکار دیکھا۔ یہ ہجرات کے جنگلوں میں پائے جاتے ہیں۔ لیکن کمی کے ساتھ میں اونکا شکاریوں سے جنہوں نے اس کا شکار کیا ہے یا پورے شکاریوں کی کتابوں سے جو ادھی

جانفشانیوں کی حاصل اور یادگار ہیں ضروری معلومات حاصل کر کے ناظرین کی دلچسپی کے لئے پیش کرتا ہوں۔

اسکی عادت میں حلم اور شرافت زیادہ ہوتی ہے اور یہ بہیمان کے شیر اور تیندوں کی طرح ہانکے سے دکتا اور چہتا کم نکلتا ہے۔ اگرچہ یہ جھاڑی اور گنے جنگل میں رہنے کا عادی ہے لیکن اکثر اوقات خود ہی گہلے میدانوں میں نکل آتا ہے اور اُسے مقام پر جہاں عام شیر ہانکے کے دباؤ سے قابو میں آسکتے ہیں یہ دن دن پھر رہتا ہے۔ اور یہاں بڑی آسانی سے مار لیا جاتا ہے یہ وجہ ہے کہ ہندوستان میں ہت ہی کیا ہے باوجودیکہ شیر سہر کی ماہ پانچ چہر بچے دیتی ہے لیکن شکاری جہاں کہیں بھی سن پاتے وہاں پہونچتے ہیں اور شکار کرتے ہیں۔

افریقہ میں البتہ انکی زیادتی ہے چونکہ جنگل بے انتہا ہیں اور نہایت کثرت سے جھاڑی ہے اس وجہ سے زیادہ تعداد میں نہیں مارے جاسکتے۔

ہندوستان کے شیر سہر کی ایال اسقدر سیاہ اور بڑی نہیں ہوتی جسقدر افریقہ کے شیر سہر کی جو قد میں ہی بڑا ہوتا ہے اور گنے بالوں کی ایال ہونے کی وجہ سے معمولی شیر سے زبردست معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اگر کہاں اودھیری جائے تو دونوں کے سر اور جھاڑی کی ہڈی برابر سی معلوم ہوگی۔

معمولی شیر جب حملہ کرتا ہے تو اپنے بچے اور ناخون خوب گیرے گڑ کے منہ مارتا ہے۔ لیکن شیر سہر علاوہ ناخون گڑونیکے بڑے زور اور قوت سے پہر مارتا ہے اور پہر ناخون گڑ کے منہ مارتا ہے۔

چنانچہ جب کہی شیر سہر نے آدمی زخمی کئے ہیں اسی قسم کے واقعات سننے میں آئے ایک مرتبہ ایک شخص کے اسقدر زور سے سر پر تہڑ مارا تھا کہ کہو بڑی پچک کر پاش پاش ہو گئی۔ اور ناخون کے زخم علیحدہ تھے اور منہ سے پکڑ کر چاب بھی ڈالا تھا لیکن وہ تہڑی سے مردہ نکلتا تھا۔ اسکے بچوں میں بڑی قوت ہوتی ہے۔ رات کو اندھیرے میں دن کی طرح دیکھ سکتا ہے۔ نہایت سبک رفتار ہے۔ کہ پاؤں کا آواز بالکل نہیں ہوتا۔ رات کے وقت

سکاسکا شکار کھیلنا نہایت خطرناک ہے۔ خواہ کیسا ہی ہوشیار لڑکاری کیون نہ ہو۔ لیکن دن میں آسانی سے ممکن ہے۔

معمولی شیر کی طرح شیر ببر کا بھی مزاج گرم ہوتا ہے۔ یہ ہمیشہ رات کو پرتا ہے اور آفتاب کے نکلنے ہی اپنی جگہ پر جاتا ہے خصوصاً موسم گرمیا میں ہرگز دغین نہیں نکلتا اور اپنی جگہ نہیں چھوڑتا لیکن جبکہ مکھیاں اور کاٹنے والے کیرے پریشان کرتے ہیں تو گرمی میں ناہنی ہے اب کی طرح ترپتے ہیں اور پریشان ہو کر جگہ چھوڑ دیتے ہیں اور دیوانہ وار ادھر ادھر پناہ کی جگہ کی تلاش میں پرتے ہیں۔

ایسے جنگلون میں جہاں آدمی کا گدہ نہیں بارش کے موسم میں جس دن ابر ہو یا سردی کے موسم میں بڑی بے پرواہی سے دن میں میدانوں میں پرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ شیر ببر ہرگز آدمی پر حملہ نہیں کرتا تا وقتیکہ ہو کا ہو۔ یا بہت تنگ نہ کیا جائے۔ ورنہ آدمی کا شبہہ ہوتے ہی فوراً لوٹ کر چلا جاتا ہے۔ اگر جاڑی میں آدمی سے ٹکرائے ہوئی تو جھپکے سے چلے دیتا ہے اور اگر میدان میں صاف طور سے آدمی سے ٹکرائے ہو جائے تو کچھ دیر خوف کھڑا رہے گا گویا کہ وہ ڈرا نہیں پر اپنی شرافت سے آہستہ آہستہ قدم اڑھا کر ٹل جاتا ہے۔ اور جب دیکھتا ہے کہ اب کچھ فاصلہ ہو گیا تو اپنی رفتار تیز کر دیتا ہے اور چل کر دیکھتا ہے کہ غائب ہو جاتا ہے۔

ببر ملیہ یا بھار سے ہلاک ہو جاتا اسلئے وہ تری کی جگہ نہیں رہتا جہاں ملیہ یا کا اندیشہ ہو۔

## تنبیروہ

تنبیروہ جسے ہندی میں بیکڑا یا چھلکا کہتے ہیں یہ بھی شیر کی قسم سے ہے لیکن یہ قدر میں اور لمبائی میں شیر سے بہت چھوٹا ہوتا ہے اور اس کے جسم پر سیاہ گل ہوتے ہیں۔ اگرچہ اسکی کئی قسمیں ہیں لیکن ہندوستان میں دو قسم کا پایا جاتا ہے ایک کچھ چھوٹی قسم کا جسے زیادہ گل ہوتے ہیں اور کھال بہت خوبصورت ہوتی ہے دوسرا بڑی قسم کا جسے کم گل ہوتے ہیں۔ یہ بہ نسبت شیر کے بہت زیادہ دیکھتا ہے اور

اور بہت مشکل سے ہانکے میں نکلتا ہے۔ اور بڑی کوشش سے قابو میں آتا ہے۔ اس میں بڑی شیریں فرق یہ ہے کہ غیر درخت پر چڑھ نہیں سکتا اور یہ بلی کی طرح بغیر حیل کے صاف تینے دار درخت پر میز سے چڑھ جاتا ہے۔ چوٹی قسم کا تیندوہ نیچے کی ہینوں میں چھپا بیٹھا رہتا ہے اور جب درخت کے نیچے سے کوئی چوٹا موٹا جانور گزرتا ہے تو فوراً کود کر اس کو پکڑ لیتا ہے۔ بڑی قسم کا تیندوہ لمبائی میں تقریباً ۱۰ فٹ ہوتا ہے اور وزن میں تقریباً دو من ہوتا ہے۔ لیکن ایسا بہادر ہی جگمگ ہونے کے استعداد چالاک ہوتا ہے کہ جیسے ہوشیار جانور کو بھی دھوکے سے پکڑ لیتا ہے۔

یہ ایسا بد اور وحشی ورنہ ہے کہ بعض موقعوں پر جہاں شیر چکر چلا جاتا ہے یہ بغیر نقصان پہنچائے نہیں نکلتا۔ ضرور حملہ کرتا ہے اور زخمی کرتا ہے۔ قریب غروب آفتاب یہ اپنے غاریا رہنے کی جگہ سے نکلتا ہے اور چو کی طرح اپنے شکار کی تلاش میں شب کو بھرتا ہے۔

ایک مرتبہ ایک تیندوہ کو میں نے اسطرح مارا کہ مارنے سے چار روزہ پشیماروں کے لئے ایک پہاڑی پر ہالکا ڈال دیا۔ میں پہاڑی کی چوٹی پر جو ساٹھ گز کے قریب اونچی تھی اور اوپر جانور کے چڑھنے کا راستہ نہ تھا بیٹھ گیا۔ جب مارکا نزدیک آیا اور ۸۰ گز پہنچا تو دینے لگے اور کوئی جانور نہ نکلا تو میں نے یہ سوچ کر خرگوش بہت سے جا رہے ہیں نیچے آکر خرچہ سے ماروں۔ چنانچہ ایک پگڈنڈی پر اگر خاموش چپکڑ بیٹھ گیا۔ اور یہ بڑا کس میں چہرہ کے کارٹوس چڑھائے۔ میں ایک خرگوش کے بندوق لگا دیکو تھا لیکن میں موقع کا نظر نہا کہ وہ بندوق کی زد پر آجائے جہاں میں بیٹھا تھا وہ ایک دو گز چڑا راستہ تھا۔ اور اس کے پرے ایک نشیب تھی جو تقریباً پانچ گز عمیق ہوگی۔ اس کے بعد سے ڈھلوان پہاڑی شروع ہوتی تھی۔ میں خرگوش کی طرف متوجہ تھا کہ میری پشت کی طرف سے ایک طاؤس بول کر اڑا اور جوہن کہ میں نے پیچھے گردن موڑی دیکھا کہ ایک تیندوہ مجھے آٹھ گز کے قریب آگیا ہے میری نظر اوپر پہلے پڑی لیکن اس نے بھی تجھے فوراً دیکھ لیا اور وہ کان دبا کر دو گز میری طرف بڑھا لیکن میں نے بندوق کا رخ اس کی طرف پھیر کر ایک زور کی دھمکی دی اس سے یہ تو



فائدہ ہوا کہ وہ رگ گیا کچھ ہٹ کر غرائے لگا۔ مگر حجے اتنا موقع نہ ملا کہ پتھر کے کارٹوس نکال کر گولی کے کارٹوس بدل سکتا مین ڈر رہا تھا کہ اگر یہ لپٹا تو مین نیچے نشیب مین گر پڑے گا اور پھر میرا پتہ نہ چلے گا۔ میری ہڈی پسی ایک ہو جائیگی لیکن وہ دھین کھڑا ہو کر غراتا اور دم ہلاتا رہا۔ ایک منٹ تک اس نے یہ حرکت کی اور جب ہانکے دئے بالکل قریب آگئے تو اس نے ایک دم پیچھے ہٹ کر دیکھا اور لنگور کی طرح اسی ناہموار نشیب مین کو دیکر چل دیا۔ مین اب تک گولی کے کارٹوس نہیں چڑھاسکا تھا۔

پہاڑی ہزار گز لابی تھی اور صرف وہ حصہ جدہرہ دکھائی دیتا تھا کہ باقی حصہ بالکل صاف اور بغیر جھاڑی کا تھا۔ اور دو میل تک کہلا میدان تھا عجیب یقین تھا کہ اس میدان مین ہو کر نہ جاسکے گا۔ لہذا مین نے تیار ہو کر ہلکا دلوایا اور متوا تدرتین مرتبہ دلوایا لیکن وہ پہاڑی مین ایسا غائب ہوا کہ ہر چند تلاش کیا ہر جہاڑے آڑے چٹا مین سب ڈھونڈ ماری مگر اسکا پتہ نہ چلنا تھا نہ چلا۔ چوتھے روز اس کے کہو جون سے پتہ لگا کہ عصر کے وقت مین پہاڑ کی چوٹی پر اوسکی کہو سے دس گز اونچا ایک پتھر کی آڑ مین خاموش جا کر بیٹ گیا۔ آفتاب دھوپ ہوتا جا رہا تھا کہ حجے کچھ جھاڑی پہنچی ہوئی معلوم ہوئی مین بدستور اس کے نکلنے کی جگہ پر جو کچھ گز تک بغیر جھاڑی کے تھی بندوق ملائے لیٹا رہا۔ ایک منٹ تک جھاڑی مین رہا اور چاروں طرف دیکھتا رہا۔ اس کے بعد اسی تھوڑی سی پہلی جگہ مین تیزی کے ساتھ نکلنا اور نکل کر جاتا ہی تھا کہ مین نے فیر کیا گولی اتفاق سے پشت پر دونوں شانوں کے بیچ مین گردن کی جڑ مین ہوتی ہوئی لگی وہ گولی کہاتے ہی وہیں رہ گیا۔ ستر دم تک ساڑھے چہرہ فٹ لمبا تھا اور نہایت خوبصورت گل دار کہاں تھی۔

تیندوہ ہمیشہ منہ سے جانور کا گلایا گردن پکڑتا ہے۔ اور اپنے تیز مضبوط اور بھیکہ ازانوں اور بچوں سے جانور کو لبور دیتا ہے۔ اور یا تو جانور کا منکا توڑ ڈالتا ہے یا دم کھوٹ کر مار ڈالتا ہے۔

شیر کی طرح یہ جانور کی رائیں اور پچھلا حصہ نہیں کہتا بلکہ ہمیشہ اگر یادہ ہے تو گادی یعنی تہنوں کی جگہ کھری کا حصہ کہاں ہے۔ اور اگر نہ ہے تو پیٹ کا گوشت کہاں پہاڑ کہہ سکتا ہے

اور اندر سے آئین وغیرہ لگا لکڑی پیلے پیپڑ و کچھ دل وغیرہ کہاتا ہے۔ اور پھر کچھ اور اندر کوئی حصہ کہاتا ہے۔ اور کہا کہ قریب کے جنگل میں پڑ جاتا ہے۔ اگر اس سے پریشان نہ کیا جائے تو دوسری شام کو ضرور آتا ہے۔

بہ نسبت شیر کے تیندوہ کو دھوکا دینا نہایت دشوار ہے۔ شیر چونکہ اوپر بہت کم دیکھتا ہے اس وجہ سے درخت پر چڑھ کر وغیرہ پر اس سے چھپا جاسکتا ہے۔ لیکن تیندوہ نہایت ہوشیاری سے گارے پڑتا ہے۔ اور اوپر نیچے ہر تپہ اور جہاز کو دیکھتا ہوا چلتا ہے۔ اگر گز بہر چلکر رک جاتا ہے اور نہایت آہستگی اور ہوشیاری سے جھاڑی کی اٹوپکڑ میں شکل آگے بڑھتا ہے۔ بسا اوقات شکاری اس کے گارے پر تھوڑی دیر بیٹھ کر اور یہ خیال کہ اب تیندوہ نہیں آئیگا اور انتظار کرنا فضول ہے (دھمک چل دی) میں اور تیندوہ کسی قریب ہی جگہ چھپا بیٹھا رہا ہے شکاری کی ادترنے کی حرکت دیکھ کر اور زیادہ چھپ گیا ہے یا چپ کر چل دیا ہے۔

اگر تیندوہ وغیرہ کے مارے ہوئے جانور کی جگہ ایک کوٹا یا دو تین کوٹے ملکر کاٹیں یا کوٹوں کو سمجھ لینا چاہئے کہ اس وقت تیندوہ اپنے گارے کے پاس ہے اور اس وقت قریب نہ جانا چاہئے۔ اگر شکاری مالے میں بیٹھا ہو اور اس وقت کوٹے کی آواز سن لے تو فوراً ہوشیار ہو جائے اور سمجھ لے کہ تیندوہ آ رہا ہے۔ اس لئے کہ کوٹا نہایت ہوشیار پرند ہے۔ اور جب جانور آتا ہے تو یہ ضرور بولتا ہے۔ اس طرح تیندوہ ہی کوٹے کے بولنے سے ہوشیار ہو جاتا ہے۔ تیندوہ کے ناخون وغیرہ میں سخت زہر ہوتا ہے وجہ یہ ہے کہ یہ جانور کا گوشت کئی کئی روز تک کہاتا ہے۔

جبکہ گوشت بالکل مٹ جاتا ہے اور بکسنے لگتا ہے۔ یہ بھی زہر اس کے ناخون اور رانوں میں ہوتا ہے۔ اور جب زہر ناخون اور دانت لگتے ہیں زخم میں سمیت پیدا ہو جاتی ہے (Blood Poison) ہندو ہر سبب سے گھبراتے ہیں اس زہر کو بلڈ پازن (Blood Poison) کہتے ہیں جو کہ مہلک ہو جاتا ہے خطرناک خون میں زہر ہو جاتا ہے۔ کتنا ہی ہلکا زخم لیکن اکثر اوقات نہایت خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے کہ ہلاکت واقع ہو جاتی ہے۔

بہتر ہے کہ تیندوہ کے زخم کو ٹینڈے پانی میں کم از کم تیسواں حصہ کارا لک ایسڈ کا ملا کر دن میں تین چار مرتبہ دھویا جائے اور ڈاکٹر سے خاص خاص ادویات معلوم کر کے ہر وقت شکار میں ساتھ رکھے جائیں۔ اگر ضرورت ہو تو فوراً استعمال کیجا سکیں کہ باقاعدہ علاج کرنے تک زخم ستر بجائے۔ اور جب زخم خراب ہو جاتا ہے اور زہر اپنا پورا اثر کر چکتا ہے تو ڈاکٹر کے قابو کی بات نہیں رہتی۔

ایسے موقع پر جب جنگل میں دور کوئی زخمی ہو تو زخم کو خراب ہو اسے اور میڈیکل کپڑا باندھنے سے ضرور بچائے اور ضروری دوائیں اگر همراه ہوں تو استعمال کرے۔  
دراصل ہم ہندوستانی شکاری ان باتوں کو فضول خیال کر کے توجہ نہیں کرتے اور انکے فرو گذاشت سے بعض اوقات جان معرض خطر میں پڑ جاتی ہے یا کبھی جان ضائع ہو جاتی ہے۔

چنانچہ میرے بھائی جنکا قصہ میں بیان کر چکا ہوں انکے ساتھ ہی ہم ہی صورت ہوئی انکو سب کچھ قدرت حاصل تھی وہ کیا نہ کر سکتے تھے لیکن وقت کے وقت وہ کچھ نہ کر سکے پندرہ پہر تک زخم سہلا لائیکہ ڈاکٹر تک پہنچتے پہنچتے زخم کی حالت بہت خراب ہو گئی۔ سمیت اور زہر پورا اثر کر چکا تھا ڈاکٹر کے بنائے کچھ نہ بنا اور آخر دو روز سخت تکلیف اوٹھا کہ جان بحق تسلیم ہوئے۔

صاحبان انگریز یا دالیان ریاست برسر حکومت ہیں انکو ہر بات میں آسانی ہے وہ ڈاکٹر حکیم سب ہی کچھ ہر وقت ساتھ رکھ سکتے ہیں لیکن عوام کم از کم ادویات تو اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں اس میں کیا مجبوری ہو سکتی ہے۔

تیندوہ جب ہم جان لیتا ہے کہ وہ دیکھ لیا گیا ہے یا جب اس سے آنکھ مل جائے تو ضرور شکار کرتا ہے اگر آدمی بے ہتیار ہو اور تیندوہ کو پہلے دیکھ لے تو جان ممکن ہو اس سے چھینے اور نظر سے بچنے کی کوشش کرے۔ یہ خیال رکھ کر غفلت میں وہ پشت کی طرف سے اچانک نہ آئے۔ یہ عموماً کتے کے گوشت کا پڑا شوقین ہوتا ہے اگر شب کو گنا ساتھ ہو تو اوسکی پور ضرور آجائے گا۔ اور مار لیا جائے گا۔ لیکن ایسا ہی ہوتا ہے کہ یہ اس قدر چوری اور چھپکے

سے آتا ہے کہ کتے خان کے فرشتوں کو بھی خبر نہیں ہوتی اور وہ ایک دم آکر دبلوچ لیتا ہے۔

## پچھ یا بھالو

یہ ہندوستان میں قریب قریب تمام پہاڑی ملکوں میں پایا جاتا ہے۔ خصوصاً ہمالیہ کے دامن میں پنجاب اور سندھ میں نہیں پایا جاتا۔ راجپوتانہ میں کوہ اراولی کے سلسلہ میں اور سیٹرل پر اوکسین کے پہاڑی حصوں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اگرچہ اسکی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ لیکن جس قسم کے ہندوستان میں ہوتے ہیں اوسی سے بحث کی جاتی ہے۔ اس کا رنگ زیادہ سیاہ ہوتا ہے بال سخت گھنے اور لمبے خاص کر کاندھوں پر بڑے دراز ہوتے ہیں۔ سینہ پر ایک سفید دھبہ ہلائی شکل کا ہوتا ہے جو نہایت اعلیٰ درجہ کا گوئی کا نشانہ ہے۔ (نیچے لمبے اور خمدار ہوتے ہیں جسے کہو دے کا کام لیتا ہے)۔ تھوئی لمبی نیچے کا ہونٹ کچھ ڈھیلا اور پورا ہٹ مائل رنگ لے ہوئے۔

اسکے اوپر کے جاڑے میں چودہ ڈائریں دو کتے کے سے کیے اور چہ کاٹنے والے دانت ہوتے ہیں۔ اسی طرح نیچے کے جڑے میں چودہ ڈائریں دو کتے نما کیے اور چہ کاٹنے والے دانت ہوتے ہیں نیچے کی ڈائریں آدمی کی ڈائریں سے بہت مشابہت رکھتی ہیں۔ ناک ایسی سخت ہوتی ہے کہ دیک کہاتے وقت پتھر لوٹ لیتا ہے۔ اسکے اگلے اور پچھلے پیروں میں پانچ پانچ ناخن ہوتے ہیں اور اگرچہ شیر وغیرہ کی طرح تیز نہیں ہوتے لیکن بہرہی نہایت کاری زخم پہنچاتے ہیں جب آدمی کا سر یا منہ وغیرہ اسکے نیچے میں آجاتا ہے تو تمام گوشت پوست اوتار لیتا ہے۔

اسکی خوراک جنگلی مختلف میوے گودے دار جڑیں تیر موتے تندیو۔ اور کیرٹے کوڑے ہے۔ درختوں پر سے یہ ہمال توڑ کر اور زمین سے دیک کہو دے بڑے شوق سے کھاتا اگرچہ بعض اوریچون کی طرح یہ گوشت نہیں کھاتا لیکن ایسا بد ذات جانور ہے کہ جب حی کو دیکھ لیتا ہے تو بغیر حملہ کے اور زخمی کے نہیں رہتا۔

موسم گرما میں یہ پہلے دن سے اپنی کہو سے نکلتا ہے اور صبح دن نکلتے نکلتے واپس چلا  
 جاتا ہے۔ چنانچہ اس موسم میں میں نے اسی اثنا میں اکثر مارے ہیں اور سردی کے موسم میں  
 کہو سے باہر رہتا ہے۔ اور بڑی بڑی گہائیں اور جھاڑی میں پڑا رہتا ہے۔  
 ایک تہہ موسم گرما میں کوٹہ اور جھالا دار کے علاقہ میں ندی پر پانی پر بیٹھنے جا رہا تھا میں نے  
 دیکھا کہ دو سکر دھاوے پر سے ایک بہت بڑا کچھ پانی کی طرف آ رہا ہے اور اس کا رخ  
 اسی طرف ہے جہاں میں نے دن سے مالتیار کرا لیا تھا۔ اس وقت دن کے ساٹھ بجے  
 تھے۔ میں نالہ نالہ چپکے بڑی تیزی سے اس کے آتے سے پہلے مائے میں جا بیٹھا۔ تھوڑی  
 ہی دیر بعد وہ دھاوے پر سے اتر آ اور آہستہ آہستہ اگرچہ تین گز کے فاصلہ پر پانی  
 میں لگا۔ جب پانی پیکر جانے لگا تو میں نے مائے کی گولی لگائی گولی بغل پر لگی اور اسی  
 جگہ گر گیا اور غل مجھ سے لگا۔ بار بار اوٹھنے کی کوشش کرتا تھا کہ میں نے ماسپتول کی ایک  
 اور گولی سر میں لگائی یہ گولی کہانے کے بعد وہ صرف دو آواز بن نکال سکا اور ٹھنڈا ہو گیا  
 ایک دوسرے موقع پر صبح کے وقت جبکہ دن نکلتا آتا تھا میں سام اور چیتلون کے کھوج پکڑ  
 ایک درخت کی آڑ میں زمین پر بیٹھ گیا میں سامرون اور چیتلون کے انتظار میں آدھ گھنٹہ  
 دن چڑھتا تھا کہ میں نے دیکھا کہ ایک بڑا کچھ بڑا چلا آ رہا ہے۔ اور مجھے بیس گز کے  
 فاصلہ سے نکلتا ہے۔ میرے پاس ۲۸۰ پیسے راس تھا۔ ایک جگہ آکر وہ لیکا لیکا ہوا  
 سے بوسونگنے لگا اور ایک آواز نکال کر دوتا میں نے خیال کیا کہ اب جاتا ہے۔ میں نے فوراً اپنے  
 جسم کو تھوڑا سا موڑ کر اس کی بغل کو تاک کر کل وابدی وہ بڑا شور مچاتا ہوا اگر آگرتے گرتے  
 میں نے ایک گولی گردن پر اور لگائی کہ وہ گرتے ہی مر گیا۔ جب قریب جا کر دیکھا تو ایک  
 بڑی زبردست مادہ تھی وہ اس وقت اپنی کہو میں واپس جا رہی تھی اگرچہ دن زیادہ چڑھ گیا  
 تھا لیکن چونکہ اسکے لئے وہ کوئی خوف کی جگہ نہ تھی اس لئے وہ بڑی بیفکری سے جا رہی تھی  
 ورنہ یہ اندہ میرے ہی میں اپنی آمد و رفت ختم کر لیتے ہیں۔

اکثر لوگ شیر سے زیادہ بچہ سے ڈرتے ہیں۔ چنانچہ سیرونج ریاست ٹوناک کا پرگنہ وسط ہند  
 میں واقع ہے وہاں کے لوگ بچہ سے بہت ڈرتے ہیں اور وہاں ریحون کے زخمی کئے ہوئے

اکثر لوگ نظر آتے ہیں۔ یوسف پورہ مین مین نے ایک شخص کو دیکھا جس کا تمام گال غائب تھا۔  
 ادھی ناک ندارد تھی دانت اور ڈارین دکھائی دیتی تھیں۔ تمام چہرہ ایسا بگڑ گیا تھا کہ صورت  
 دیکھ کر بہت معلوم ہوتی تھی۔

زیادہ اس سے خوف کہانی کی وجہ یہ ہے کہ یہ سب پہلے چہرہ دکاڑا ہے۔ اور اس قسم کے  
 اکثر واقعات ہیں جو بخوف طوالت نظر انداز کئے جاتے ہیں۔ اس کے بے بال ہونے  
 کی وجہ سے اکثر کوئی خطا ہو جاتی ہے۔ ہذا کوئی لگاتار وقت بڑی ہوشیاری اور صحیح انداز  
 سے کام لینا چاہئے۔ جہاں تک ممکن ہو اس کے جسم کا بیچ کا حصہ نشانہ بنانا چاہئے  
 ورنہ اکثر جلدی مین اور چھٹی گولی لگتی ہے یا خطا ہو جاتی ہے۔

اور یہ ایسا مضبوط جانور ہوتا ہے کہ ایسی ویسی گولی کہا کر تو پرواہ ہی نہیں کرتا۔ اگر حملہ کرے  
 آئے اور نے الفور موقع پر فیر کر دیا جائے تو لوٹ ہی جاتا ہے۔

جب یہ حملہ کر کے بھونیکا ارادہ کرتا ہے تو اکثر پچھلے بیرون پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس وقت  
 کوئی لگانیکے لئے وہ زردی مائل سفیدی جو اس کے سینہ پر ہلائی شکل کی ہوتی ہے۔  
 نہایت اعلیٰ درجہ کا نشانہ ہے۔ اس جگہ کی لگی ہوئی گولی ایسی کارگر اور مہلک ہوتی  
 ہے کہ ریچھ جانبر نہیں ہوتا۔

شیر اور تیندوے وغیرہ جب حملہ کنان بڑھتے ہیں تو بڑے خطرناک ہوتے ہیں وہ بجلی  
 کی طرح تیزی سے کام کر جاتے ہیں اور شکاری کو خیال کرنیکا ہی موقع نہیں دیتے لیکن  
 ریچھ کو شکار کرنے میں اگر اوسان قائم رکھے جائیں تو یہ شکاری کو اطمینان سے  
 بندھن لگانیکا کافی موقع دیدیتا ہے۔

ریچھ کے واسطے ہمیشہ زبردست اور بڑے تیرکار و درار اسفل استعمال کرنا چاہئے۔  
 ورنہ اکثر زخمی جلا جاتا ہے۔

ایک مرتبہ پرگنہ سرینچ مین ایک جگہ ہانکا دلایا گیا۔ اور مین صاحبزادہ عبدالحمید خان صاحب  
 ولیعہد بہادر اور چند شکاری علیحدہ علیحدہ مولوں پر بیٹھے تھے۔ میرے مامے پر ایک ریچھ  
 آیا مین یہ سمجھا کہ بس یہ آخری جانور ہے اور کوئی جانور مانگے سے نہیں نکلے گا۔ اسلئے

کہ ہمیں وہاں بڑے جانوروں یعنی شیر وغیرہ کی امید تھی۔ میں نے بچہ کو دیکھتے ہی شیر ڈر  
 کا امتحان کر لیا۔ شیر ڈر ہی کی گونی لگائی گونی غالباً پسلیوں پر لگی۔ اور بچہ غل بجاتا  
 ہوا بہا گا۔ اسکی آواز نہ کہ ایک شیر کا جوڑا جو میرے منڈے کے پیچے سے گزرے  
 والا تھا اور ولیمہ صاحب بہادر کے مانے سے چپکے گزرایا تھا پھر واپس لوٹا شیر تو ہانکا گا  
 اور بچہ رخص کیا لیکن شیر نے ولیمہ صاحب بہادر کے مانے کی طرف رخ کیا ایک آدمی اوبے  
 مانڈے کے پیچے کھڑا تھا شیر نے اوبے آدمی کو دیکھتے ہی بڑے غصہ میں جست کرتی ہوئی چلی  
 اور چلتی تھی کہ اوبے پکڑے کہ اتنے غصہ میں ولیمہ صاحب بہادر نے اپنے منڈے پر سے  
 جو آدمی کے قدم سے کچھ زیادہ بلند تھا سر میں گونی لگائی۔ گونی بڑی کارگر بڑی اور وہ  
 اوہیں نہ مومن وہاں رہ گئی۔ ولیمہ صاحب بہادر کا استقلال نہایت شاندار تھا اگرچہ  
 موقع نہایت خطرناک ہو گیا تھا لیکن جس خوبی اور اطمینان سے اپنے بندوق لگائی اور  
 ایک آدمی کی جان بچائی یہ صرف آپ ہی کا کام تھا اچھے اچھے شکاری ایسے موقعوں  
 پر گہرا جاتے ہیں۔ اور گہرا ہٹ میں بندوق غلط لگا بیٹھتے ہیں۔

## جگر

یہہ کیقدرت حرکت کرنے والا جانور اگرچہ قابل شکار نہیں لیکن چونکہ یہہ  
 ہی ایک درندہ ہے اس لئے اس کے متعلق ہی کچھ بیان کیا جاتا ہے۔  
 یہہ ایک بیڈول سا جانور ہوتا ہے۔ سر بڑا ہوتا ہے۔ اور جسم کا پچھلا حصہ بہت  
 اگلے حصہ کے کیقدر فیچا ہوتا ہے۔ اسکی آگے سے اونچائی تقریباً ۲۶ انچہ ہوتی  
 ہے۔ لیکن گھٹے اور لمبے بال ہونے کی وجہ سے زیادہ اونچا معلوم ہوتا ہے اور  
 جسوقت اپنے شکار کو دیکھ کر اپنے ایال کے بالوں کو غصہ میں پہلا لیتا ہے تو اوہی  
 زیادہ اونچا معلوم ہوتا ہے۔ اس کا رنگ کیقدر بھورا جس پر سیاہی مائل پٹیاں  
 ہوتی ہیں۔  
 یہہ محض پٹوں کی وجہ سے شیر تندرہ وغیرہ سے علیحدہ نہیں ہوتا ہے۔ درندہ کیقدر

مشابہ ہے کہ اکثر نئے شکاریوں کو شیر کا دھوکا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ایک موقع پر ہانکے مین مین نے ایک شکاری کو بہت دور آ کر کی جگہ یہ فرما کر کہہ دیا کہ خیال سے اونچائی پر ایک چٹان پر بیٹھا دیا تھا۔ اتفاق سے ایک بڑا حرکت آؤں گا۔ بیٹس گز کے فاصلہ پر ہانکتا ہوا نکلا اور ہونے سے شیر سمجھ کر دونوں نالوں کے فیروں سے کہ وہ تھوڑی دور بہا کر ایک نالی مین گر گیا۔ اور دو ایک آواز لگا لکر گر گیا۔ اب ان شکاری صاحب کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی اور وہ لگا ختم ہونے کا بغیر انتظار کے فوراً بڑی بیتابی کے ساتھ بہا گئے ہوئے میس کے پاس آئے اور مجھے ایک عجیب خوف کے ہجوم میں کہنے لگے کہ صاحب مجھے خدا نے بچا یا ایک پٹی دار شیر میرے پاس سے بہا کر جاتا تھا۔ مین نے دل کو مضبوط کر کے اور خوب چا بچ کر ایک دم دونوں نالین جھونک دیں تھوڑی دیر بہا کر نالی مین گر گیا اور چلائے لگا۔

مجھے شیر ہونے کا یقین نہیں اور مین سمجھ گیا کہ حرکت ہو گا۔ لیکن یہ صاحب اپنے نشانہ لگانے اور استقلال قائم رکھنے کی بہادر تعریف کے جا رہے تھے۔ اور ہم ہی کہہ جا رہے تھے کہ سنہری شیر کا تہا پٹی دار بیٹس قدم کے فاصلہ سے جاتا تھا اور مین نے ہندو لگای اور مار لیا۔

آخر مین نے جا کر دیکھا تو وہ ہی غریب حرکت تھا۔ جب او نہیں بجائے شیر کے حرکت کا پتہ ملا تو بیچارہ بڑے کبیرہ خاطر ہوئے اور افسوس کے ہجوم میں کہنے لگے کہ شیر کا چیمپان لینا ہی مشکل ہے۔

اسکی دم تقریباً ۱۶۔ انچہ لمبی تھی اور چوڑی دائرہ تھی۔ لائے بالوں کی وجہ سے ہیرے کی دم سے مشابہت رکھتی تھی۔

بزرگ عام طور سے شک اور چٹانوں دار پہاڑیوں پر رہتا ہے اور رات کے وقت بہتا ہے دن کو نہاڑی سے ڈھکے ہوئے پہاڑی کوہوں۔ نالیکوں کوہوں گھرنے جنگلوں میں رہتا ہے۔

اگرچہ بزرگ کبھی کبھی چوڑے گائے کے بچے یا لکڑے کے بچے



پکڑ کر لیجاتا ہے۔ لیکن کبھی آدمی پر حملہ نہیں کرتا۔ اسکی بزدلی مشہور ہے۔  
 قدرت نے اسکے جھاڑے میں اسقدر قوت رکھی ہے کہ میرے خیال میں شیر کے  
 کسی طرح کم نہیں جو بڑیاں بشیر نہیں توڑ سکتا یہ دانتوں سے آسانی کے ساتھ چبا سکتا ہے  
 اس کا ہاضمہ نہایت اچھا ہے موٹے موٹے بڑی کے ٹکڑے ثابت نکل جاتا ہے  
 اور وہ ہضم ہو جاتے ہیں۔

پہلے بیان کیا گیا ہے کہ یہ آدمی پر کبھی حملہ نہیں کرتا لیکن ایک قصہ عجیب غریب مجھے معلوم ہوا  
 ہے پور کے علاقہ میں ایک پُرانا قلعہ شاہی جو کہ دیوان پڑا رہتا ہے وہاں اتفاق سے  
 ایک جرگہ اندر گھس آیا۔ دروازہ پر نہیں بلکہ اندر قلعہ کے جوہرہ پر چہ سات آدمی ہمارے  
 نام محافظ تھے انہوں نے ملکر اسے گھیرنا چاہا ایک شخص لٹھ لیکہ دروازہ پر ایک جانب  
 کھڑا ہو گیا۔ اور باقی ماندہ پانچ چہ آدمی دوسری جانب سے پتھر مارنے لگے۔ اس طرح جب  
 اسے دبایا گیا تو اسنے دروازہ کی طرف رخ کیا وہاں اس آدمی کو دیکھ کر بڑی تیزی سے  
 اسی پر چڑھا اور اس کا ہاتھ منہ سے پکڑ کر توڑ ڈالا۔ اور ایک اور منہ مار کر گردن ہی توڑ ڈالی  
 اس بعد منہ سے آدمی گرتے ہی فوراً مر گیا اور وہ نکل کر لپٹا گیا۔ صرف یہ ہی ایک  
 واقعہ آدمی پر اسکے حملہ کرنے کا دباؤ ہے۔ درنہ نہایت ہی بزدل مشہور ہے۔

اسکے منہ اور جاذبہ کی قوت کا اندازہ ناظرین کو میرے اس حشیم دید واقعہ سے اچھی طرح  
 ہو سکتا ہے۔ ایک مرتبہ میں نے تیندوہ کے واسطے ایک موٹا تازہ بکرا بند ہوا یاوا  
 میں ایک بڑے اور کھنے کاٹھون دار چہیری کے جھاڑ کو پشت پر لیکر ٹھق ہی جڑ میں مالا  
 تیار کر کے کرنا بٹھا۔ کچھ ہی دیر بعد ایک بڑا اونچا جانور مجھے آنا دکھائی دیا قریب آنے  
 پر مجھے معلوم ہوا کہ بڑگ ہے اسنے بکرے کو دیکھ کر بال پھولا اے میں نے یہ تماشہ  
 دیکھنے کے لئے ذرا تامل کیا۔ اور بندوق نہیں لگائی۔ بکرے سے ڈیڑھ گز پر کھڑے  
 ہو کر اسنے دو چار سیکنڈ تک یہ حرکت کی اس کے بعد دیکھا کہ اسکی گردن پر منہ مارا اور  
 ایک ہی منہ میں اسقدر بڑے منہ بکرے کی گردن کے تین ٹکڑے کر کے بکرا صرف  
 ایک آواز نکال کر زمین پر گھر گھر ٹپنے لگا یہ تمام کام بڑی تیزی سے ہوا اور مجھے

اب جڑک کا اگلا حصہ دکھائی نہیں دیتا تھا کیونکہ بکرے پر چھوٹا تھا اور بکرا بڑی عینی سے ٹرپ رہا تھا۔ اور اب میں گونی لگانا چاہتا تھا۔ آخر مجبوراً پچھلے حصہ پر جو چھ دیکھائی دیتا تھا بارہ بور پیر ٹیکس کی گونی لگائی جو پلیٹوں میں لگی۔ اور پیٹ میں ہوتی ہوئی طرف ران کے قریب لٹکی تمام آنتیں نکل گئیں اور جڑک دو آواز میں نکال کر اور دوسری مرتبہ ٹرپ کر لیا لیا لیٹ گیا۔ میں سمجھا کہ مڑ چکا ہے اور اب بکرے کو ذبح کر لینا چاہیے اور چاہتا تھا کہ بکرے کو ذبح کروں کہ ایک دم جڑک اڑھکرا کر ایک آواز نکال کر میری طرف بہت ہی تیزی سے دوڑا میں نے فوراً ریو لو اور نکال کر فیر کیا۔ ریو لو کی گونی سر میں لگی اور وہ مجھے دو گرنے کے فاصلہ پر لگ گیا۔ اور پہر ایک دوسری گونی ریو لو کی اور ہی لگائی۔ چونکہ وہ باوجود ۴۵ سے زبردست ریو لو کی گونی کہاٹیکے اب ہی اوٹھنے کا ارادہ کر رہا تھا لیکن میں مرتبہ اس کا بالکل کام تمام ہو گیا تھا۔

اگرچہ تیندوہ بکرے کو اس طرح پکڑتا تو گردن کی ہڈیوں کو ایک منہ میں چور چور نہیں کر سکتا تھا بلکہ دو چار منہ مار کر بکرے کی وہ حالت بنا سکتا تھا جو اسے ایک ہی منہ مار کر تباہی تھی جڑک اور تیندوہ کے کہو جون میں بہت کچھ شبہات ہیں اگر فرق ہو تو یہ ہے کہ نرم اور تر تر میں اس کے کہو جون میں ناخون کے نشان کتنے کے کہو جون کی طرح اوکھڑاتے ہیں۔ لہذا کہو جون سے جڑک اور تیندوہ میں فوراً تمیز کیا جاسکتا ہے۔

## سُن کے یا جنگلی کتے

جنگلی کتے پہاڑی اور جھاڑی دار جنگلوں میں رہتے ہیں۔ ہمالیہ کے دامن سے تبت تک اور اکثر ہندوستان کے پہاڑی اور جھاڑی دار حصوں میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ پرگنہ سرنج علاقہ ٹوناک جو سنٹرل انڈیا میں بہوپال کے پاس واقع ہے اور جہاں پہاڑ کو سون اور ڈاناک سے بکثرت پائے جاتے ہیں۔ میں نے وہاں اکثر شکار کئے ہیں۔

یہ اکثر جوڑے کے ساتھ رہتے ہیں۔ اور بعض اوقات چہرہ سات کے چند وغیرہ بھی

سیکھ جاتے ہیں۔ یہ بڑی دوزخ تک جیکر لگاتے ہیں اور یہ امتحان کی ہوتی بات  
 ہے کہ جہاں کہیں انکے تازہ کہوج دیکھے گئے وہاں دوسرے شکار کا نشان نہ ملایا تو  
 جانور اسے ڈر کر ہٹا جاتے ہیں یا خود یہ شکار کہہ گادیتے ہیں۔ یہ ٹٹو کہہ موشی  
 بہتر بگڑی وغیرہ کو شکار کر لیتے ہیں اور یہاں تک مبالغہ کیا جاتا ہے کہ شیر ہی ان کے گروہ  
 سے کان بٹلے۔

انکے متعلق چند معتبر شکاری جو پر گنہ مذکور کے باشندے ہیں ذیل کا چشم دید واقعہ بیان کرتے  
 ہیں۔ کہ ایک مرتبہ ہم شکار کی تلاش میں ایک پہاڑ کے دامن میں پہرے سے کہ ہمارا  
 گذر ایک درخت کے قریب ہوا ہم نے دیکھا کہ درخت کے نیچے سات گتے لگے ہیں۔  
 اور درخت کے اوپر کسی چیز کو تاک رہے ہیں۔ ہم میں سے ایک شخص نے داؤ کر کے  
 اور قریب کی ایک آڑ پکڑ کر ٹپا کیدار دونوں بندوق کی گولی ایک گتے کے چالیش گز سے  
 رسید کی وہ گتا تو وہیں گر گیا اور باقی ماندہ بدحواسی سے ہٹ گئے ہم اور آگے بڑھے  
 تو زخمی کتا ہی اڑھنہ کہہ لگتا تھا کہ ایک اور گولی اس کے لگائی کہ اس کا کام تمام ہو گیا۔  
 جب ہم درخت کے اور بھی قریب بڑھے اور ابھی ہم تقریباً وشل گز کے فاصلہ پر ہونے  
 کہ ہم نے دیکھا یکایک کوئی نہاری جسم کی چیز درخت پر سے دھم سے نیچے کودی اور کتوں  
 کے جانیکے خلاف سمت بے تحاشا ہلاکی۔

جب ہماری نظریں جمیں اور پہنے غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ تیندوہ تھا۔ اور کتوں کے خوف  
 سے درخت پر چڑھا ہوا تھا اس کا چیرہ کئے ہوئے تھے۔

تیندوہ کے اچانک دھم سے کودنے سے شکاری نہایت خوفزدہ ہو کر چونک پڑا تھا اور جب  
 کھڑا ہوا۔ جب انکے بچے چھوٹے ہوتے ہیں تو اکثر دیکھا گیا کہ انکا مارا ہوا اشکار بچوں کے  
 قریب ملے۔ اس سے اندازہ یہ ہوتا ہے کہ یہ شکار کو بچوں کے پاس گھیر لاتے ہیں  
 اور یہاں انکے چھاڑتے ہیں۔

یہ معمولی گیتوں سے کچھ اونچے ہوتے ہیں انکی جسمانی ترکیب بہر یوں سے بہت ملتی  
 ہے۔ انکا رنگ کچھ سرخی مائل ہوتا ہے اور بعض کا رنگ خفیف ہندیا ہوتا ہے۔

نوجوان بیٹوں کا رنگ سرخی اور زردی مائل ہوتا ہے۔ بال نرم اور ڈیڑھ انچ لمبے ہوتے ہیں۔ لیکن زیادہ گھنے نہیں ہوتے دم بھڑکی طرح ہوتی ہے۔

پرگنہ سرویج ہی میں ایک مرتبہ میں پہاڑی جنگل میں پہرہ ہاتا ایک جگہ کتوں کے میں نے سنا کہ کہو ج دیجے اب مجھے شکار ملنے کی کوئی امید نہیں رہی اور یالوس ہو کر واپس اپنی جگہ لوٹنا چاہا اس لئے کہ بارہا مجھے اس قسم کا تجربہ ہو چکا تھا۔ واپس لوٹتے وقت اتفاقاً سے میرا گذر ایک جگہ ہوا ایک میرے سامنے دوسری طرف سے ایک کتے کا چڑا آتا ہوا دکھائی دیا میں شکار نہ ملنے سے نہایت بے مل ہو رہا تھا اور شکار نہ ملنے کی وجہ سے کبھی یہ ہی کہتے تھے اس لئے میں اسے سخت جلا ہوا تھا۔ انہیں دیکھتے ہی نہایت خاموشی سے ایک اڑ پکڑ کر بیٹھ گیا جوڑا مجھے ۵۰ گز کے فاصلہ سے گذر کر جانے لگا میں نے ۵۰ بور رائفل کو سنبھال کر ایک سیٹی دی وہ ایک کھڑے ہو کر دیکھنے لگے میں نے اول نر کے جو بڑے ہونے کی وجہ سے پچانا جاتا تھا گولی لگائی۔ اس کے دونوں پٹھو ٹوٹ گئے اور وہ گر گیا۔ لیکن برابر اڑنے کا ارادہ کئے جا رہا تھا۔ مادہ چند قدم بہاگ کر پہر لوثی۔ اور اپنے نر کو تڑپتا ہوا دیکھنے لگی۔ میں نے اس کے ہی گولی لگائی اس کی آنتیں نکل گئیں اس نے اپنے منہ سے آنتیں نکلیں باہر ہینک دین اور بہاگنا شروع کیا۔ لیکن آگے چل کر باقی ماندہ آنتیں اور نکل پڑیں اور پہر اسی آنتیں نکلنے میں مشغول ہونا پڑا اتنے میں میں نے ایک اور گولی لگائی جس سے دھڑکی بڑی کڑکائی اور سر میں لگنا پڑی۔ ایک مرتبہ میں پانی پر ملے میں بیٹھا ہوا تھا کہ چار کتے پانی پیئے آئے اور آکر پانی پیئے لگے۔

دو کتے بالکل لے ہوئے پانی پی رہے تھے میرے پاس اس وقت آٹھ بورگن تھی حسین ایل جی۔ شاٹ بہرہ ہوا تھا۔ مجھے تقریباً بیس گز کا فاصلہ ہو گا۔ میں نے دونوں کے سر ملا کر کل دہائی۔ ایک کتے کے تین دانے سر میں لگے اور وہ اوچل کر اسی جگہ رہ گیا۔ دوسرے کے ایک دانہ گردن میں اور تین پٹھو پر لگے تھے وہ ۵۰ گز بہاگ کے گر کر مر گیا۔

## بہیریا

یہ ہندوستان میں قریب قریب تمام جگہ پایا جاتا ہے خشک کھلے ہوئے  
حصوں کو چھاڑی کم ہو اور نلے ڈڑے زیادہ ہوں پسند کرتا ہے۔ اسکا رنگ سبزی  
اور ہورے پن مائل ہوتا ہے اور کبھی قدر سیاہی مائل ہی ہوتا ہے۔  
جسمی حیثیت سے یہ بڑا ہوتا ہے چھاڑے سے اور نہایت قوت دار اکھین کسبند  
اند ر بٹھی ہوئی اور ٹمٹاتی ہو میں۔

یہ زیادہ تر جوڑے سے رہتا ہے اور اکثر چبہ چبہ سات سات ہی اکٹھے ہو جاتے  
ہیں۔ اسوقت یہ بڑے خوفناک ہوتے ہیں اور میں نے دیکھا ہے کہ ہر دن کوٹھکاڑ  
کی طرح متول کر کے پکڑتے ہیں۔ بہیر اور بکریوں کے جانی دشمن ہیں یہ میرا چشم دید  
ہے کہ ایک مرتبہ ایک جوڑے نے ایک بکری کو پکڑا ایک ایک طرف اور دوسرے  
دوسری طرف سے کھینچا۔ یہاں تک کہ بکری کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ اور ایک ایک جانب  
لیگیا اور دوسرا دوسری جانب۔

ایک مرتبہ ایک بہیر یا بکری کی کمر پکڑ کر اوٹھا کر بچلا۔ گڈریوں نے اسکا تعاقب کیا۔  
تھوڑی دور بہیر بکری نیجان یڑی ملی جو چند سیکنڈ بعد مر گئی دیکھا تو جو حصہ بہیر کے  
کے منہ میں تھا ساتھ بڑی اور گوشت کٹکڑاؤ کے منہ میں چلا گیا۔ اور باقی حصہ گر گیا۔  
بعض جگہ یہ آدمیوں پر بھی لگے ہوتے ہیں اور عورتوں بچوں کو مارتے اور تنگ کرتے ہیں  
چنانچہ بیس برس پہلے کا ایک واقعہ مجھے یاد ہے۔ اُس وقت میری عمر کم ہی اور میرے  
شکار کا بھی اوائل تھا شاید مجھے شکار کھیلنے تین سال گزرے ہونگے۔ جب میں اپنے ایک  
گانوں میں پہنچا تو مجھے معلوم ہوا کہ ایک کسان کے لڑکے کو جسکی عمر نو سال کی تھی پکڑ لیا  
اور اس کا پیٹ پھاڑ کر کچھ ہی کھانے پایا تھا کہ آدمی اکٹھے ہو کر دوڑ پڑے اور اسے  
چھوڑا لائے۔ لیکن بچے کا کام تمام ہو گیا۔ اسوقت بہیر یوں کا بڑا زور تھا۔ اور اکثر اس  
کے واقعات سننے میں آتے رہتے تھے۔ اون بہیر یوں میں سے اس زمانہ میں مشکوک

مارے گئے باقی کے کہین اور چلے گئے ۔

میں نے اکثر بہیرے مارے ہیں اور میں نے اندازہ کیا ہے کہ بہیرے یا اپنے بوتے سے زیادہ مضبوط اور سخت جاؤر ہوتا ہے اگر دل کے قریب یا سر میں کوئی نہ لگے تو یہ ضرور کوئی کہا کہ چلا جاتا ہے ۔

## خرگوش یا سسا

خرگوش نہایت عام جانور ہے کہ ہر تہی سے متبہری شکاری ہی اسے اکثر شکار کر چکا ہو گا۔ اس لئے اسکے متعلق زیادہ تفصیلی حالات لکھنے کی چنداں ضرورت نہیں موسم گرما میں اسکا گوشت لذیذ ہوتا ہے اور اسی موسم میں یہ بہ کثرت سے ہی پائے جاتے ہیں۔ چونکہ اس زمانہ میں جھاڑی وغیرہ خشک ہوتی ہے اور زراعت نہیں ہوتی اس لئے اسے دوڑنے اور چھپنے میں بڑی آسانی ملتی ہے۔ دوپہر کو یہ خشک جھاڑوں میں چھپے بیٹھے ہوتے ہیں اور جب کئی شکاری ملکہ اور ایک لائن باندھ کر چلتے ہیں تو اکثر یہ سامنے سے اڑھک رہا گتے ہیں اور بڑی آسانی سے نہر چہرہ سے شکار کر لئے جاتی ہیں۔ اگر اسکے چاروں طرف پہرنا شروع کیا جائے تو یہ دبک جاتا ہے اور پہر ہنسا چاہو قریب سے بندوق لگانا موقع مل سکتا ہے ۔

اونٹ پر سے اسکا شکار خوب کیا جاتا ہے اسلئے کہ جہاں کہیں ہی بہاگ کر چلتا ہے اوپر سے دیکھ لیا جاتا ہے۔ اور پہر اونٹ سے ایک چکر لگا کر بڑی آسانی سے مار لیا جاتا ہے اکثر راجپوت لوگ اسی صورت سے شکار کھیلتے ہیں ۔

رات کے وقت جب پانی یا کیتون پر ہرنوں کے واسطے بیٹھے ہیں تو یہ بہ کثرت آتے ہیں اگر صرف انکو ہی شکار کرنا مقصود ہو تو بندوق سے شکار کرنا چاہئے ۔ اور اگر ہرنوں کا ہی شکار کرنا منظور ہو تو بی۔ ایس۔ اے نمبر ۱۲) ہوائی رائیفل سے انکو شکار کرنا چاہئے تاکہ آواز نہ ہو اور ہرن نہ چمکین۔ ہوائی رائیفل سے یہ بخاموشی مار لئے جاسکتے ہیں۔ اگر ہرن آئین تو بڑی بندوق لگائیں ۔

کرمی کے علاوہ اور موسم میں اس کا گوشت لذیذ نہیں ہوتا اور گرمی میں یہ تیار ہی ہوتا ہے۔  
رگ راسیقل ہاسیلون ۲۲ پور اس کے لئے نہایت موزوں ہیں۔ یہ مالے میں ہرن کی  
طرح ہوشیاری سے شکار کو نہیں دیکھ سکتا۔

## چکارہ یا چنیکلا

یہ ہندوستان کے چوٹے ہرنوں میں ایک عام ہرن ہے اس کا رنگ سرخی  
مائل ہوتا ہے۔ قدر میں نہایت خوبصورت ہوتا ہے اسکی سیاہ بڑی آنکھیں خوبصورت  
میں ضرب المثل ہیں یہ چلتے وقت ہمیشہ اپنی سیاہ پانچ آنچی دم ہلاتا چلتا ہے۔ ٹانگین  
نہایت پتلی اور خوبصورت ہوتی ہیں۔ سینگ نر کے دشل سے پندرہ انچہ تک لمبے ہوتے ہیں  
۲۲ انچہ کی اوپر کی نوکین تو صاف ہوتی ہیں باقی اور تمام سینگوں پر گنڈے پڑے ہوتے  
ہیں شکارنگ سر سے پیر تک سیاہ ہوتا ہے۔ مادہ یا چکاری نر سے کی قدر چوٹی ہوتی  
ہے اس کے سینگ تقریباً ۵۔ انچہ ہوتے ہیں اور بہت کم گنڈے ہوتے ہیں۔ زیادہ  
ترسید ہے ہوتے ہیں لیکن بعض بعض خمیدہ ہی ہوتے ہیں۔

یہ جانور ہندوستان کے پہاڑی خشک نلون اور دروں میں رہتے ہیں صاف  
میدانوں میں یہ بہت کم پاتے ہیں۔ دہلی سے آگے بڑھ کر آروہ مراد آباد۔ لودرنگال میں  
نہیں پائے جاتے۔ پہاڑی اور پتیلی حصوں سندھ راجپوتانہ اور شمالی و مغربی پنجاب  
میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔

ریٹیلے میدانون میں جہاں چٹر میری کی چاڑی کثرت سے ہو اور جہاں زراعت کے  
گہیت ہوں یہ نہایت شوق سے رہتے ہیں۔

چیناچہ زراعت والے گاؤں کے اطراف میں جہاں کچھ امن کی جگہ ہوتی ہے قریب  
ہی نالوں وغیرہ میں یہ بکثرت ملتے ہیں۔

اس کا شکار گھوڑے بیل بھینے وغیرہ کی آڑ سے اچھا ہوتا ہے۔ چنانچہ ہم لوگ بیل یا  
جانگہ ہی کی آڑ سے شکار کیلئے ہیں اور جو دیکھنے میں بہت زیادہ چکے ہوئے ہیں تو دور

سے اونکے ہانگنے کے رخ کا اندازہ کر کے اور مول میٹھکر ہر رنگ سے گیسروائے ہیں۔ اور جب اچھی طرح دیر آجاتے ہیں تو ۳۰۔ ایس جی سے مار لیتے ہیں۔ بڑے رائیفل ایکسپریس وغیرہ انکے واسطے کسی طرح موزون نہیں۔ اور ۳۱۔ بورشارپ شوٹر اور ۳۰۔ بورشیر وڈ سے ہتر کوئی رائیفل نہیں۔

## ہرن کالا موٹری

یہ ہرن بھی چکارہ کی طرح عام طور سے مشہور ہے اور ہندوستان میں قریب قریب ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔ یہ زیادہ کہلی ہوئی موزوعہ زمینوں میں رہتے ہیں۔ جہاڑی اور پہاڑ وغیرہ ناپسند کرتے ہیں۔

نر ہرن کالا نہایت خوبصورت ہوتا ہے۔ یہ نہایت چمکدار رنگ اور متناہت اعضا سے نہایت بہلا معلوم ہوتا ہے۔ یہ نہایت تیز اور چمکدار پہلا لگین ہرنے والا جانور ہے۔ اسکی کاندھے تک اونچائی تقریباً ۳۴۔ انچ ہو جاتی ہے جب بیٹھا ہوتا ہے تو مادہ کے رنگ گھٹنا بہ ہوتا ہے لیکن چون چونا ہوتا ہے اوپر سے سیاہ ہوتا جاتا ہے گردن کے اوپر سینگوں کے بیچ تک پشت کا حصہ بعض کا مادہ کے رنگ کی طرح اور بعض کا خافی رنگ ہوتا ہے باقی تمام مکر سیاہ ہوتی ہے۔ دم کے نیچے رانوں کا کچھ حصہ سفید ہوتا ہے۔

سینگ بڑے بڑے بلدار نہایت خوبصورت ہوتے ہیں عموماً ۲۱۔ انچ کے لمبے ہوتے ہیں۔ مین نے اب تک تقریباً ۸۰۰ کالے ہرن مارے ہیں صرف دو ہرنوں کے سینگ ۲۷۔ انچ کے تھے جنہیں سے ایک ہرن کے سینگ اب بھی میرے پاس موجود ہیں انہیں بڑے سینگ مین نے آج تک نہیں دیکھے۔

نر جب جوانی پر آتا ہے تو ہنریا رنگ ہوتا ہے۔ اور پہر بعد کو کالا ہو جاتا ہے۔ انہیں ایک قسم کو ترا ہے جو بوڑھا ہو کر بھی مادہ کے رنگ کی طرح نرمی مائل جو بے رنگ کا ہوتا ہے۔



مادہ زردی مائل پھربے رنگ کی ہوتی ہے اور کمر کے دونوں جانب دو ہلکی پھوری لکیریں ہوتی ہیں۔ سینک نہیں ہوتے لیکن ایک شکاری کا بیان ہے کہ اسنے ایک موڑی ماری تھی اسکے سینک ہی تھے مگر نہ کی طرح نہ تھے چھوٹے تھے اور دراصل یہ عجیب بات ہے یہ اکٹھے تنوشتوں کی ڈاروں میں رہتے ہیں۔

میدانوں میں جہاں یہ ہمیشہ رہتے ہیں کالے نر اکیرن یعنی بیٹھنے کی جگہ بنا لیتے ہیں اور وہ زیادہ تر ڈار سے علیحدہ ہو کر اون پر بیٹھے رہتے اور شام کو اوٹھ کر راعت تباہ کرنے میں مشغول ہو جاتے ہیں جو مست ہو تباہ وہ موڑیوں میں مچاتا ہے۔ انکی چیلانگین قابل دید ہوتی ہیں انپر مول کرنا بڑا اچھا طریقہ ہے۔ اسنے کچکاروں کی طرح یہ جس طرف رخ کر لیتے ہیں پر نہیں لوٹتے۔

بہتوں میں انکے کہج ویکہر موقع سے مالتیار کرایا جائے اور بہتر ہے کہ گراب سے شکار کھیل جائے میں نے ایک ایک فیہ میں چار چار تک ہرن مارے ہیں گوئی کے لئے وہ ہی رائفلز جو چکاروں کے لئے کار آمد ہیں انکے لئے ہی موزوں ہیں۔ مول اور مارا میں چکارے سے چینیہ بمقابلہ کے زیادہ مشکل ہے۔

## چوسنگا اور ہیر کی

چوسنگا نر ہوتا ہے اور ہیر کی اوسکی مادہ ہوتی ہے۔ ہندی میں اسے بیڈلا بھی کہتے ہیں۔ یہ ہندوستان کے مختلف پہاڑی اور گہنی جھاڑی دار حصوں میں پائے جاتے سینٹرل انڈیا میں انکی زائد کثرت ہے۔

یہ نہایت چمکیل اور دھکیل جانور ہوتا ہے۔ اور اچانک ایسے قریبے اوٹھ کر بھاگتا ہے جہاں اسکے ہونے کا گمان ہی نہیں ہوتا۔ اور جب بھاگتا ہے تو آڑ پکڑ کر۔

ہرنوں میں یہ سب سے چھوٹی قسم ہے۔ جسارت میں چکارہ کے برابر ہوتا ہے۔ اور مادہ کا قد اس سے ہی چھوٹا ہوتا ہے۔ رنگ سرخ ہو رہٹ مائل ہوتا ہے۔ اور پیرانا ہو کر نر کا رنگ پشت پر سے ہلکا سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ اگر فاصلہ سے دیکھا جائے

تو نیچے پیٹ پر سے ہو رہا اور ٹانگیں گنڈیدار سی ہوتی ہیں یہ گنڈے کچھ سفیدی اور نیلا ہٹ لئے ہوئے ہوتے ہیں۔ بال بڑے ہوتے ہیں اور نر کے چکارہ سے کسی قدر موٹے ہوتے ہیں۔ گہریاں پتلی اور لمبی ہوتی ہیں۔ اور یہ گہریوں کی کوکون کے بل چلتا ہے۔

نر کے چار سینک ہوتے ہیں دو چھوٹے آنکھوں کی سیدھ میں اور دو بڑے جس جگہ عام طور سے سینک ہوتے ہیں۔ اوپر کے سینک زیادہ سے زیادہ ۴ یا ۵ انچہ لمبے سیدھے اور صاف ہوتے ہیں نیز گادوم ہوتے ہیں۔ نیچے کے چھوٹے ڈیڑھ انچہ سے زائد لمبے نہیں ہوتے اور یہ بہت بعد میں نکلتے ہیں جب یہ پورے طور سے جوان ہو جاتا ہے دم سامر کے ہمرنگ ہوتی ہے۔

بڑی گہانسی یا جھاڑی میں یہ خرگوش کی طرح دبکا رہتا ہے اور بہت کم چلتا پھرتا ہے چونکہ یہ ایک دم شکاری کے پیروں میں لٹک رہا لگتا اور آڑ پکڑتا ہوا لگتا ہے اسلئے یہ بندوق کی رو بہت کم آتا ہے۔

علاقہ جہالا والا میں ۵ مارچ ۱۹۷۰ کو ۳ بجے عصر کے میں کافی سندھ ندی پر چلتا ہوا گولے میٹھنے کو جا رہا تھا۔ میرے کیمپ کے ندی کا فاصلہ تقریباً ۲۰۰ گز ہو گا راستہ میں پیش دیکھا کہ ایک نر اور تین بیٹریاں گہانسی میں سے نکل کر پانی کے کنارہ کنارہ جا رہے ہیں۔ میرے بل بوتہ میں ۳۲/۴۰ رائفل تھا اور وہ مجھے ۱۲۵ گز پر تھے میں نے نر کے گولی لگائی اور وہ اوچھل کر گراتینوں مادہ کو دگڑا اور تھوڑی دور جا کر دیکھنے لگیں میں نے ایک مادہ پر ہی فیر کیا وہ بھی گر گئی۔ اور پھر دوسری پر اور اتفاق سے وہ بھی رہ گئی اب صرف ایک باقی رہ گئی تھی اور وہ ۲۰۰ گز پر جا کر کھڑی ہو کر دیکھنے لگی میں نے اس پر ہی فیر کیا لیکن گولی ذرا میس ہو گئی اور وہ بہاگ لگی۔ میں نے فیرت پانچ تینوں کو دھج کر لیا۔

پھر گنہ سرویج میں یہ بہت بکثرت پائے جاتے ہیں۔ میں نے صرف ایک مرتبہ کے شکار میں ۲۵ مارے تھے۔ اس کا گوشت عمدہ اور لذیذ ہوتا ہے۔ اس سے بہتر کسی ہرن کا

گوشت نہیں ہوتا۔  
 چکارہ کی طرح یہ کہہ جاتا ہے اور پابندی کے ساتھ وہاں جا کر میگنی اور پشیاب  
 کرتا ہے۔ ہانکے میں یہ اکثر نکل آتا ہے۔ اور شکاری چاہے تو مار سکتا ہے۔

## چیتل

یہ ہندوستان کے مختلف حصوں میں ملتا ہے۔ اس کے دامن راجپوتانہ اور اکثر جگہ بہ کثرت  
 پائے جاتے ہیں خصوصاً راجپوتانہ میں دلیسی ریاستوں کی رکھنوں کو ٹہ بوندی جہلاؤ  
 میں انکی بڑی افراط ہے۔

یہ چوٹی جھاڑی کی پہاڑیوں کے دامنوں میں خصوصاً دریا کے قریب رہتا بہت  
 پسند کرتا ہے۔ نہ مچھانگ، کارنگ، سرخی اور زردی مائل لاکھا سا ہوتا ہے اور  
 ایک گہری لاکھی بچی مکر یہ ہوتی ہے نیچے کا حصہ ہوا سفید اور تمام جسم پر سفید و  
 خوبصورت گل کی قدر و قوس نما خطوں میں پڑے ہوتے ہیں۔ دم لمبی بالوں دار  
 سام جیسی ہوتی ہے اور نیچے سے سفید ہوتی ہے۔ بعض نر کے سینک او کی  
 جسمانی حیثیت سے ہی بڑے ہوتے ہیں۔ اور دونوں برابر اور یکساں ہوتے ہیں  
 اور ہر ایک سینک میں تین تین شاخیں ہوتی ہیں۔  
 اسکے سینک جھاڑیوں کا کوئی خاص موسم نہیں ہے چونکہ ایک ہی وقت میں میں نے  
 تین چیتل مارے اور جن میں سے ایک بہت بڑا نر بغیر سینگوں کا تھا دوسرے کے  
 بہت بڑے سینک تھے اور اوپر مچھل کی طرح روئیں تھے اور باریک کہاں تھی کہ ذرا سی  
 خراش سے خون نکل آیا تھا۔ لیکن اندر سختی تھی۔

تیسرا پورے سینگوں کا تھا اور اسکے سینک اصلی سینگوں کی طرح تھے جیسے عام طور  
 سے چیتلوں کے ہوا کرتے ہیں۔ سبب یہ سمجھ میں آتا ہے کہ جیسے انکی پیدائش کا خاص  
 موسم نہیں اس کی طرح انکے سینک جھاڑیوں کا ہی موسم نہیں بلکہ جب اپنی خاص عمر پہنچ  
 پہنچتے ہیں سینک جھاڑتے ہیں مادہ نر سے چھوٹی اور کالے ہرن کے سینک سے

بڑی ہوتی ہے۔

یہ پہاڑوں پر کم چڑھتا ہو۔ اور رہتا ہی کم ہے۔ چوٹی چوٹی پہاڑیوں پر جہاں مٹی ہوتی  
جھاڑی ہوتی ہے اور جہاں نلے اور ڈرے وغیرہ جھاڑی سے ڈرے ہوتے وہاں یہ بڑی  
خوشی سے رہتے ہیں اور ایسی ہی جگہ پائے ہی جاتے ہیں۔

دو پہر کو یہ سایہ میں رہتے ہیں اور جب ہنگامے جاتے ہیں تو بہت چوری سے  
چپکے جھاڑی ہی جھاڑی میں نکل کر بھاگتے ہیں۔ یہ سینگوں کو کمر پر رکھ کر اور گردن لمبی  
کر کے اور سر نیچے جھکا کر بڑی خوبصورتی سے بھاگتے ہیں۔

ایک تو اس کا آدمی سے آڑ پکڑ کر بھاگتا دوسرے چونکہ اس کا رنگ جھاڑی کے رنگ میں  
مل جاتا ہے۔ اس لئے اکثر اوقات بندوق لگانا تو کجا اسے دیکھنا ہی مشکل ہوتا ہے۔  
میں نے انہیں ۶۰ تک کی تعداد میں ایک ڈارمین دیکھا ہے۔ بڑی ڈارمین پانچ چہرے  
نر رہے ہوتے ہیں اور چوٹی ڈارمین ایک دو۔

میں جب کبھی رات کو پانی پرانکے اور شیر تندرہ وغیرہ کے لئے ندی پر بیٹھا ہوں تو مغرب  
ہی سے انکی آواز سننا رہا ہوں۔ جب یہ کوئی درندہ دیکھ پاتے ہیں تو ایک باریک  
آواز دے کو، کو، کا لگاتے ہیں جو پہاڑ میں گونج کر ایک خاص کیفیت دہین پیدا کرتا ہے  
جس کے لطف سے شکاری ہی کا دل واقف ہو سکتا ہے۔

گذشتہ جون ۵۷ء میں میں ایک نیچے تیر ونگا مالا تیار کر کے پانی پر بیٹھا اور دوسرے  
مالے میں میری ایک ساتھی سید صاحبہ جو شکار کے بڑے شوقین تھیں بیٹھیں۔ اتفاق سے  
اونکے مال پر ایک شیر آگیا اور سنے نہایت اطمینان سے اگر پانی پینا شروع کیا۔ شیر کا سید صاحبہ  
سے صرف بیس گز کا فاصلہ تھا اونکے پاس چار بوریکنالی بندوق تھی اور اونکے ہاتھ پر  
توب چڑھی ہوئی تھی اگر وہ اوسان قابم رکھ کر اطمینان سے بندوق لگاتے تو اسے ضرور  
مار دیتے۔ لیکن گھبرا گئے اور ایک نا تجربہ کار لڑکا جو انکے ساتھ مالے میں بیٹھا ہوا تھا اور  
بہی زیادہ گھبرا گیا۔ گیلرٹ میں انکے کسمانے کی وجہ سے شیر کو علم ہو گیا تھا یا وہ اللہ اعلم  
کیا بات تھی ہر حال شیر مالے کے اور ہی قریب آگیا اور صرف دس گز پر آکر کھڑے ہو کر بڑے

روز سے دھاڑا اور سبکدوش گزرا۔ سید صاحب کی ماہی ڈر کے بری لگتی تھی اور لڑکے بچارہ کا قودم ہی دکھلا۔ دونوں نہایت خوف زدہ تھے آخر خدا خدا کر کے شیر ملا شیر کے جاتے ہی دونوں آدمی ماہی سے اٹھ کر کیمپ کی طرف پہاگے اور کیمپ میں آگئے۔

شیر دو روز سے میرے ماہی کے سامنے پانی پیتا تھا اسلئے کہ اس کے کہو جون سے پتہ چلتا تھا۔ لیکن قاعدہ ہے کہ نئے آدمی کے سامنے شکار زیادہ آتا ہے۔ چنانچہ اس روز میرے مال پر نہیں آیا اور سید صاحب کے ماہی پر گیا۔ ایک مرتبہ مجھے ۱۰ گز کے فاصلہ سے بولا تھا لیکن میں یہ سمجھا کہ ۱۰ گز پر ہے۔

مجھے کیا علم تھا کہ سید صاحب ماہی سے اٹھ کر چلے گئے ہیں رات کے دو بجے میں اپنے ماہی سے اٹھ کر ادھنیں اٹھانیکے لئے اونکے ماہی پر آ رہا تھا کہ ایک بڑا سیچہ میری نظر پڑا وہ اونکے ماہی کے سامنے پانی پی رہا تھا۔ مجھے تعجب ہوا اور میں سنبھل کر بیٹھ گیا۔ مجھے میدان میں دیکھ کر غالباً اپنا شبہ ہٹانیکے لئے وہ میری طرف بڑھا۔ لیکن میری ہندوق کی جھلک دیکھ کر اور ایک آواز نکلا کہ وہ فوراً بڑی تیزی سے واپس لوٹ کر ہاگ گیا۔ سید صاحب کے ماہی سے اٹھ کر چلے جانے کا مجھے افسوس ہوا مجبوراً میں بھی کیمپ میں واپس آگیا اور سید صاحب سے شیر کی تمام سرگزشت سنی۔

چیتیل سردی کے موسم میں صبح دن نکلتے نکلتے پانی پی جاتے ہیں۔ اور گرمی کے موسم میں ۳ بجے سے شام تک پانی پیتے ہیں سید صاحب کے واقعہ کے دوسرے روز میں اسی ندی پر تین بجے سے آ بیٹھا۔ میں اس کنارہ بیٹھا تھا اور چیتیل دوسرے کنارہ پر ۱۵ گز پر پانی پیتے تھے۔ میں نے شام تک چھانٹ چھانٹ کر بڑے بڑے سینگوں کو پانچ چیتیل اپنے ہم پیرس ۲۸ پور رائفل سے مار لئے۔

تیسرے روز شام کے قریب میں اپنے کیمپ ندی پر جا رہا تھا کہ راستہ میں چیتیلوں کی ایک ڈار چھ ملگئی میں نے اونہیں سے سات چیتیل ۳۲/۴۰ رائفل سے مارے اونہیں ایک نر چیتیل اس قدر موٹے اور بڑے سینگوں کا تھا کہ میں نے اب تک نقشہ بناؤ بیٹھو چیتیل

مارے ہیں لیکن ایسے بڑے سنگین کا کہی نہیں دیکھا تھا وہ سنگ اب تک میرے پاس موجود ہیں۔ غرض چار روز میں جو دہان شکار ہوا اسکی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

چیتل - چوٹے سنگوں کے سامر - زبردست نیل - بہتر کیاں جنہیں ایک نہ تھا۔  
ریچہ - تیندوے۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جب چیتلوں کو پیدل تلاش کیا جائے تو بڑی شکاری عمل میں لائی جائے۔ ہمیشہ ہاتھ میں زبردست رائفل رکھنا چاہیے چونکہ اکثر جس جگہ یہ ہوتے ہیں وہاں درندے ضرور ہوتے ہیں۔ اور اکثر کسی درندہ سے مدد بھیڑ ہو جاتی ہے۔

چنانچہ ایک مرتبہ ایک بڑے قطعہ میں جو ندی کے بچے میں ڈیڑھ سو گز چوڑا اور دو سو گز لمبا واقع تھا اور جہاں بسی اور گہنی گہالٹس تھیں میں نے چالیس آدمیوں سے ہارکا دلوایا میں نکلنے کی جگہ ۸۰ بوریمیس لیکر کھڑا ہو گیا۔ چند آدمی زور سے چلائے کہ آتا ہے لیکن مجھے کوئی جانور کچھ عرصہ تک نہ دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ یہ ترکیب درندہ کی ہے اور اب صاف میدان میں کھڑا ہونا ٹھیک نہیں۔

چنانچہ میں ایک بڑے سے جھاڑ کی اڑ لیکر اور ایک گھٹنا ٹیک کر تیار بیٹھ گیا۔ ورنٹ کے بعد ایک خفیف سی آہٹ ہوئی لیکن ذرا دیر کے بعد موقوف ہو گئی جس سے مجھے درندہ ہونے کا اور بھی یقین ہو گیا۔ کچھ دیر بعد میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا تیندوہ مجھے چالیس گز پر جس جگہ کہ کہ میں ابھی چھوڑ کر آیا تھا کھڑا ہو کر میرے طرف غور سے دیکھنے لگا اس عرصہ میں میں اپنا رائفل سجوبی ملا چکا تھا۔ میں نے بڑے اطمینان سے کل بائی گردن کی جڑ میں گولی لگی اور ایسی موثر کہ وہ صرف تھوڑی دیر تک دم ہلا کر مر گیا۔

جس جگہ لنگور درختوں پر چڑھ کر تیندوے وغیرہ کہاتے ہیں وہاں چیتل درختوں کے نیچے چھوٹے جاتے ہیں اور جب قدر پیل اونے نیچے گرتے ہیں انکے حقمہ میں آتے ہیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ جبکہ پانی پر بیٹھا ہوا تھا میں نے یہ سیر دیکھی۔ جب لنگور ایک

درخت اور گرد و سر درخت پر چڑھتے تھے تو یہ بھی فوراً بھاگ کر اسی درخت کے نیچے آ  
 کھڑے ہوتے تھے اور لنگوروں سے بالکل نہیں ڈرتے تھے یہاں تک کہ بعض لنگور  
 چیتل کے تہیڑ بھی مار دیتا تھا تو یہ نہ کان دبا کر دوسری جگہ کو دیکر کھڑا ہو جاتا تھا۔  
 جہاں یہ ہوتے ہیں وہاں ہانکے میں شیر وغیرہ سے پہلے بکثرت نکلتے ہیں۔ پرگٹ  
 سرویچ میں انکی نہایت کثرت اور وہاں میں نے بہت زیادہ شکار کئے ہیں اس سے  
 کہ مجھے اس جانور کا شکار کرنا دل سے پسند ہے اور میں بڑے شوق سے اسکا  
 شکار کھیلتا ہوں۔

## پارہ یا ہاگ ڈیر

یہ ایک ہرن کی قسم ہے جیسے چوٹا سام کہنا چاہئے۔ یہ اسقدر گھانس میں چھپا  
 ہوا رہتا ہے کہ ہرن کی طرح اسپرڈاؤ گھات کرنا نہایت دشوار ہوتا ہے۔ اکثر شکاری اسکا  
 نہایت قریب سے ہو کر گزر جاتے ہیں اور یہ بالکل خاموش چھپا ہوا کھڑا رہتا ہے اور  
 نہیں بھاگتا اور جب بھاگتا ہے تو نہایت قریب لٹک کر اور ایسی اڑ پکڑ کر کہ بندہ ق کا  
 سخت مشکل ہوتا ہے۔

یہ ترائی جنگلون اور ہندوستان کے مختلف حصوں میں پائے جاتے ہیں راجپوتانہ  
 میں بالکل نہیں پائے جاتے یوپی میں گنگا اور جمنا کے کناروں پر جہاں گھانس اور  
 میدان ہیں بکثرت پائے جاتے ہیں۔

جب اسکے جگہ کوئی لگ جاتی ہے اور آدمی اسے پکڑنے کا ارادہ کرتا ہے تو یہ چہین  
 چہین "آواز نکال کر بڑی طرح چھیٹتا ہے۔

نر کی قدر نہ چیتل سے ملتا ہے لیکن اسقدر خوبصورت نہیں ہوتا۔ نر کے سینک  
 یا چیتل جیسے ہوتے ہیں مادہ کے سینک نہیں ہوتے۔ موٹا لمبا جسم ہوتا ہے  
 اور ٹانگین چھوٹی ہوتی ہیں۔ یہ بڑی موڈی کے قریب قریب برابر ہوتا ہے  
 لیکن جسم میں کچھ بیماری ہوتا ہے۔

یہ سور کی طرح لمبی دوڑتا ہوا گھٹا ہے نہرن کی طرح چلا لگتا ہے نہر تار ہوا نہیں ہوا گھٹا ہے۔ اور جیسا سپر زیادہ پڑتا ہے تو لمبی گردن کر کے اور سر جو کچھ کر چتا ہوا ہوا گھٹا ہے۔

اس کا رنگ کتھی ہوتا ہے اور جسم پر بال سام کی طرح ہوتے ہیں۔ بلحاظ قدر کے اس کے سینگ چیتل سے چوڑے ہوتے لیکن شاخدار ہوتے ہیں اور چیتل کی طرح یہ بھی سینگ جھاڑتا ہے۔

یہ گہنی جھاڑی کو بہت پسند کرتا ہے۔ یا کچھ کھلے میدان کو جس میں گھاس زیادہ ہو اور جھاڑی بکھی ہوئی ہو۔ یہ اکثر سوروں کی جگہ پانی کے قریب جنگلون میں رہتا ہے۔

ہیں اور تری جہان گھاس بڑی ہو ضرور ملتے ہیں۔ جب ہاتھوں کی لائن بانہہ رکھ شہ پتندہ وغیرہ کے لئے ہارکا دیا جاتا ہے تو برد گھاس وغیرہ میں یہ بہت زیادہ بکھلتے ہیں اگر ہانگنوں پر گونی لگائی گئی ہمیشہ اونچے ہونے جاتی ہے۔ اور یہ ہی وجہ ہے کہ اکثر اسپر گونی خط لگاتی ہے۔ شکاری کو اس بات کا ضرور خیال رکھنا چاہیے اور خوب اندازہ کر کے گونی لگانا چاہیے۔ اگر یہ گھاس میں چھپا ہو تو قریب نہ لگے۔ لگانا چاہیے باقی جیسا موقع ہو۔ بہر حال اسپر گونی لگانے کے موقع میں پشاشا کے ملتے ہیں۔ یعنی جلدی فیر کر نیکی۔

## نیل گائے یاراج

یہ ہندوستان میں بڑے ہرون میں نہایت مشہور عام جانور زمین سے ہیں۔ زیادہ تر کم جھاڑی دار جنگلون اور میدانوں میں پائے جاتے ہیں قریب قریب۔

ہندوستان کے تمام حصوں میں ملتے ہیں خصوصاً راجپوتانہ کی دیسی ریاستوں میں یہ پلے ہوئے جانوروں کی طرح محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ سینٹرل پروونس میں پنجاب یوپی میں انکی نہایت کثرت ہے۔

یعنی نیل جون جون پڑانا ہوتا جاتا ہے نیلا ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب بہت پڑانا ہوتا ہے تو سیاہی مائل نیلا ہوتا ہے اور پاؤں تک سیاہ ہو جاتے ہیں جنہر سفید گندے پڑے ہوتے ہیں۔ اگلا حصہ



کی قدر اونچی ہوتا ہے۔ دم گانے کی طرح ہوتی ہے نیچے گھٹتا ہوتا ہے اور چوڑے  
پچھلے پاؤں کی کچ تک پہنچتی ہے۔ گلے پر سفید اور سفیدی کے نیچے سے سیاہ بالوں کی  
ایک ڈاڑھی نکلی رہتی ہے۔ کندھے سے گردن تک ایال سی ہوتی ہے۔ سینک  
گلاؤں میں پیشانی پر ہوتے ہیں کچھ سیدھے اور آگے سے نوکین خمیدہ ۱۹ انچہ سے  
زیادہ لمبی نہیں ہوتے مادہ کارنگ سرخی مائل شتری ہوتا ہے۔ اور سینک نہیں  
ہوتے لیکن مین نے ایک مرتبہ رو جڑی شکار کی تھی جبکہ پانچ انچہ کے سینک تھے  
میں یہ سمجھا تھا کہ مر ہے اسلئے کہ رنگ بھی نیلا ہٹ مائل تھا۔ لیکن دراصل پیرانی  
مادہ تھی۔

یہ بڑے بڑے درختوں اور زائد گھاس کے جنگل میں رہنا پسند کرتا ہے۔ ڈھاکے  
جنگل میں ہی بہت رہتا ہے۔ یہ نہ زراعت کے سخت دشمن ہیں۔ چار پانچ سے  
لگا بیس بیس تک اکٹھے رہتے ہیں۔ لیکن مین نے ۸۰ و ۹۰ تک کی ڈارین دیکھی۔  
ہیں۔ اون بیڑوں میں جہاں پلاؤ جانور دن کی طرح رکھے جاتے اور جہاں ان پر بندوبست  
بہت کم چلتی ہے ایسی تعداد میں دیکھے جاتے ہیں۔  
لیکن جہاں بندوبست چلتی رہتی ہیں وہاں یہ کم تعداد میں ہوتے ہیں اور اس قدر  
چمکیلے اور ہما گئے وائے ہوتے ہیں کہ ایسے بہرے جانور پر بعض اوقات ڈارین بھی  
داؤ کرنا مشکل ہوتا ہے۔ فوراً شکاری کو دیکھ لیتے ہیں۔ یہ نہ سمجھ لینا چاہئے کہ یہ  
آسانی سے مارے جاسکتے ہیں البتہ یہ بات ضرور ہے کہ جبکہ یہ رہتے ہیں  
تلاش کرنے سے جلد مل جاتے ہیں۔

یہ نہایت مضبوط جانور ہوتا ہے خصوصاً پیرا نائل تو نہایت ہی مضبوط ہوتا ہے  
میرے نزدیک مضبوطی میں یہ ار نے پینے سے دوسرے درجہ پر ہے۔ اور درحقیقت  
میں اسے راجپوتانہ کا ار نہ ہنسیا ہی سمجھتا ہوں۔

یہ نہایت سمجھدار اور ہرن کی طرح سے دور سے بولنے والا جانور نہیں ہے۔ البتہ  
میں جب میں نے شکار کہیلنا شروع کیا تو مجھے انکے مارنے کا بڑا شوق تھا اور میں انکا

زیادہ شکار کھیل کر تا تھا۔

چنانچہ اب تک میچ ۷۷۴ جانور مارے ہیں لیکن اب انکا شکار کرنا بہت کم کر دیا ہے  
شادو زادہ دوستوں کے سخت اصرار پر انکا شکار کھیل لیتا ہوں۔ یا جب کسی رائیفل کی  
جاسخ کرنا منظور ہوتی ہے۔

راجپوتانہ میں تمام جنگلی جانوروں میں پرانے نیل سے مضبوط جانور نہیں کیسا ہی زوردار  
رائیفل ہو لیکن کوئی جیگہہ پڑ جائے تو یہ ضرور بہاگ جاتا ہے اور ہمیشہ دوسری کوئی  
لگانیکی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض موقع پر ۷۷۴ کی گولیاں پیٹ یا پلیون پر کہا کر  
بہاگ گیا۔ دو رنگ خون کے کوچ ملے لیکن وہ نہیں ملا۔ دو سکر روز چار میل پر خرودہ  
چنانچہ ایک مرتبہ جبکہ میں چیتلوئی تلاش میں جا رہا تھا ایک ایک بڑا اندر اور اسکی ساتھ  
چار مادہ نظر پڑے۔ یہہ دیکھتے ہی بہاگے مین نے نیل پر فیر کیا گولی پلیون پر کمر سے  
ذرا نیچے بغل پر ہوتی ہوئی لگی مگر پر صدر مہ آئے سے گر گیا۔ میرے ساتھ تین آدمی تھے  
اسے پکڑ کر فریج کیا تمام زخرا اور ایک طرف کی رگین کان تک کٹ گئیں بہتیں دوسری  
طرف اچھی طرح چھری نہ پھری اسلئے اسکی کڑھ تھی تھوڑی سی کہاں اور کچھ رگین  
رہ گئیں۔ ہم یہہ سمجھے کہ فریج ہو گیا وہ ابھی تک زور کر رہا تھا بنے چوڑ دیا چوڑتے ہی  
وہ خرخر کرنا ہوا ایک م اوٹھ کر تیزی سے بہاگا ہم سمجھے کہ آگے جا کر چند قدم پیگر جاگیا  
لیکن وہ تو بہاگے چلا گیا خون کے کوچ لینے پر معلوم ہوا کہ خون مشکوں کے منہ گرتا ہوا  
برابر چلا جا رہا ہے۔ اور جب کوچ لیتے ہوئے میل بہر تک برابر چلے اور نہیں ملا تو ہمیں  
سخت تعجب ہوا۔ اب ہمیں مایوسی ہونے لگی تھی۔ اس اثنا میں میں نے دیکھا کہ کچھ چیلین  
اور گہڑا ایک درخت پر منڈلا رہے ہیں اسپر خیال ہوا کہ شاید وہاں ہو۔ چنانچہ وہاں جا کر  
دیکھا تو ایک درخت کے نیچے چھاڑیوں میں بیٹھا ہوا ہے۔ مجھ دیکھ کر کان کھڑے کئے  
جیسے کہ تندرست ہو۔ لیکن نہایت بہانک صورت تھی۔ تمام گل کٹا ہوا اور نہ خرخر لگا ہوا  
میں نے فوراً دوسری گولی گروں پر لگائی۔ تب کہیں اسکا کام تمام ہوا۔ دیکھا تو صرف  
چار اونگل ایک طرف کی کہاں اور گوشت رہ گیا تھا جسکو فوراً ہی فریج کیا۔

بچہ اور میرے ساتھی تینوں شکاریوں کو سخت تعجب تھا۔ ہم میں سے کسی نے بھی ایسا واقعہ عمر بھر تک نہیں دیکھا تھا۔ ہمارے ساتھ اولن دیہاتیوں کو بھی جو کھوج لگائے وقت ہمارے شریک ہو گئے تھے تعجب تھا۔

تخصیر یہ کہ یہ جانور نہایت مضبوط ہوتا ہے۔ اسکی مضبوطی کے متعلق اس قسم کے صدائے واقعات ہیں جو بخوف طوالت نظر انداز کئے جاتے ہیں۔

تا نگہ سے داؤ کیا جاتا ہے تو یہ خوب زور برآ جاتا ہے۔ بشرطیکہ تا نگہ پیریشی جگہ ہو ورنہ ہرن کی طرح لو لگے راہ بفلوں سے شکار کرتے ہیں۔ یا جیسا متوقع ہو۔

سرونج کا ایک عجیب واقعہ یہ گذرا ہے کہ میں شکار کو جب وہاں کے جنگل میں گیا تو ایک نیل میرا زخمی گیا میرے ہمراہ اس وقت ذیل کے اشخاص تھے۔

پہلے ایک صاحب میرے پڑوسی عظیم الشان عرف نئی خان۔

اور تین اشخاص سرونج کے باشندے۔ ایک عثمان شاہ جمدار۔ دوسرا اصغر شاہ سوار تیسرا جمال خان حوڈار تھے۔

ہم سب ایک پہاڑی پر چڑھے تو دیکھا کہ ایک بڑا سیاہ ٹیڈیہ سا ہے کسی نے سوچا کیا کسی پتھر قریب جانے پر معلوم ہوا کہ بڑا نیل بیٹھا ہے اور اپنا منہ دوسری طرف ہمسے اڑ میں اپنی نعل میں موڑے ہوئے رکھ چوڑا ہے۔ بیش گز جا کر میں نے کہا ٹیڈیہ زخمی معلوم ہوتا ہے دیکھو میں بندوق ملائے تیار ہوں تم کہاں شو اگر پہاڑ کا تو میں فیہ کر کے گراؤں گا۔

چنانچہ سب ملکر کہاں سے کہاں سے وہ خبر ہوا تب تو میں بیفکر ہو کر اور بندوق ایک ہاتھ میں لیکر بیفکری سے اس کے پاس چلا یہ کہتا ہوا کہ بھئی افسوس ہے یہ وہاں کا زخمی یہاں اگر مرا۔ سب میرے ساتھ ساتھ جب میں نے ٹوک مار نیکو پاؤں اوٹھایا یہ آواز سے کہہ کر اس کے گویا کہاں لگی اور بوٹ اس کے چھٹے کے مشکل سے لگا ہوا کہ وہ دیکھا ایک

نہایت تیزی سے اوچل کر گر پڑا اور ہٹا۔

چونکہ میں ایک ٹانگ اوس پر کہنا چاہتا تھا دوسری پر پورا زور تھا اس کے اوٹھنے سے کچھ میرے اٹھے ہوئے پاؤں پر اسکی لگی لگی کچھ میں گر پڑا یا غرض گرتے سے بچا۔

اور پتھر اوسکے کہرون سے اوڑ کر میرے لگے۔ بیس گز پر ایک بڑا ہاڑ کا نشیب اور چھاڑی  
 ہتی مینے جلدی مین گھوڑا بندوق کا چڑھا کر کندھے پر رکھا نہ تھا کہ بندوق گڑ بڑی مین  
 کل پر اونگلی پڑنے سے چل گئی دوسرا فیر کچھ ملا کر بے انداز نہایت جلدی مین دس گز سے  
 لگایا دو دن خطا ہوئے۔ میرے علاوہ اور سب میرے ہمراہیوں نے داہنے بائیں میرے  
 کا نون پر سے اپنی بندوقین اوپر خالی کین۔ اور صرف نہایت خراب آواز فیرون کے  
 بڑ۔ بڑ۔ بڑ۔ کر کے رہ گئے۔ کیسی گونی نے ہٹا کا لگایا نہ دیا سب خطا ہوئیں۔ اور ہم سب منہ  
 تکتے رہ گئے اور وہ صحیح سلامت چلا گیا۔ بعد کو مجھے بہت تعجب کے ساتھ نہایت ہنسی آئی  
 علی ہڈ لقیاس سب کو معلوم ہوتا تھا کہ افیون کے کہیت مین دوڑے وغیرہ چرکرایا تھا اور  
 نشہ مین بیٹھا رہ گیا۔

## سام

۱۱۲ یہ بڑے ہرنون مین ہے قد مین نیل کے برابر ہوتا ہے ناپ مین اندازاً ساڑھے  
 تیرہ کا ہوتا ہے۔ ہندوستان مین یہ ہی بڑا مشہور شکار ہے۔ اور تقریباً ہر شکاری  
 اس سے واقف ہوتا ہے۔ یہ ترائی کے میدان بمالیہ کے دامن سینٹل پر اونسین  
 اور آسام کے جنگلون مین بہت پائے جاتے ہیں۔ اور راجپوتانہ مین بہت سی ریاستوں  
 کی رکھتوں مین بکثرت ہیں۔

اس کا رنگ کتہی بھورا سا ہوتا ہے۔ اور بعض سام لوڑ یا بھوکہ سیاہ ہو جاتا ہے۔ اسکی  
 جلد پیربال سخت اور موٹے ہوتے ہیں اور بعض موسموں مین ایال کی طرح گلے گردن  
 پر بڑے اور گنے ہو جاتے ہیں۔ سینگ بڑے ہوتے ہیں۔ اور ہر سینگ مین تین تین ناخن  
 ہوتی ہیں۔ سینگوں کی لمبائی مختلف ہوتی ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ پیرانے بڑے سام کے  
 چوٹے سینگ ہوتے ہیں۔ یعنی صرف ۶ انچ کی سینگوں کی جڑ مین نکلی ہوتی ہیں جنہیں نخل  
 کی طرح روان ہوتا ہے جو نہایت ملائم ہوتا ہے۔ لوگ اسے لونیہ سام کہتے ہیں۔ اسکے  
 سینگ جب شروع مین نکلتے ہیں تو بعض کے پتلے اور سیدھے ہی ہوتے ہیں۔ پٹھے کے

تقریباً ۱۰ فٹ لمبے ہوتے ہیں اسکو دنگ یا سائٹر کہتے ہیں۔

مادہ کے سینک نہیں ہوتے۔ یہ چھوٹے پہاڑ یا معمولی اونچی پہاڑیوں میں جہاں گنجان جہاڑی ہوتی ہے اور پانی قریب ہوتا ہے رہنا پسند کرتے ہیں۔ خصوصاً جہاں آدمی کا مشکل سے گذر ہوں کو جہاڑی میں چھپ کر چرتے ہیں۔

میدانوں میں اکثر کم گتے ہیں لیکن کھیتوں میں لے مالے سے انکا بہت اچھا فائدہ کار ہو سکتا ہے بڑے سامر کا وزن تقریباً سات یا سو سات من ہوتا ہے سب سے بڑا سال سینک نہیں جہاڑی بلکہ تیسرے یا چوتھے سال سینک جہاڑی ہے جب سینک نکلتے ہیں تو ابتدا میں اونکی شکل مخروطی ہوتی ہے۔ یعنی وہی ملائم گاجر جیسے۔

میرے نزدیک بہتر ہے کہ سینگوں سے پتہ چلا کر نیچے اور مادہ کو نکال کر یوقت چھوڑ دیا جائے کہ اونکی نسل منقطع نہ ہو نیز اسی صورت ہر قسم کے ہرن کا خیال رکھنا چاہیے اگرچہ یہ بات نئے نڈکار یوں کے لئے سخت دشوار ہے لیکن حتی الامکان اس پر ضرور نظر رکھنا چاہئے۔

رات کو جب یہ زراعت چرنے کے لئے کیتوں پر آتے ہیں تو اکثر دیکھا ہے کہ جبہ فٹ اونچی باڑ تک کو دجاتے ہیں جو حفاظت کی غرض سے کیتوں کے چاروں طرف لگا دی جاتی ہے۔

چنانچہ ایک مرتبہ میں باڑ کے باہر سامرون کی آمد دیکھ کر مالا کہو دکر بیٹھ گیا۔ میں اس طرف بیٹھا رہا اور سامر دوسری طرف سے آمد کو دکر چرنے لگے جب انکے چرنے کی میرے کان میں آواز پہونچی تو میں نے آہستہ سے اوٹھکر باڑ کے اوپر سے دیکھا چونکہ مالے کے پاس سے باڑ پہونچی تھی اور وہ اس کے قریب ہی چر رہے تھے۔ اگرچہ میں نے اوہیں نہایت ہوشیاری اور احتیاج سے دیکھا تھا کہ وہ شبہ ہی نہ کر لیں۔

لیکن خدا جانے اوہیں کیسے شبہ نہو گیا کہ یکا یک سب پہاگے اور گود کو دکر جانے لگے میں نے ایک بڑے سامر کے پہاگتے کے گولی لگائی اونکی ایک اگلی ٹانگ ٹوٹ گئی باقی اور سامر ۴ فٹ اونچی دیوار کو دکر پہاگ گئے زخمی سامر نے ہی کو دنے کی کوشش کی لیکن وہ مجبور تھا اور دیوار سے ملکر گنا کر گر پڑا اور پھر اوٹھکر لنگراتا ہوا اوہر اوہر دوڑنے لگا آخر دوسری گولی لگائی اور اس کا کام تمام کیا۔

دن کے وقت ہانکے سے انکاش کا راجھا ہوتا ہے۔ لیکن اکثر یہ ہانکے میں واپس لوٹ جاتے ہیں۔ اس کا انتظام پہلے سے کر لینا چاہیے۔  
 میں جنگل میں پہرہ انکاش کا کہیلنا پسند کرتا ہوں۔ میں نے تقریباً ڈھائی سو سال مارے  
 ہیں جن میں صرف ۷۰ ہانکے سے اور باقی رات کو مالے سے یادن کو پہرہ مختلف طریقوں سے مارے ہیں۔

ایک مرتبہ دو بڑے سینگوں کے سام اور تین مادہ کی ڈار جھے سوگز کے فاصلہ سے نکلی  
 میرے ہاتھ میں بارہ بوریر پڑا کس تہی بڑے سینگ کے دونوں سامرون کو میں نے مار لیا  
 دونوں نالوں میں اور دونوں کے سرورن میں ہنس پروا کر اپنی کوٹھی میں سر لگا دئے۔  
 یہ سر نہایت بڑے اور عجیب سینگوں کے ہیں۔ اور جب کبھی میں انکی طرف دیکھ لیتا ہوں  
 جھے کس قدر خوشی ہوتی ہے اس لئے کہ میں نے اس قدر بڑے سینگوں کا اتنا کوئی سامر  
 نہیں مارا۔

البتہ ایک مرتبہ ایک سامر پر میرے دو غیر خطائے یہہ اپنے بڑے سینگوں کی وجہ سے  
 عجیب طور معلوم ہونا تھا ایسے سینگ میں نے کبھی نہیں دیکھے تھے۔ افسوس اس وقت میرے  
 ہاتھ پر چڑھا رائیفل موجود نہ تھا بلکہ ایک اور صاحب کا ۵۰ بوراکس رائیفل تھا جسکی لاگ  
 نہایت غلط تھی اور یہ بات ہی مجھے بعد کو معلوم ہوئی جبکہ اس روز اور جانورون پر لگایا  
 اور صحیح نہ لگا۔ اس سامر پر رائیفل خطا ہونے کا قلق مجھے ہمیشہ رہے گا۔  
 ضرور یہ ہے کہ ہمیشہ رائیفل جانچا ہوا اور ہر دوسہ کار کہنا چاہئے۔ ورنہ اچھے اچھے شکار  
 ہاتھ سے جانے رہتے ہیں۔ اور حسرت باقی رہ جاتی ہے۔

رات کو اس کا شکار کہیلنا مشکل ہے۔ اسلئے کہ یہہ جس جگہ آتے ہیں نہایت ہوشیار  
 آتے ہیں۔ پانی پراسکے لئے بڑا رائیفل ہونا بہتر ہے۔ اگرچہ میں نے ۳۰۰ بورشر ڈو  
 سے کیپٹ بلیٹ (Ca Ped blait) چلا کر ایک ایک کوئی میں مارے ہیں جو  
 بندون پر گولیاں کہا کہا کر توڑی توڑی دور پہرہ جا کر گر گئے ہیں لیکن اس سے شکاری فی  
 نہیں اکثر جانور زخمی چلے جاتے ہیں اور پہرہ ہاتھ نہیں آتے اور چونکہ یہہ گہنی جھاڑی میں

رہنے والے جانور ہیں اس لئے ذرا دور ہی گولی کہا کر چلا جاتا غضب ہے۔

ذیل کے رائیفلز انکے واسطے موزوں ہیں۔

ہائی ولاسٹی کا رڈائٹ - ۴۰۰ یا ۳۶۰ یا ۳۷۰ وغیرہ وغیرہ (اکسپریس ۵۰۰ بورلڈ کا رڈائٹ)

اور کافی بارود کا ۷۷۰ بوراکسپریس وغیرہ وغیرہ)

ایک دین مین نے ۳۰۰ بور شیرڈ کی گولی ایک بڑے سینگون کے سام کے لگائی۔

جو پیون پر گولی کہا کر بہا گامین اوسکے تعاقب میں اوسکے کہو جون پر تنہا بارہا تہا کر دیا۔

پہاڑ کی ایک گونگر کی نالی جو بیس گز چوڑی اور چار فٹ گہری تھی۔ اور گنجان جھاڑی

سے ٹوٹتی ہوئی تھی اوسمیں کسی جانور کے چلنے کی آہٹ معلوم ہوئی۔ تھوڑی دیر میں

میںے دیکھا کہ ایک بہت بڑا تیندوہ مجھے ۵۰ گز پر کھڑا ہو کر مجھے دیکھنے لگا۔

چونکہ پاس رائیفل بہت چھوٹا تھا اس لئے میں نے گولی نہیں لگائی اتفاق سے

وہ دیکھ کر بہاگ گیا اگر اس موقع پر آدمی پر چوٹ کر نیوالا شیر ہو تا تو کیسی خوف کی بات

تھی۔ نیز اوس کے صحیح و سلامت چلے جانے سے مجھے بڑا قلق ہوا۔ ایسے جنگلوں میں

گمراہ رائیفل رکھنا بڑی غلطی ہے۔ بڑے رائیفل سے چھوٹا جانور بھی مار لیا جاسکتا ہے

لیکن چھوٹے رائیفل سے بڑا جانور نہیں مارا جاسکتا۔ ہر کیف جس زخمی سامر کی میں تلاش

میں ہتا وہ مجھے مل گیا اور مجھے دو گولیاں اور لگانا پڑیں۔

میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ وحشی جانور تیل سامر میں وغیرہ زخمی ہونے کے

بعد اپنے اپنے بوتے سے زائد مضبوطی دکھاتے ہیں یعنی زخمی ہونے پر ایسی ایسی

گولیاں کھائے چلے جاتے ہیں کہ اگر تیل رستی کی حالت میں گولیاں کھاتے تو ضرور

اوس جگہ پر جاتے۔ شاید زخمی ہونے پر سخت گولی کا اثر نے الفور نہیں ہوتا بظاہر اور

تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔

## ارناہنسیا یا ہنسی

اگرچہ میں نے انکا کبھی شکار نہیں کیا ہے لیکن ناظرین کی دلچسپی کے لئے

صحیح معلومات مقتدر شکاریوں کی کتابوں سے حاصل کر کے پیش کرتا ہوں۔

ارناہینسا ہندوستان کے جنوبی و مغربی حصوں میں پایا جاتا ہے۔ دریا کے نزدیک کے کنارے کے گہنے جنگلوں اور نیلگیری پہاڑ کے نشیبوں میں جہاں نہایت گہنی جھاڑی ہے یہ اکثر پائے جاتے ہیں۔ یہ گہنے جنگلوں میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ اور بانس کی پوٹی ہوئی شاخیں یا گھونگر دن اور نلیوں وغیرہ کے ڈھلاؤ میں جو گھانسن ہوتا ہے چرتے ہیں۔

موسم گرمیاں یہ اکثر کسی تری کی جگہ یا کسی درخت کے نیچے عمدہ نرم ہموار زمین پر بیٹھے ہوئے جگال کرتے رہتے ہیں۔ اور مغرب کے وقت اوٹھ کر آگوٹوں پر جانا شروع کرتے ہیں۔ رات بھر چہرہ پر گرم صبح دن کے نکلنے سے پہلے اپنی جگہ پر آکر بیٹھ جاتے ہیں۔ بارش کے موسم میں ابر کے ٹہنڈے دن میں جبکہ یہ پریشان نہ کئے گئے ہوں اور خوف زدہ نہ ہوں تو اکثر کھلے میدانوں میں دن بھر چرتے ہیں۔

موسم گرمیاں اگر انکی رہائش کی جگہ سے پانی دور ہو تو درمیانی فاصلہ طے کر کے خواہ درمیان میں کوئی میدان ہی کیوں نہ پڑتا ہو یہ پانی پینے ضرور جاتے ہیں اور اگر ستائے نہ جائیں تو پانی پیکر اور کیچڑ میں لوٹ کر پھر اپنی جگہ واپس آ جاتے ہیں۔ شب کو بنیس بنیس کو س تک پانی پینے نکل جاتے ہیں۔

اس کا رنگ کالا اور کچھ ہموار سا ہوتا ہے۔ چون جون بڑا ہوتا جاتا ہے سیاہی بڑھتی جاتی ہے۔ بال اوڑھتے جاتے ہیں۔ اور جلد پر چمک پیدا ہوتی جاتی ہے۔ لیکن گھٹنوں سے نیچے تک سفیدی مائل ہورے رنگ کی ہوتی ہیں۔ اس کے سینک کی لمبائی ایک سہ سے دوسرے سہ تک آٹھ فٹ تک ناپی گئی ہے اور نیچے سے موٹائی ۱۲ انچہ کی لیکن اکثر اس ناپ سے ہی سینک بڑھ گئے ہیں اور بارہ فٹ ۷ انچہ لمبے سینک پائے گئے ہیں اور اسی تناسب سے اونکی موٹائی۔

مادہ کے سینک نہ سے زیادہ لمبے لیکن نازک ہوتے ہیں اسکے سینک ۱۲ فٹ تک کے لمبے دیکھے گئے ہیں۔



ہینے عام طور سے ایسے جنگلوں میں رہتے ہیں جہاں پیدل شکار کرنا تقریباً ممکن ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں ان کے شکار کرنے کا صرف یہ ہی طریقہ ہے کہ ہاتھیوں کی ایک قطار باندھ کر مارا نکا دیا جائے اور بندر دقین کچھ تو مارنے والوں کے ساتھ رہیں اور کچھ آگے کے آدمیوں کے پاس رکھی جائیں۔ اور یہ ترتیب جھاڑی کی قدرتی پیلاؤ کے لحاظ سے قائم کی جائے۔

ایسے جنگلوں میں شکار کرنا ہی مشکل نہیں ہے بلکہ نہایت تھوڑے فاصلہ کا سفر کرنا ہی دشوار ہے بلا سبالغہ اگر ایسے جنگل کے ایک مربع میل میں ایک آدمی کو تنہا چھوڑ دیا جائے اور وہ نکلنے کی لاکھ کوشش کرے کبھی نہیں نکل سکتا جھاڑی کی بھول بھلیاں اسے ایسے چکروں میں الجھائے رکھیں کہ وہ انہیں میں ہٹکتا پھرے اور جانبری مشکل ہو جاتی ہے۔

صبح اور شام کے وقت ہینے جھاڑی میں سے نکل کر چرنے اور پانی پینے کو میدانوں اور ریاضوں پر جاتے ہیں۔ اور گرمی کے موسم میں دشمنیں کئی کئی مرتبہ جھاڑی سے نکل کر پانی یا کچھ کے نالوں وغیرہ میں ڈکراتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اسلئے یہ پیدل جی شکار کئے جاتے ہیں۔ لیکن چونکہ یہ نہایت خوفناک جانور ہے اسلئے شکاری کو پورے طور پر مسلح اور ہوشیار رہنا چاہئے۔ بڑی گولی کے یا زبردست کارڈن رائفل سے شکار کرے۔

رات کو اکثر یہ کہیتوں پر آتے ہیں اور زراعت کا سخت نقصان کرتے ہیں۔ اگرچہ ہاتھیوں سے اس کا شکار کھینا۔ اچھا ہے لیکن خوفناک ہی ہے یہ جھاڑیوں میں بالکل چپا رہتا ہے۔ اور جب شکاری اس کے سر پریش کر بھیجے تاہم تو اتنا ہکا بکا کہ اس سے جھاڑی میں پہلے گتے وقت بڑے زور سے حرکت ہوتی ہے اور بہت زیادہ شور ہوتا ہے۔ جھاڑی کی حرکت شور اور اس کی چکدار سینگ کی نوکین نظر آنا یہ باتیں ہینے کے بڑے ثبوت ہیں۔ یا جب ہاتھی چکے تو سمجھ لینا چاہئے کہ اب وہ حملہ کرتا ہوا آ رہا ہے جب یہ حملہ کرتا ہے تو کوئی چیز اس کے مانع نہیں ہو سکتی ایسے موقع کے لئے نہایت ضرور

رائیفل ہونا چاہئے۔

حملہ آور ہینسے پر پیدل آدمی کا گولی لگانا سخت دشوار ہے اسلئے کہ یہ دوڑتے وقت اپنا سر معہ سینگوں کے اپنی مکر پر رکھ لیتا ہے۔ پیدل آدمی اس وقت صرف اس کا سینہ دیکھ سکتا ہے۔ جو سخت پٹھوں سے جکڑا ہوا نہایت مضبوط ہوتا ہے۔ اس جگہ گولی چلے کر گرنے کے لائق کافی طور سے بہت کم اثر کر سکتی ہے اور دوسرے جانوروں کی طرح یہاں گولی کہا کر بہرہ ریکار نہیں ہو سکتا۔ البتہ رائیفل ایسا زوردار ہونا چاہئے کہ اس کے جگر اور پیٹ کے تک نہایت مہلک صدمہ پہونچے جیسے جگہ سے ہل نہ سکے۔ گولی اس کے گلے کے قریب کھٹی ہو گئی جائے۔

برسات کے شروع ہونے سے کچھ ہی بعد اکتوبر کے آخر میں مادہ کے بچے پیدا ہو جاتے ہیں وہ نرم سے علیحدہ ہو جاتی ہے اور جب تک بچہ دو مہینہ کا نہ ہو جائے اور اس قابل نہ ہو جائے کہ وہ گلے کے ساتھ ہواگ سکے اس وقت تک مادہ امن کی جگہ نہایت گہنی جاڑی میں تنہا رہتی ہے۔

بچے یا پٹے مادیوں کے ساتھ رہتے ہیں اور انکی حفاظت بہت پُرانا ہینسا کرتا ہے اور اس وقت سے لیکر مستی کے زمانہ تک پُرانا نرم مادہ سے علیحدہ رہتا مگر گلے کے قریب دھوار میں تاکہ خطرہ کے وقت ایک سرے کی مدد کر سکیں۔

اکل نرم بہت سیانہ اور ہوشیار ہوتا ہے۔ ہمیشہ امن کی جگہ رہتا ہے اور اپنے دشمن کی ہوا سے بڑے لیتا ہے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ شکاریوں کو انکے شکار کرنے میں نہایت مشکل ہوتی ہے۔ شکاری کو چاہئے کہ ہوا کے رخ کے خلاف چلے درختوں اور جھاڑیوں کی آڑھ لیکر یہ ہی جھاڑیاں وغیرہ اسکی پناہ کا ذریعہ ہونگی اور گولی کی زور پر ہونچکر اسے خود معلوم ہو جائیگا۔ کہ گلہ کیا کیا حرکتیں کر رہا ہے اور پر وہ اکل نرم جانٹ کر شکار کر سکتا ہے۔

بریکنگ جنرل الگزینڈر اے اے کہلاک اپنی کتاب لاج گم شوٹنگ میں ایک عجیب قصہ لکھتے ہیں جو ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

وہ لکھتے ہیں کہ۔۔۔ میں اپریل ۱۸۷۸ء میں ہتھان میں گینڈوں اور ار نے ہنسیوں کا شکار کیلئے گیا۔ مجھے خبر ملی کہ جنگل میں دو گینڈے ابھی ایک شخص نے دیکھے ہیں یہہ صفتے ہی میں انکے شکار کو روانہ ہوا۔ جب کہنا جنگل ختم ہونے کو ہوا اور ہانک کے ہاتھی بالکل قریب آگئے اور اب جانور مٹنے کی امید بالکل منقطع ہو گئی۔ ناگہان ایک نر ارنا ہنسیا جو کہ ایک جگہ چپا ہوا آرام سے لیٹا ہوا تھا اڑھکے مہا گا۔ میں نے ستر گز سے اسکی چوڑی کمر پر گونی لگائی اور ایک دوسرے شکاری نے بھی ساتھ خیر کیا لیکن وہ خبر تک ہنوا اور گہنی چھاڑی میں گھس گیا۔ میں برابر فیر کرتا رہا حتیٰ کہ وہ پہر کھلے میدان میں اگیا اور جب اس نے کوئی اسن کی جگہ نہ پائی تو حملہ کرنے کا ارادہ کیا لیکن چونکہ اسکی ایک اگلی ٹانگ ٹوٹ گئی تھی اسلئے مجبوراً کھڑا ہو گیا ہماری طرف سر تڑپا کر بلاتا تھا گویا وہ ہمارے آگے بڑھنے کا منتظر تھا۔ پے درپے گولیاں کھائے کے بعد اسنے ٹھکے ٹھیک دے اور چاروں طرف سے گولیوں کی بوچھاڑ کرتے آخر گر کر مر گیا۔

تجب خیز بات یہ تھی کہ زوردار ایفلز کی گولیاں کچھ ہی فوری اثر نہ پیدا کر سکیں اور بیسوں گولیاں تھک مقامات پر کہا میں لیکن جب اور کا اثر پرانا ہوا اسوقت وہ گرا۔ اس جانور کی مضبوطی کی کوئی انتہا ہے۔

## شیر اور ار نے ہنسی کی لڑائی

ایک عجیب و غریب قصہ ہنری اسٹری لیوسن نے اپنی کتاب "اسپورٹس ان ہینڈ" میں ار نے ہنسی کے متعلق لکھا ہے جو دلچسپی سے خالی نہیں وہ لکھتا ہے کہ:- ہم ایک جنگل میں مقیم تھے شام کا وقت ہو گیا تھا کہ میرے کانین شیر اور ہنسی کے دوکرانے کی آواز آئی۔

یہہ آواز میں نہایت خوفناک تھیں کہ ہمارے خیمہ میں بیل گھوڑے وغیرہ سب پریشان ہو گئے پتہ یہہ چلتا تھا کہ کہیں قریب ہی جنگل میں لڑائی ہو رہی ہے۔

لہذا میں خیمہ میں اچھی طرح حفاظت کر کے کچھ آدمی پہرے والوں میں سے اپنے لیکر آواز پر روانہ ہوا اور یا کے کنارہ سے کچھ ہی دور گہنی جھاڑی میں ایک پگھلے ہوئے پر یہ واقعہ ہو رہا تھا۔ ہم رائیفلون اور ریوا اور دن سے پورے طور سے مسلح تھے۔ میں اور میرا ایک دوست پہرے والوں کو علیحدہ چوڑ کر جھاڑی میں گئے ایک ہاتھ میں رائیفل گھوڑے چڑھے ہوئے لے آگے بڑھتے چلے جاتے تھے یہاں تک کہ ہم ایسی جگہ پہنچ گئے کہ اب ہمارے سامنے کھلا میدان تھا اور پہنے دیکھا کہ پیسے کے آگے پیرز میں گڑے ہوئے ہیں اور خوفناک آنکھوں سے شیر کو گھور رہا ہے اور نگہ مارنے کا ارادہ کر رہا ہے پہرے والوں کو اشارہ سے بھنادیا تھا کہ تم درخت پر چڑھ جاؤ ہم دونوں آدمی تینس گز کے فاصلہ پر لیٹ گئے جہاں سے تمام واقعہ اچھی طرح نظر آتا تھا۔ شیر تو ہمیں اچھی طرح نظر نہیں آتا تھا لیکن پیسے کے حرکات سے ظاہر ہوتا تھا کہ شیر قریب ہے۔

چونکہ اب چاندنی صاف نکل آئی تھی اور ہر چیز اچھی طرح نظر آنے لگی تھی ہم نے دیکھا کہ شیر کے پنجوں سے پیسے کے منہ اور باقی جسم پر زخم پڑے ہوئے ہیں اور خون جاری ہے شیر اپنی گہات میں مصروف ہے اور ہینسا اپنی گہات میں داؤن کرنے میں شیر استقامت و قوت کا اظہار کرتا ہے کہ ہمارے رائیفل کی نال اس کے جسم کو چوسکے۔ لیکن اسے ہمارے خبر نہ تھی۔ ہینسا نہایت ہوشیاری سے شیر کی ہر ایک حرکت بخوبی گردن کئے ہوئے بنظر غور دیکھتا تھا کہ جب شیر جست کر کے حملہ کرے تو اسے روکے۔ شیر زمین سے پیٹ زگائے ہوئے نہایت بے قرار سی سے آگے بڑھا۔ اس کا دوان دوان گہرا تھا۔ دم کمر پر رکھی ہوئی تھی اور کمر دھکی ہو رہی تھی۔

ادھر تو ہینسا سر نیچا کئے ہوئے حملہ کرنے کو تیار تھا اور شیر چاہتا تھا کہ جست کر کے گردن پر سوار ہو جائے۔ شیر نے جو جست کی تو پیسے نے بدن چرا کر شیر کو اپنے پہلو میں لے لیا اور سینگوں میں دب کر بہرتی سے آگے بڑ گیا۔ جون ٹون کر کے شیر نے اپنے آپ کو اس سے چوڑا یا اور دم لینے کو ذرا پیچھے ہٹ گیا۔ لیکن پیسے کے متواتر گردن سے شیر کا حال بدلتا ہوتا جاتا تھا۔ اور پیسے کی موٹی کہاں پر شیر کے پنجوں کا اثر کم ہوتا تھا۔



سیگنرین وغیرہ ہی مناسب ہیں۔

## گینٹا

اس کا بھی ار نے ہنسی کی طرح اگرچہ میں نے شکار نہیں کیا ہے لیکن ناظرین کی دلچسپی کے لئے جو معلومات ہیں وہ پیش کرتا ہوں۔

ہندوستانی گنیڈا گذشتہ زمانہ میں تمام ترائی کے جنگل میں پایا جاتا تھا لیکن رفتہ رفتہ اسے مشرقی رخ اختیار کیا اور مشرقی حصہ اسکی رہائش کے مقام ہو گئے تاہم نیپال کی ترائی میں اب تک پایا جاتا ہے۔ لیکن جہاں تعداد بہت زیادہ تھی اب بہت کم ہو گئی ہے اور اب ایسا عقلاً سمجھا جاتا ہے کہ صرف شاہی شکار کے موقع کیلئے محفوظ رکھا جاتا ہے اور خاص لوگوں کو بھی اس کے شکار کھیلنے کی اجازت نہیں ملتی۔ گذشتہ چند سالوں میں بہت سے گنیڈے جلیپائی گوڑی کے قرب و جوار میں شکار کے لئے گئے اور یا تو متواتر شکار کئے جانے کی وجہ سے یا زمین کے قطعات چارہ کی کاشت کے لئے صاف کئے جانے کے سبب اسکی تعداد بہت کم ہو گئی ہے بلکہ نابود سے ہو گئے ہیں۔

شکاری کو مشرق کی جانب کچھ دور اور بڑھنا پڑتا ہے۔ جب کہیں وہ کثرت دیکھنا نصیب ہوتی ہے۔ بہتان ڈار اس کے مشرقی حصہ میں اور آسام میں جہاں اسے اور بڑے بڑے گھنے جنگل ہیں دریا کے کناروں کے قریب دلدل میں گنیڈے بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اور کئی کئی ایک جگہ دکھائی دیتے ہیں۔

موسم بارش میں یہاں کے مشرقی دامن اور چارس پر دیا کے بہرہ پتلا اور دوسرے دریاؤں کے دروں میں گہاںس اور نرسل پیدا ہوتا ہے۔ اور اسقدر اونچا ہوتا ہے کہ اسکی اونچائی بیس فٹ سے لگا کر تیس فٹ تک پہنچ جاتی ہے۔ اس میں بڑی لالچی مختلف چورے پتوں کے درخت اور قسم قسم کی بیلین بکثرت پیدا ہوتی ہیں۔ اور نہایت گنجان جھاڑی ہوتی ہے وہاں گنیڈے ارنے بیٹھے وغیرہ نہایت کثرت سے رہتے

ہیں چونکہ وہ انکے لئے نہایت اعلیٰ اور جبہ کی پناہ کی جگہ ہے۔  
جنرل انگرنڈز اپنی کتاب "لاج گیم شوٹنگ" میں لکھتے ہیں کہ میں نے اپنی آنکھ سے  
دیکھا ہے کہ ایک نرس کے قطعہ میں جسکی لمبائی ۱۰ گز سے زائد نہ تھی پندرہ ماہیوں کو  
کو دیکھا ہے جو نہایت اطمینان سے جارہے تھے اور گھاسن مشکل سے ہلتی ہوئی معلوم  
ہوتی تھی۔

ندی نلے وغیرہ جو کہ اونچے اونچے بر زمین چھپے ہوتے ہیں اور اوس میں گنیڈے  
اس طرح رہتے ہیں جسطرح چوہے خرگوش بلون میں رہتے ہیں۔  
گنیڈا کا لے ہرن کی طرح اکثر پرینگنی کرتا ہے۔ اور ہمیشہ ایک ہی جگہ بیٹھتا ہے  
یہاں تک کہ چند سال میں بڑا ڈھیر ہو جاتا ہے۔ ہندوستانی شکاری اس ڈھیر کو  
تلاش کرتے ہیں اور جب اونہیں کسی ڈھیر کا پتہ چل جاتا ہے تو شکار کرتے ہیں بڑی  
آسانی ہو جاتی ہے۔ اگر داؤن کر کے اس کے قریب تیس گز پر پہنچ جائے گا موقع ملے گا  
تو سب سے بہتر گولی کی جگہ جہاں اسے نہایت جھلک صدر پر پہنچتا ہے کان سے  
نیچے گردن ہے اگر وہ گز کے فاصلہ سے گولی لگائی جائے تو پھر پھر بہتر ہے اور سیدھا  
قریب کھڑا ہو تو سہنا سہتا ہے۔

اسکا حملہ کرنے پنیے اور ہاتھی کی طرح خونخوار نہیں لیکن تاہم اسکی ایک سیدھی جھپٹ ہوتی ہے  
جو اگرچہ نہایت زوردار ہوتی ہے لیکن شکاری اگر کسی طرف بچ جائے تو وہ اپنے زور میں نکلنا  
چلا جاتا ہے داؤن کر کے قریب جانے سے پہلے شکاری کے لئے یہ اچھا ہو گا کہ کچھ دیر  
انتظار کرے اور اسے لیٹ جانے دے لیکن لیٹ جانے پر یہ وقت ضرور ہوگی کہ کوہ  
گرگیاں وغیرہ جانور فوراً اسکے گرد جمع ہو جائے ہیں اور نوح نوح کر خیر پان کہاتے ہیں۔ وہ اس  
خاصے پہرے دار ہیں جب اون جہاں گردن گوشہ ہوتا ہے چمک کر بولتے ہوئے اڑتے ہیں اس  
گنیڈا فوراً چوکتا ہو جاتا ہے۔

اسکے شکار کے لئے ہر اور افضل موذون ہے اور معمولی جسم کے آدمی کے لئے ہالینڈ کی دشل پور  
پیریل کس بہتر ہے اس میں ہر ام بارود چلائی جائے۔ بڑے کارٹوس کاء ۵ اکسپرینس اور

۷۷ کارڈ اسٹ ہی اطمینان کے تیار ہیں اور گینڈے پیسے وغیرہ کے لئے موزوں ہیں۔

## ماہی

ماہی کا ہی مین نے خود شکار نہیں کیا لیکن ضروری معلومات حاصل کر کے ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ ہندوستان میں ماہی بہالیہ کے دامن میں مغرب کی جانب مغربی دون تک اور مشرق کی جانب آسام تک گہنے جنگلون میں پائے جاتے ہیں بیٹرل پیراؤنیز میں بعض جگہ پائے جاتے ہیں۔

ماہی عام طور سے اپنی عادتوں کے نہایت پابند ہوتے ہیں۔ دن کے وقت جھاڑی دار درختوں کے گہنے جنگلون میں چھپے رہتے ہیں اور شام کے وقت خوراک کی تلاش میں نکلتے ہیں اور دور دور تک پھرتے ہیں۔ بارش کے موسم میں بہاؤ دن کو چوڑھیتے ہیں اور اکثر آبادی کے قریب جنگلوں میں رہتے لگتے ہیں۔ اونچی اونچی گہاٹس میں چھپے رہتے ہیں اور وہاں سے نکل کر فصلوں کا نقصان کرتے ہیں۔

ماہی ہمیشہ گلوں میں رہتے ہیں ہر گتہ میں کم سے کم چار پانچ اور زیادہ سے زیادہ ساڑھ ستر کی تعداد ہوتی ہے۔ جو وقت یہ جنگلون میں ہوتے ہیں تو عام طور سے بے ضرر ہوتے ہیں۔ لیکن جب کبھی کوئی ماہی تنہا ہوتا ہے تو خاص طور سے خوفناک ہو جاتا ہے۔ اور جبے اوس کا قابو چل سکے حملہ کر بیٹھتا ہے۔ یہ ضروری بات ہے کہ ماہی خواہ افریقہ کا ہو یا ہندوستان کا لیکن بڑا غریب خاموش اور بے ضرر ہوتا ہے۔ کیونکہ بسا اوقات ان کے جھنڈ کے جھنڈ دیکھے گئے ہیں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ یہ ایذا پہنچانیکے لئے آمادہ ہو گئے ہوں۔ زخمی ہو جانے پر بھی یہ طیش میں کم آتا ہے۔ اور زیادہ تر اپنی جان لیکر ہانگنا چاہتا ہے۔ ماہیوں کا گلہ ایسا گروہ نہیں ہوتا جو اتفاقاً جمع ہو گیا ہو۔ بلکہ ایک قبیلہ ہوتا ہے جس میں جتنے ہی ماہی ہوتے ہیں سب کے سب ایک دوسرے کے عزیز و اقارب ہوتے ہیں۔

اعضا کی مناسبت انکھوں کا رنگ چہرہ چہرہ یہ سب ایسی علامتیں ہیں کہ ایک دوسرے قبیلہ کا فوراً معلوم ہو سکتا ہے۔ بہت سے گلے اور کپے ایک جنگل میں کسی کشادہ میدان



میں چہرے ہوں اور پانی کی تلاش میں پھر رہے ہوں۔ جب زراہی خوف زدہ ہونگے  
 فوراً اپنے اپنے سرغنہ کے ارد گرد جمع ہونگے۔

اگر اتفاق سے کوئی ہاتھی اپنے گروہ سے علیحدہ ہو جائے تو جب اسے اپنی تنہائی کا خیال  
 ہوگا اپنی گروہ کی تلاش میں بے تحاشا بہاگے گا اور نہایت خوفناک آوازیں نکالے گا۔ دھڑا  
 گروہ اسے اپنی جماعت میں نہیں لیتا اور وہ پریشان سرگردان پرتا پرتا ہے۔ گلہ گلہ  
 ہاتھی کسی ہتھی ہوئی مادہ کو اپنی جماعت میں آنے سے منع نہیں ہوتا۔ اور اکثر اس قسم کی  
 دیکھی گئیں ہیں جو اور ہاتھیوں سے بالکل علیحدہ ہیں اور کوئی مشابہت نہیں رکھتی ہیں۔  
 جب کوئی بچہ اٹھو ہاتھی اپنے قبیلہ کو نہیں پاتا تو دوسرے گلہ کے سرغنہ پر حملہ کرتا ہے اور دوسرے  
 حملہ کر کے غالب آنا چاہتا ہے۔ اسلئے وہ نہایت بد معاش ہاتھی بن جاتا ہے۔ دانتیں  
 گلہ میں خواہ بڑے سے بڑا دانتیل ہاتھی ہو لیکن رہنا اکثر نیرائی بڑے سر کی مادہ بنائی جاتی  
 ہے اور سارا گلہ اس کی پیروی کرتا ہے۔

ہاتھی چار قسم کی آوازیں نکالتے ہیں جن سے جبراً جبراً مطلب لیا جاتا ہے۔ زور کی سیٹی  
 کی آواز جو سونڈ کے راستے سے نکالی جاتی ہے۔ اطمینان ظاہر کرنے کے لئے ہوتی پیرٹ  
 پیرٹ کی آواز خوف اور تعجب کا اظہار کرنے والی ہے۔ بگل جیسی آواز ناراضی اور شتعال  
 طبیعت بتلاتی ہے۔ "ارمف ارمف" کی مصیبت اور غیر اطمینانی کی حالت میں نکلتی ہے  
 اور یہ اس وقت نکالی جاتی ہے جب وہ گلہ سے بچھڑ گیا ہو۔

ہاتھی کے پیر سے کا ندہ ہے تاک کی اونچائی کا اندازہ صحیح اس طرح ہو سکتا ہے کہ اس کے  
 اگلے پیر کا گرد اونا پ لیا جائے اور اس کو دو گنا کر لیا جائے۔ اوس قدر ہوگا۔ مثلاً اگلے  
 پیر کے تلوے یا کھوج کا گرد اوسرہ لپم چار فیٹ ہے تو وہ ہاتھی ضرور اس کا دو گنا و فیٹ  
 ہوا کا ندہ ہے تک۔

زنا سے شک پر یہ بالکل سبکٹا ہوا جاتا ہے اور پتہ کھڑکنے پر چوکنا ہو جاتا ہے۔  
 اور اپنے کانوں کو کھڑا کر کے دیکھنے لگتا ہے اس میں قوت سامع اور قوت لامسہ سب جانوروں  
 سے زیادہ ہے۔ ہندوستانی اور افریقی ہاتھیوں کا فرق ذیل میں بتلایا جاتا ہے

جس سے ناظرین بخوبی اندازہ کر سکیں گے۔

ہندوستان کا ہاتھی	افریقہ کا ہاتھی
<p>پیشانی اونچی اور چہرہ کی لکیر سیدھی ہوتی ہے۔          کمر اوہری ہوتی اور کان چھوٹے۔          دانت ایک دوسرے سے علاحدہ جڑے ہوئے اور نسبت          موٹائی کے لحاظ سے زیادہ ہوتے ہیں، سونو تانہ سے زیادہ وزن          ہیں نہیں ہوتے۔          مادہ کے چھوٹے سیدھے دانت ہوتے ہیں اور وزن          آٹھ یا نو پونڈ ہوتا ہے۔          عام طور سے ایک ہی جنگل میں پھرتا ہے اور شکل          سے بیش میل دن بہر میں سفر کرتا ہے اگر چہ          کیا جائے تو جلد تک جاتا ہے۔          عام طور سے مختلف گھاس پات پرنندگی بسر کرتا ہے</p>	<p>پیشانی چوٹی اور اندر گھسی ہوتی ہے۔          کمر چھٹی ہوتی کان بہت بڑے بڑے شانوں تک ڈھکے ہوئے          دانت متصل جڑے ہوئے اور میلوں سے جڑے ہوئے          انکی گہرائی دو فٹ تک ہوتی ہے سبب وزن دار ہوتا ہے          دیکھ گئے ہیں ۲۲۶ پونڈ کے تھے۔          مادہ کے چھوٹے دانت ہوتے ہیں اور وزن          بیش نو یا تک وزن ہوتا ہے۔          دور دور تک پھرتا ہے اور گھاس کی قلت کی وجہ          تبدیل کرتا ہے۔ گلے کے ساتھ چالیس میل دن بہر میں سفر          سکتا ہے۔ اور کم تک سکتا ہے۔          عام طور سے اسکی خوراک درختوں کی پتیان ہیں وغیرہ</p>
ہندوستان کا ہاتھی	افریقہ کا ہاتھی
<p>بالس کی جڑیں جانول ہندوستانی اناج کھاتا ہوتا ہے          جوانی رہائش کی جگہ سے قریب ہوتی ہیں انکی دست برد گہری ہوتی          رہ سکتے۔          کندھے کی اونچائی ..... ۱۰ - ۱۲          سر کی اونچائی ..... ۱۰ - ۱۱          کمر کی موٹائی ..... ۱۵ - ۱۶          اگلے پیر کے قبضہ کی موٹائی ..... ۱۰ - ۱۲</p>	<p>جگلوں کی جھاڑی میں خصوصاً پانی کے          قریب کے مختلف پودے برے          شوق سے کھاتا ہے۔          کندھے کی اونچائی ..... ۱۰ - ۱۲          سر کی اونچائی ..... ۹ - ۱۲          کمر کی موٹائی ..... ۶ - ۱۶          اگلے پیر کی قبضہ کی موٹائی ..... ۱۰ - ۱۵</p>

۵ - ۴ - ۳	آگے پیر کی پنڈلی کی موٹائی	۴ - ۸ - ۱۰	آگے پیر کی پنڈلی کی موٹائی
۱۲ - ۴ - ۳	سر سے دم تک لمبائی	۱۰ - ۱۰ - ۱۰	سر سے دم تک لمبائی
۷ - ۲ - ۳	دانٹوں کی لمبائی	۵ - ۱۰ - ۱۰	دانٹوں کی لمبائی
۲ - ۲ - ۲	دانٹوں کی موٹائی	۱ - ۸ - ۱۰	دانٹوں کی موٹائی
۲ - ۲ - ۲	دانٹوں کا وزن	۱ - ۸ - ۱۰	دانٹوں کا وزن
۱۲ - ۰ - ۰	دانٹوں کا درمیانی فاصلہ	۳ - ۸ - ۱۰	دانٹوں کا درمیانی فاصلہ

اچھے آئے آیل مصنف اسپورٹس ان مینی نینڈر۔ اپنی کتاب میں اپنا ایک دلچسپ واقعہ لکھتے ہیں کہ ۱۔ بریج کو رنگ گنترایجاد ہونے سے پیشتر کئی مرتبہ شکار کھیلنے کا اتفاق ہوا۔ اس زمانہ میں مجھے بڑی ترکیبیں کرنا پڑتی تھیں اور قبل اس کے کہ میں غیر کروں مجھے خیال گذرتا تھا کہ کہیں ایسا ہنر کوئی خطا ہو جائے اور ہاتھی سے مجھے اپنی جان بچانا دشوار ہو جائے۔

ذیل کے واقعہ سے ناظرین سمجھ سکیں گے کہ ایک تہہ میں نے کیسی چالاکی سے کام لیا۔ دیناؤ کے جنگل میں میں شکار کھیں رہا تھا کہ یکایک بڑے دانت والے ہاتھی سے ٹھہر پڑا۔ وہ ایک چٹان کے قریب کھڑا ہوا اپنی پچھلی ٹانگیں دگڑ رہا تھا۔ جون ہی کہ میری نظر اوپر پڑی میں اس کی نظر سے بچنے کے لئے ایک جہازی میں گھس گیا اور ایک ٹہری بگڑندی سے گذر کر اس کے قریب پہنچ گیا۔

مجھے اس بات کا افسوس تھا کہ میرے ساتھ میرا دوست گنگو نہ تھا اور اس نے میرے پاس کوئی فالٹو بندہ نہ تھی۔ میں یہ خیال کر کے کہ جانور بہاگ نہ جائے بہت گھبرایا لیکن کیا ہو سکتا تھا۔ بڑی ہوشیاری سے موقع دیکھ کر اور ایسی جہاڑی سے فائدہ اٹھا کر جو دریاں موجود تھی میں نے ہاتھ اور گھٹنوں کے بل چلنا شروع کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں بحفاظت تمام چٹان کے پیچھے چپ گیا۔ جہاں سے کہ میں ہاتھی کی ہر ایک حرکت کو اچھی طرح دیکھ سکتا تھا۔ وہ تین ٹانگوں سے کھڑا ہوا تھا اور پچھلی ٹانگ ز زمین سے اٹھا رکھی تھی اور بڑی بے پرواہی سے دوسری ٹانگ پر رکھی تھی اس صورت میں اس کے جسم کا گلا

حصہ مل رہا تھا اگرچہ وہ مجھے سینٹ قدم کے فاصلہ پر تھا تاہم ایک کارگر لٹا نہ میں ابھی  
 نہیں لگا سکتا تھا۔ کیونکہ وہ میری طرف مڑا ہوا تھا میں منتظر رہا کہ وہ اپنا رخ بدلے  
 اور اس درمیان میں اس کے زبردست اعضاء اور قیمتی دانتوں کو بنظر غور دیکھتا رہا  
 لیکن وہ ایک انچہ ہی نہ سرکا اور ہوا چلنے کی وجہ میں اس کے سامنے سے ایک چکر  
 نہیں لگا سکتا تھا اور چونکہ مجھے ڈرتا کہ کہیں کوئی غرور ٹر پڑے یا فیر خالی جانیسے  
 ہاتھی ہاتھ سے جاتا رہے۔ تھوڑے غور کے بعد ایک تدبیر میرے ذہن میں آئی  
 جو خالی (یعنی فالتو) بندوق ہونے کی وجہ سے خطرہ سے خالی نہ تھی بہر حال میں  
 زمین کو اچھی طرح دیکھ بہال لیا کہ مبادا مجھے بہانے کی ضرورت پڑے تو وقت نہو۔ اپنی  
 چھڑیکے کپڑوں کو اتار کر رکھ دیا کہ جسم ہلکا ہوا اور نہایت چپکے چپکے ہاتھ اور گھٹنوں کے  
 بل اس کے پیچھے چلنا شروع کیا قریب پہنچ کر اس کی ٹانگ کے تلے کے بیچ میں ملا کر  
 دونوں لبلیان ایک ساتھ کیچ لین میں اس صدمہ سے اوچھل پڑا اس دوہرے  
 فیر سے اس کی ایک چھج کی آواز نکلنے لگی اور میں اس کے گھونٹہ سے جو اس نے چھپا دیا  
 تھا بال بال بچ گیا۔ میں فوراً چٹان کے پیچھے دوڑ گیا اور اس کی طرف مڑ کر ہی نہ دیکھا  
 وہاں پہنچ کر سب سے پہلے میں نے بندوق بہری اب مجھے نہایت تقویت ہو گئی اور بہر  
 اپنے کام کی طرف متوجہ ہوا۔ میں نے دیکھا کہ میری تدبیر کارگر ہو گئی ہے چونکہ میرا  
 حریف بیکار ہو چکا تھا اور میرے پاس بہری ہوئی بندوق موجود تھی جس کی ہر نال میں  
 چہہ چہہ ڈرام بارود بہری ہوئی تھی اس کی ہڈیاں بالکل چور چور ہو گئی تھیں کہ وہ زمین پر  
 پیر ہی نہیں لگا سکتا تھا اور جب آگے بڑھنے کی کوشش کرتا تھا زمین پر گر پڑتا تھا  
 وہ بڑی تکلیف میں تھا اور غم غصہ کی حالت میں ایسی دردناک آواز نکالتا تھا کہ رحم  
 آتا تھا جب میں اس کے قریب پہنچا تو اس نے ایک ناامیدی کی آواز نکال کر چہرہ حملہ کرنے  
 کی کوشش کی لیکن زور سے زمین پر گر پڑا اور جب وہ اٹھنے کو ہوا تو میں نے ایک دم  
 دونوں تالین ایک قدم بڑھا کر اس کی کہو پڑی میں اور چونک دین بہہ گویاں اس کے  
 دماغ کا کام تمام کر گئیں اور وہ ایسا گر کہ پیر نہ اٹھا۔

# فصل پنجم

## پرندوں کے حالات

### مُرعابی

یہ تمام بہت دوستانہ مین پائی جاتی ہیں لیکن انکا شکار راجپوتانہ مین خاص کر موسم سرما مین بہت اچھا ہوتا ہے اور اس موسم مین یہاں مرغابیان کثرت سے پائی جاتی ہیں اور قریب قریب ہر تالاب اور ناؤی میں چنانکے کھانے کے کیڑے کا بھی گوند وغیرہ ہو کثرت سے پائی جاتی ہیں۔

موسم سرما مین انکی افراط کی وجہ یہ ہے کہ سرد ملکوں کی جھیلین اور تالاب غیرہ برف سے جم جاتے ہیں اور یہ وہاں سے سفر کر کے یہاں چلی آتی ہیں۔ جب سردی شروع ہوتی ہے تو انکی آمد آمد شروع ہو جاتی اور سردی ختم ہونے کے بعد انکی واپسی ہونے لگتی ہے۔ لہذا انکے آنے کا زمانہ ۱۵ ستمبر سے شروع اور ۱۵ مارچ سے انکی واپسی ہو جاتی ہے۔

یہ انتہائے موسم سرما تک یہاں قیام رکھتی ہیں۔ اور اسی زمانہ مین جبکہ یہ آتی ہیں قاز کلنگ۔ چھ اور دیگر آبی پرند بھی آتے ہیں۔

انہیں دو قسمین ایسی ہی ہیں جو بارہ مہینے یہیں رہتی ہیں۔ ایک بڑی مُرعابی جسے گرم پیر کہتے ہیں دوسرا کٹنا جسے انگریزی مین کوڈک (combeduck) کہتے ہیں اسکا نر کے سر پر تاج ہوتا ہے لیکن مادہ کے نہیں ہوتا۔ بازو سیاہ اور پوٹہ سفید ہوتا ہے۔ یہ دونوں قسم کی مرغابیان یہیں رہتی ہیں اور دریاؤں مین جہاں وہ یہ پڑ جاتے ہیں یا بڑے تالابوں مین جہاں گرمیوں کے موسم مین ہی پانی رہتا ہے۔ وہاں پڑی رہتی ہیں۔ درختوں کے اکوکل مین انڈے بھی دیکھتی ہیں۔

اکثر آغاز بارش میں انڈے دیتی ہیں اور بچے نکل آتے ہیں جنکو یہ چونچ میں ادھٹا کر کسی بڑے تالاکے درمیان میں کسی ایسے ٹیلے پر جہاں گوند لہ وغیرہ ہو لیجاؤ ہیں ہاں وہ پودر ش پاکر سردی کے موسم تک پوری مرغابیاں ہو جاتی ہیں۔ کبھی ایسے مرقومہ بالا ٹیلوں پر ہی انڈے بچے دیدیتی ہیں جہاں آدمی کا مشکل سے گزر ہو۔

پہلی بارش میں جبکہ جبکہ جنگل میں گڑھے بہہ جاتے ہیں تو ٹکٹے وغیرہ تمام جنگل میں پھیل جاتے ہیں۔ اور وہاں یہ اپنی خوراک تلاش کرتے رہتے ہیں۔ ان سے اون مرغابیوں کا گوشت اچھا ہوتا جو سردی کے موسم میں پردیس سے آتی ہیں۔

شکار کرنے کا طریقہ یہ ہے پہلے یہ بات معلوم ہونا چاہیے کہ انکے شکار کرنے کو کونسی بندوق اور کس قسم کا چہرہ موزوں ہے۔ چونکہ میں نے ۱۰۴ بور سے لگا کر دس پور کی بندوق تک سے تجربہ کیا ہے۔ میرے نزدیک اوڑتے ہوئے پرندوں پر استعمال کیجا تو ۱۶ یا ۱۲ بور سب سے مناسب ہے۔ دتل بور سے لیکر آٹھ یا چار تک اسوقت کار آمد ہیں۔ جبکہ یہ جہٹ کے جہٹ تالابوں میں پڑے ہوں اور کہانے میں مصروف ہوں اسوقت داؤن کر کے ایک فیڑ بیٹھی ہوئی مرغابیوں پر اور دوسرا فیڑ اسوقت کیا جا کہ جبکہ یہ اوڑتی ہوئی سر پر آجائیں۔ یہ موقع علی الصبح اور شام کے وقت مل سکتے ہیں۔ ہمارے یہاں کے ایسے تالابوں میں جنگلے پانی کا پھیلاؤ چار پانچ کوس کے دور میں ہوتا ہے شکار کھیلنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب کبھی کسی مغز پوٹیکل افسر مثلاً پولیٹیکل ایجنٹ صاحب بہادر یا ایجنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر وغیرہ کو شکار کھلایا جاتا ہے تو ایک وقت مہمودہ پرنسٹاٹھ سٹراپسے شکاری جو مشہور ہیں جمع کر لئے جاتے ہیں۔ انہیں پہلے چوٹی چوٹی کشتیوں کے ذریعہ سے تالاب کی درمیانی خشکیوں اور ٹاپوؤں میں اتار دیا جاتا ہے یہ سب موقع موقع سے تمام تالاب میں ہر طرف پھیل جاتے ہیں۔ پھر دو تین شکاری فی کشتی کشتیوں میں بیٹھ کر ان کے قریب جا کر فیڑ کھٹے ہیں فیڑ ہوتے ہی مرغابیاں اوڑتی ہیں اور جدہر جاتی ہیں شکاری جو جو

ہوتے ہیں۔ اور ہر چار طرف سے انہیں فیر ہوتے ہیں۔  
 یہہ نظارہ بھی قابل دید ہوتا ہے تالاب میں چاروں طرف سے سوکھ لیس پودوں کے  
 کارٹوسون کے تڑپتے سنے جاتے ہیں اور دور سے دیکھنے والوں کو آواز سے  
 پہلے مرغابیان گیند کی طرح گرتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ جنگوا چھی مشق ہوتی ہے  
 وہ دونوں میں دوسرے مرغابیان گرا لیتے ہیں اور اکٹھے چھنڈ میں دو دو تین تین۔  
 ایسے موقع کے لئے جہاں صرف اوڑتی ہوئی مرغابیوں پر فیر کر لئے ہوئے تھیں  
 نزدیک بینیل اور اٹھائیس بورچوک ہمیں لیس دونوں بہتر ہیں اسلئے کہ زیادہ فیر کریں  
 اتفاق ہوتا ہے۔ اور بارہ بورچوک زیادہ بہتر کی بندوق ہے اسلئے اسلئے دیکھ  
 سے کہی گئی سر میں درد ہونے لگتا ہے اور درد ہو جائیکے بعد صحیح لگانے میں فیر  
 فیر پڑنے لگتا ہے۔

ایک مرغابی پر بارہ بور کی بندوق کا ایک کارٹوس جیلانے سے بینیل یا اٹھائیس بور کا  
 کارٹوس جیلانا بہتر ہے۔ اور کام دونوں یکساں کرتی ہیں۔ بینیل اور اٹھائیس بور  
 میں نہرہ چہرہ کے کارٹوس مرغابی کے لئے بالکل موڈون ہیں۔ قاز اور ہٹے  
 قسم کے آبی پرند کے لئے نہرہ شٹ خوب کام دیگا۔ چھوٹا چہرہ استعمال کرنے  
 سے یہہ جانور یعنی قاز وغیرہ اکثر زخمی ہو کر دور جا کر گرتے ہیں اور پھر نہیں ملے  
 کیونکہ انہیں پروکھا حصہ زیادہ ہوتا ہے۔ چھوٹا چہرہ نمبر ۱۶ سے ۱۷ تک فاصلہ پر لگایا  
 جائے تو مہلک زخم نہیں پونچتا۔

میرے یعنی اپنے تجربہ سے معلوم کیا گیا تو مرغابی کے اوڑنے کی رفتار چائیل نیل یا ساٹھ  
 میل فی گھنٹہ ہے۔ اور چہرہ کی رفتار چھ سو میل فی گھنٹہ ہے قاز کی پرواز اس سے  
 کہی قدر کم ہے تیس میل فی گھنٹہ سے لے کر اند نہیں نکلتے کی پرواز کی رفتار قاز کے برابر  
 ہے۔ لہذا بندوق اوڑتے ہوئے جانور پر لگاتے وقت ان پرواز کی رفتار کو نظر  
 رکھتے ہوئے اسی نسبت سے کچھ آگے شست باندھنا چاہئے تو چہرہ صحیح لگے گا ورنہ  
 ہمیشہ چھپرے پھانسیں لگیں۔

بہت پور مین ہی مرغابی کا شکار ہرے لطف سے کہیلا جاتا ہے۔ سردی کے موسم میں صرف تین روز شکار کے لئے مخصوص ہیں اور معزز صاحبان انگریز و دیگر معزز و سردار جمع ہو کر شکار کہیتے ہیں۔

## نیل

یہ پرندہ کیچنے میں نہایت بہلا معلوم ہوتا ہے اس کا خوبصورت سبز سر سفید کھٹی لال بوٹہ سیاہ اور بڑی جوم اور نہایت خوبصورت نیلی اور سفید واریاں یہ ہیں۔ دوسرے پرندوں میں علیحدہ تیز کراتی ہیں۔ زیادہ تر ہندوستان کے شمال اور مغرب میں پایا جاتا ہے۔ اور بھٹی کے جنوب میں بالکل کمیاب ہے اس پرند کی عادت ہر شکاری کو کم از کم معلوم ہیں۔

یہ محفوظ تالابوں میں رہتا ہے۔ آسانی کے ساتھ پیر سکتا ہے چل سکتا ہے اور اوڑھ سکتا ہے یہ صرف اپنی جان بچانے کے لئے غوطہ مارتا ہے یا اس وقت جبکہ کہیل میں مصروف ہو لیکن اپنی خوراک کے لئے بہت کم غوطہ رگاتا ہے۔ البتہ مادہ اور نوجوان بچے خوب غوطہ لگاتے ہیں۔ مادہ جب زخمی ہو جاتی ہے تو بڑی ہوشیاری سے اپنی جان بچاتی ہے غوطہ زنی کر کے۔

جبکہ جوڑا یا بی مین پیر رہا ہو تو اول مادہ اوڑھ لے گی اور پھر نر۔ نر جب تک کہ مادہ اول نہ اوڑھے خود پہلے کہی نہیں اوڑھتا۔

نر اور مادہ کی آوازیں بالکل مختلف ہیں نر کی آواز ہلکی مگر گونجنے والی ہوتی ہے اور مادہ بہاری آواز سے بولتی ہے وجہ یہ ہے کہ نر کے نتھنے کے قریب ایک خلو ہوتا ہے جس کا تعلق پیپڑے سے ہوتا ہے اسلئے آواز چکر کہاتی ہے اور گونج پیدا ہوتی ہے۔

انٹے دینے کے زمانہ میں نر سیٹی کی سی آواز لگاتا ہے۔ اور غون غون ہی کرتا ہے۔ مادہ محبت سے اس کے پاس آکر سر سے ٹکراتی ہے۔



یہ عام طور سے گدے تالابوں اور کھلے ہوئے میدانوں میں پائے جاتے ہیں اور اپنی  
خوراک رات کے وقت تلاش کرتے ہیں جسطح اور جانور دن میں۔

اسکی خوراک دانہ جھاڑی کے بیروغیرہ جڑیں کیڑے مکوڑے یا چھوٹے چھوٹے زندہ  
مخلوقات وغیرہ ہے۔

کشمیر کی طرف یہ بھی اور جون میں انڈے دیتی ہیں اور نہایت پوشیدہ جگہ میں گولے  
بناتے ہیں زیادہ تر پانی کے درختوں کے نیچے اور شاخوں اور عام درختوں پر انڈے  
دیتے ہیں۔

انڈے عام طور سے تعداد میں گیارہ ہوتے اور رنگ میں پورے۔

## گرم پانی

گرم پانی ہندوستانی نیل سرکہ لایا جاسکتا ہے اسلئے کہ یہ شکل میں نیل سرکہ کی مادہ  
سے بہت مشابہ ہوتا ہے مگر اس کے پوٹہ پر ایک سیاہی مائل سفید چوڑی دھاری ہوتی  
ہے۔ یہ نیل سرکہ ہم آواز ہی ہے قدر اور وزن کے لحاظ سے ہی برا ہے۔ یہ برما  
کے جنوب اور خلیج بنگال کے جزیروں کے علاوہ کل ہندوستان میں پایا جاتا ہے  
چار ہزار فٹ سے زیادہ اونچی پہاڑی پر نہیں چڑھ سکتا۔

متوسط مہند میں پوری میں نہایت کثرت سے پایا جاتا ہے۔ اس کے رہنے کی جگہ چھوٹے  
بڑے تالاب ہیں۔ پتے ہوئے پانی سے ٹہرے ہوئے پانی کو زیادہ پسند کرتا ہے۔  
یہ جہنڈ میں رہنا پسند نہیں کرتا بلکہ اپنے جوڑے کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ اس کے تمام  
طور طریقے نیل سرکہ کے مشابہ ہیں لیکن اسکی آواز اس سے کم ہے۔ یہ جب اوڑھتا ہے  
تو پٹ پٹ کی آواز نکلتی ہے۔ یہ غوطہ بہت اچھی طرح لگا سکتا ہے۔ چنانچہ زخمی ہونے  
کی حالت میں بڑی مشکل سے قابو میں آتا ہے۔

پوشیدہ لقمینی گھاس وار زمین پر انڈے دیتا ہے اونچی زمین پر انڈے نہیں دیتا

جیسے کہ عام پلاؤ بطخیں اندھے دیتی ہیں۔ اسکے اندرون کی تعداد دس ہوتی ہے لیکن  
سب کے سب اندھے بہت کم سے جاتے ہیں۔ اسکا گوشت ایسا ہی عزیزار ہوتا ہے جیسا کہ نسل کا  
اس کا جوڑا قبل سر سے ملا کر بلا تکلف کچے لئے جاسکتے ہیں۔

## سینج پر

سینج پر تمام سفید ہونے کی وجہ سے بالکل علیحدہ تیار کیا جاسکتا ہے۔ اوپر کے حصہ  
میں ہورے رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں اسکی مادہ کی چونچ نوے کچھ چوٹی ہوتی ہے  
اور نو کیلے پن میں دو نوں کی چونچیں یکساں ہوتی ہیں۔  
یہ پرند ہندوستان میں نہایت عمدہ شکار خیال کیا جاتا ہے۔ اور کل ہندوستان  
میں پایا جاتا ہے۔ یہ جہنڈوں میں رہتا ہے یہاں تک کہ کوئی جہنڈا ایسا ہوگا جس میں  
بیس تیس کی تعداد ہو ورنہ کبھی کبھی سو بلکہ ہزار ہزار کی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔  
یہ پانی کے برے حصہ میں جہاں گوند لہ وغیرہ بہت ہوں بہر رہنا پسند کرتا ہے رات  
کے وقت دوسری جگہ اپنی خوراک تلاش کرتے جاتا ہے۔ اور صبح ہوتے ہوتے اپنی  
پناہ کی جگہ واپس آجاتا ہے۔ اسکی آواز بہت تیز ہے اور اپنی قوم میں سب سے  
زیادہ آڈرتے والا ہے۔ یہ نہ تو اچھی طرح پر سکتا ہے اور نہ چل سکتا ہے اور  
نہایت بہتے طور سے غوطہ رگتا ہے۔ اسکی لمبی چونچ بڑی کارآمد ہے کیونکہ یہ  
اپنی خوراک بگلہ کی طرح پانی کے پندے میں سے نکالتا ہے۔  
یہ نباتات کو بھی کھا لیتا ہے اگرچہ عام طور سے اسکی خوراک کیرے مکوڑے  
اور چوٹی چوٹی چھلپیاں ہیں۔ یہ سرد ملکوں میں اندھے دیتا ہے۔

## بوسہیا کیرا

یہ چوٹی مرغابی ایسی ذات میں سب سے علیحدہ پہچانی جاسکتی ہے اس کے بازو پر  
چمکدار دھبہ ہوتا ہے یہ پرند دیکھنے میں بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ اس کا سر اخرٹ

نما ہوتا ہے اور ایک چوڑی نیلی دھاری اوپر ہوتی ہے۔  
 یہ وزن میں یا وہر سے لیکر ڈیڑھ چھانک تک ہوتا ہے نر اور مادہ وزن میں دونوں  
 برابر ہوتے ہیں۔ یہ سردی کے زمانہ میں قریب قریب کل ہندوستان میں پائے  
 جاتے ہیں یہاں تک کہ جزیرہ انڈیا میں اور نائیکو یا تک پہنچ جاتے ہیں۔ انکی آمد آمد  
 اگست سے شروع ہو جاتی ہے۔ لیکن بعض اوقات ستمبر اور اکتوبر میں بھی کثرت سے  
 آنے لگتے ہیں۔

یہ زیادہ تر ہندوستان کے شمال و مغرب میں پھرتے ہیں اور تھوڑے سے پانی کو  
 دیکھ کر ہر جگہ رم جاتے ہیں اور جب بیٹھتے ہیں تو آپس میں ملکر بیٹھتے ہیں۔ یہ آسانی کے  
 ساتھ پیر سکتے ہیں اور اچھی طرح غوطہ لگا سکتے ہیں اور جہاں گوندلہ وغیرہ زیادہ ہو تو  
 رخمی ہونے کی حالت میں اوسمیں چب جاتے ہیں اور پھر مشکل سے ملتے ہیں۔ انکی اور  
 نہایت تیز ہے اور جسم بہت پھرتا ہوتا ہے سبک پر ہے۔ انکے بازوؤں میں ایک تہائی  
 طاقت ہونے کی وجہ سے ان میں ایک اور ہی بات ہے کہ اوڑتے اوڑتے جھٹکے  
 جاہیں مڑ سکتے ہیں اور اس وجہ سے شکریہ وغیرہ پرند شکاری جانوروں کے شکل  
 سے قابو میں آتے ہیں۔ اور اس طرح اوڑتے ہوئے شکاری کی ہندوق کی زد میں  
 مشکل سے مرتے ہیں۔ انکی خوراک تلاش کرنے کا وقت رات ہے۔ خوراک زیادہ تر  
 نباتات ہے اگرچہ چوٹی جاندار مخلوقات کو بھی کھاتے ہیں عادت کے لحاظ سے  
 یہ بہت ہی انسان سے میل کھاتا ہے۔ یہ اپنے جوتیکا بڑا شوقین ہے۔ ہندو  
 میں ہر موسم میں پائے جاتے ہیں لیکن انکے یہاں نہیں دیتے۔ اور امریکہ کے  
 علاوہ کل روکے زمین پر پائے جاتے ہیں۔

## اہلیت

اس پرند کے سر پر ایک چوٹا سا گرا ہوا تاج ہوتا ہے جو کہ پاس سے صاف طور سے  
 دکھائی دیتا ہے۔ سامنے اور پیچھے کا حصہ سیاہ بیچ میں سفید اور پیٹ و سینہ پر دونوں

بھی سیاہ ہوتے ہیں۔ مادہ نہایت ہی سیاہ بہورے رنگ کی ہوتی ہے اور قدامین نر سے چوٹی ہوتی ہے۔ پانی میں پیرتے وقت سفید حصہ نہیں دکھائی دیتا۔ نر اور مادہ دونوں کے چوٹی لٹخون کی طرح سفید بازو ہوتے ہیں اور سفید سی آنکھیں لیکن بلحاظ خصلت اور عادت یہ لٹخون سے بہت مختلف ہیں۔ چوٹے بچے کچھ بہورے رنگ کے ہوتے ہیں جو بچ بہت چوٹی اور چوڑی ہوتی ہے اور سرے پر حاکر اور ہی زیادہ چوڑی ہوتی ہے۔ یہ ہندوستان میں صرف سردی کے موسم میں آتے ہیں۔ اور مٹی پور بہار کے شمال میں پھیل جاتے ہیں۔ لیکن جنوب میں نہیں رہتے۔

یہ تاجدار پرند جھنڈوں میں زیادہ تعداد میں رہتا ہے۔ اور چوڑے کھلے ہوئے پانی کو زیادہ پسند کرتا ہے۔ اول دن اگر شکار کے دوران میں یہ ستایا جائے تو اپنی پسند کی ہوئی جگہ نہیں چھوڑتا۔ لیکن متواتر کئی روز ستایا جائے تو پر وہ جگہ چھوڑ دیتا ہے۔ یہ نہایت نشیزیر خواجا نور ہے اور غوط لگانے میں بڑا مشاق ہے۔ بعض وقت غوط لگانا اور نے سے زیادہ پسند کرتا ہے۔ کشتی سے انکا شکار کیا جائے تو کشتی انکے بالکل قریب پہنچ سکتی ہے بشرطیکہ احتیاط اور ترکیب بچائے جائے۔ اسکی خوراک پانی کے کیڑے مکوڑے چوٹی چوٹی عچلیان ہیں۔ یہ کنارے پر بیٹھ کر اپنی خوراک تلاش نہیں کرتا۔ اور خوراک دن کے وقت تلاش کرتا ہے۔ ہندوستان میں یہ شروع اکتوبر میں آ جاتا ہے اور مئی تک قیام رکھتا ہے۔

## لال چوچ

اس پرند کی سرخ بڑی چوچ اخروٹ کے رنگ کی گھنے بال اور سر پر سرخ تاج یہ سب ایسی علامتیں ہیں کہ یہ دور ہی سے تمیز کیا جاسکتا ہے۔ مادہ کا رنگ زیادہ چمکدار نہیں ہوتا صرف بہورے رنگ ہوتا ہے اور بچ کا حصہ کچھ ملگجہ سفید۔ سر پر بالوں کا کچھا ہوتا ہے۔ اور چوچ سیاہ رنگ کی لیکن سرے پر سے سرخ ہوتی ہے یہ پرند تمام

غوط خور ہندوؤں سے زیادہ وزنی ہوتا ہے۔ نہ تقریباً سوا دو سیر تک وزن میں ہوتا ہے۔  
 مادہ اس سے اودھ سیر کم ہوتی ہے۔ اسکی اوڑان کم اور بہاری ہوتی ہے۔ ہندوستان  
 میں یہ بہت عام ہے ایک ایک چند میں ہزار ہزار کی تعداد ہوتی ہے اور جبکہ ایک  
 دوسرے سے ملکر بیٹھے ہیں تو لال سرایے معلوم ہوتے ہیں جیسے کیاریوں میں لال پوٹ  
 اوگے ہوں۔

یہ بہان نومبر اور ستمبر میں آتے ہیں اور اپریل میں واپس چلے جاتے ہیں۔ تمام  
 شمالی ہندوستان میں پھیل جاتے ہیں اور بعض اوقات جزیرہ لکھتا تک پہنچ  
 جاتے ہیں۔

اسکی سے زیادہ پسند کی جگہ پہلا ہوا کھڑا پانی ہے جسکے پسند میں گوند وغیرہ  
 اوگا ہو یہ بہت تیز پیرتا ہے اور اچھی طرح غوط لگاتا ہے۔ اپنی خوراک غوط سے  
 ہی لگاتا ہے اور کنارہ پر اگر بھی تلاش کرتا ہے۔ اسکی خوراک مختلف ہے لیکن  
 چوٹے جانوروں اور نباتات کو زیادہ پسند کرتا ہے۔ عام خوراک پانی کے چوٹے  
 پورے پینگے مینڈک اور چوٹی مچھلیاں ہیں۔

یہ عام طور سے اپنی خوراک دن میں مہیا کرتا ہے اور رات کو کم تلاش کرتا ہے۔  
 ہندوستان میں یہ نہایت عمدہ شکار ہے۔ اسکا شکار اڑتے ہوئے کیا جاتا ہے  
 نر اور مادہ دونوں کی آوازیں مختلف ہیں نر کی آواز میں ایک سیٹی سی نکلتی ہے اور  
 مادہ کی آواز میں لفظ کرتی آواز نکلتی ہے۔ اس کا گھونٹ گوند وغیرہ میں ہوتا ہے  
 اور انڈے جبکہ تازہ ہوں تو اونچیں ایک خاص قسم کی ہنسی مائل جھلک ہوتی ہے  
 اسکے انڈے تعداد میں آٹھ ہوتے ہیں۔

## نکٹا

یہ ہندوستانی نام سے مشہور ہے بہان جبکہ انگریز لوگ ہی اسکو سی نام سے  
 پکارتے ہیں۔ اسکی قسم مرغابی اور قاز کے درمیان ہے۔ نر اور مادہ جسم میں برابر ہوتے

ہین وزن میں ڈھائی تین سیر تک کے ہوتے ہیں۔ لیکن مادہ ڈیرھ سیر تک کی ہوتی ہے  
 لکٹا تمام ہین دوستان میں پایا جاتا ہے۔ ایسے مقامات میں جہاں کھلے ہوئے ہین  
 ہوں دلدل ہو اور جہاں درخت زیادہ ہوں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کا ہینا  
 سہنا اور انڈے دینا درخت ہی پر ہوتا ہے۔ یہ دریاؤں کے کناروں پر بہت  
 کم پایا جاتا ہے۔ اور جھیلوں و چھوٹے چھوٹے تالابوں پر بہت زیادہ اس کا اندازہ  
 ہوتا ہے کہ پسندیدگی نگہ کے لحاظ سے یہ قاز سے بالکل مختلف ہے۔ یہ جھنڈوں  
 میں رہنا پسند نہیں کرتا یہاں تک کہ بڑے بڑے جھنڈ میں دس بارہ ہی مشکل سے  
 ملتے ہیں۔

عام طور سے یہ جوڑے کے ساتھ رہتا ہے اور اس قدر ہوشیار اور چوکنا نہیں  
 رہتا جس قدر کہ اس کے ہم قوم دوسرے جانور رہتے ہیں۔ اس کا زیادہ وقت پانی پر  
 صرف ہوتا ہے۔ یہ جانول اور بحری اور بڑی پودے کہا تا ہے لیکن پانی کے  
 کیڑے مکوڑے ہی بہت پسند کرتا ہے۔ یہ اچھی طرح سے پیر سکتا ہے اور اگر مجبور  
 کیا جائے تو غوطہ ہی خوب لگاتا ہے۔ مرغابی اور قاز سے اسکی اوسط درجہ کی  
 اوڑان سے چلتے اور اوڑتے وقت نہ ہمیشہ آگے رہتا ہے۔ یہ دن ہی میں اوڑتا  
 اور دن ہی میں کہتا ہے اور رات کے وقت درختوں پر بسیر لیتا ہے۔ عام طور سے  
 یہ جانور بڑی خوشی سے اپنا وقت بسر کرتا ہے۔ جوڑا ایک دوسرے کے پاس ہمیشہ  
 رہتا ہے۔ گھونسلہ کے لئے جگہ تلاش کرنا مادہ کا کام ہوتا ہے۔ نہ صرف اوسکے ساتھ  
 ساتھ کہتا ہے۔ گھونسلہ کسی غلو میں بنایا جاتا ہے۔ یا ایسی جگہ جہاں سے کسی شہنشاہ  
 ادھر اودھ رہیں گئی ہوں۔ بعض اوقات اسکا گھونسلہ زمین پر گوند لہ میں پانی کے  
 قریب ہی ہوتا ہے۔

انڈے کچھ بہوراہٹ اور سفیدی لئے ہوئے صاف اور چکنے ہوتے ہیں۔ تعداد  
 میں بارہ ہوتے ہیں اور جون و ستمبر کے درمیان ہوتے ہیں۔ بچوں کا رنگ  
 پچھلا حصہ بہورا ہوتا ہے اور اوپر نیچے سے سفید۔

## سرخاب یا چکواچکوی

اس پرند کی اوڑان دیکھی ہوتی ہے۔ سفید اور سیاہ بازو جو تین رنگ کے معلوم ہوتے ہیں اسکی خاص علامت ہے۔ ہندوستان میں سوا کے جنوبی حصے جزیرہ لنکا اور جزائر خلیج بنگال سب جگہ پایا جاتا ہے۔ میدان میں صرف موسم سرما میں آتا ہے ورنہ ہمالیہ پہاڑ پر رہتا ہے۔ اسکی آواز اسکی موجودگی کا فوراً پتہ دیتی ہے کیونکہ یہ کبھی خاموش نہیں بیٹھتا یہاں تک کہ جب اسے کسی بات کا خوف نہ ہو اور یہ اپنی مادہ سے خوش فعلیان کر رہا ہو اور وقت بھی چلا تارہتا ہے۔ نہ اور مادہ کی آواز میں بظاہر کوئی فرق نہیں۔ رنگ کے لحاظ سے مادہ کا رنگ کچھ سفید ہوتا ہے نر کی گردن میں ایک سیاہ کپٹی ہوتی ہے جو گرمیوں کے زمانہ میں پیدا ہو جاتی ہے اور بہت جلد غائب ہو جاتی ہے۔ یہ ریٹیلے کناروں اور کھلے ہوئے پانی کو بہت پسند کرتا ہے دریاؤں کے کناروں پر ہمیشہ چوڑے کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ یہ زیادہ تر پانی کے قریب خشکی پر رہتا ہے اور پانی میں بہت کم رہتا ہے۔ چلتے وقت بڑھی خوبصورتی سے گردن اڑھا کر چلتا ہے۔ پیرنے میں بالکل قاز کی طرح ہے اسکے غوطہ لگانے کی طاقت محدود ہے۔

اسکی خوراک چوٹے چھوٹے جانور ہی نہیں بلکہ مجبوری کی حالت میں دانہ کھائے اور کچا اناج بھی کھالیتا ہے۔ اسکا گوشت لذیذ نہیں ہوتا۔ یہ نہایت ہوشیار اور چمکیل پرند ہوتا ہے۔ اور اسے ہندو کی گولی کی حد کے متعلق پورا علم ہے۔ کہ فوراً ہندو کی زد سے بچ جاتا ہے اگر اڑتا ہو تو اونچا ہو جاتا ہے اور بیٹھا ہو تو اڑ جاتا ہے اگر میدان میں ہو تو پیسے یا پیل کی آڑ سے اسکا شکار ممکن ہے اور تباہو اس پر یا جاسکے تو مارا کھا سکتا ہے یا کسی آڑ کے قریب بیٹھا ہو تو داؤن کر کے شکار کیا جاسکتا ہے۔

اسکے واسطے نمبر (۱) چہرہ شکار کر نیکو ہوتا ہے۔ ہندوستان میں یہ پرند دس ہزار

فٹ کی اونچائی پر ہمالیہ پہاڑ پر انڈے دیتا ہے گھونسلہ چٹانوں کے خم میں بناتا ہے  
انڈے تعداد میں آہٹ ہوتے ہیں۔

## سلی

اسکی بہت دیر تک رہنے والی سیٹی سی آواز اسے اسکی ہم قوموں سے علیحدہ چیز  
کہا جاسکتی ہے۔ اسکی آواز کی طرح اسکی ٹانگیں بھی اور جانوروں سے علیحدہ ہیں۔ اسکی  
ٹانگیں بہت لمبی ہوتی ہیں اور رتے وقت گردن نیچی رہتی ہے۔ یہہ پرند درختوں پر رہتا  
ہے۔ اسکی سیٹی کی آواز اسوقت کی آواز سے یہہ بیٹھے ہوئے بول رہے ہوں بالکل مختلف  
ہے۔ اسکا ہوا جسم اور قریب تمام سیاہ بازو اور ہی نشانیاں ہیں جسم کے لحاظ سے  
گردن لمبی ہوتی ہے اور دم چھوٹی۔

یہہ پرند تمام ہندوستان میں پایا جاتا ہے۔ جہاں پانی اور خوراک دونوں چیزیں  
موجود ہوں یہاں تک کہ جزائر انڈس اور نائیکو بار میں بھی پایا جاتا ہے۔ لیکن خاص  
طور سے یہہ گرم ملک کا جانور ہے پہاڑوں پر نہیں پایا جاتا ہے اور پانی کی  
ایسی جگہ کو پسند کرتا ہے جہاں درخت نہوں گھاس اور گوندہ کی جگہ زیادہ پسند  
کرتا ہے خواہ وہ پانی کا بہت چوڑا حصہ ہی کیوں نہ ہو۔

رات کے وقت آس پاس کے درختوں پر بسیرہ کرتا ہے۔ اور دشمن گوندہ وغیرہ  
میں اپنی خوراک تلاش کرتا ہے۔ دریا کے کناروں پر اپنی خوراک تلاش کرتے ہوئے  
بہت کم پائے جاتے ہیں۔ یہہ بڑی خوبصورتی سے زمین پر چلتا ہے۔ آزادی سے  
خوراک کے لئے غوطہ لگاتا ہے اور ڈر جانے پر پانی سے اپنے جسم کو اوٹھا کر ایک دم اونچا  
اڑ جاتا ہے۔ یہہ اکثر دوسرے پرندوں سے لڑتا ہے بلکہ سب کے سب اکٹھے ہو کر  
حملہ کرتے ہیں اس کا گوشت لذیذ نہیں ہوتا۔ اسکی خوراک چانول پانی کے چھوٹے  
چھوٹے پودے اور کیڑے مکوڑے ہیں یہہ پرند درخت کے حلو میں انڈے دیتا ہے  
یا چیسوں کے پرانے گھونسلہ میں اور بعض اوقات خود ہی اپنے واسطے گھونسلہ بنالیتا



اسکے انڈے کچھ گولائی لئے ہوتے ہیں سفیدی مائل اور نہایت چکنے ہوتے ہیں۔ جب مادہ انڈے سہتی ہے تو نزدیک کھڑا ہو کر پہلا دیتا ہے۔

## تاز

اگرچہ اسکی نسل ہندوستان میں پیدا نہیں ہوتی لیکن موسم سرما میں نہایت ہی زیادہ تعداد کے ساتھ تمام ہندوستان میں پھیل جاتے ہیں۔ اس کے سفید سر پر دو سیاہ لکیریں ایک سر سے دوسرے سر تک اور سر پر ہورے رنگ کی کلفتی دو نوں باتین دو سرے جانوروں سے اسے مختلف کرتی ہیں۔ اس کا رنگ بہت ہلکا ہورے رنگ کا ہوتا ہے اور چونچ بھی ہورے رنگ کی یا کچھ ہلکی اور نوک پر سیاہ دھبہ ہوتا ہے اس کا وزن تقریباً تین سینے ہوتا ہے۔ شمالی ہندوستان اور بنگال میں یہ کثرت سے پایا جاتا ہے۔ یہ بڑا شاندار پرند ہے۔ اسکے جھنڈ بڑی بڑی تعداد کے ہوتے ہیں یعنی پانچ پانچ سو کے اور کبھی اس سے بھی زیادہ یہ فصلوں کو بہت برباد کرتے ہیں خواہ دال کی قسم ہو یا اناج کی۔ چانول چونکہ دیر میں اگتے ہیں اس لئے انکے دست و برد سے بچ جاتے ہیں۔ اور چونکہ یہ رات کے وقت کہاتے ہیں اسلئے خاموشی کی حالت میں بہت کچھ نقصان کر سکتے ہیں۔ یہ باہر سے اکتوبر میں آتے ہیں اور مارچ یا اپریل تک چلے جاتے ہیں۔ جو قوت آتے ہیں تو نہایت دبلے ہوتے ہیں لیکن یہاں سے خوب موٹے تازہ ہو کر جاتے ہیں یہ پرند کھرے پانی سے پیتے ہوئے پانی کو بہت زیادہ پسند کرتا ہے۔ اور پرندوں کی طرح پانی میں نہیں گستا۔

جو قوت یہ اوڑتے ہوتے ہیں تو انکی <sup>کھال</sup> یہ شکل بنتی ہے اور بولتے ہوئے اوڑتے ہیں گویا انکی آواز انکا پیش خمیہ ہے کہ ان سے پہلے سن لی جاتی ہے جس جگہ بیٹھنا ہوتا ہے تو اوس جگہ کے دو تین چکر لگا کر بیٹھتے ہیں۔ بعض اوقات اسکے جھنڈ بڑی اونچائی سے تاک کر کسی تالاب وغیرہ کے درمیان میں اوڑ جاتے ہیں۔

کشتی میں بیٹھکر اسکا شکار آسانی سے کیا جاسکتا ہے مگر اکثر اسکا شکار مغرب یا رات کے وقت اوڑتی ہوئی حالت میں بہتر ہوتا ہے۔

اس کے انڈے تعداد میں چار یا پانچ ہوتے ہیں اور پچھلے پورے رنگ کے ہوتے ہیں۔ اوپر کی جانب زیتونی رنگ ہوتا ہے۔ اور پاؤں اور چونچ سیاہ۔ اس کے مارنے کو تیز اے۔ چہرہ یا۔ سیاہی سناسب چوک بورعدہ بندوق سے اگر زبرد سے اوڑتے ہوئے لکھنیں تو بھرہم سے ہی گرائے جاتے ہیں ورنہ زخمی زائد جاتے ہیں چہرہ اسقدر پروں کو باریک ہونے سے نہیں توڑ کر کافی مہلک صدمہ پہنچا سکتا ہے۔ لہذا یہ نہیں گرتا زخمی چلا جاتا ہے۔

## قاز کلان ایل

یہ پرندہ نسبت پلاؤ کے جنگلی حالت میں چھوٹا ہوتا ہے اسکی چونچ اور دم تاریخی ہوتی ہے برسات کے موسم میں چونچ کا رنگ زیادہ شوخ ہو جاتا ہے۔ پیرائے پرندوں کے پیٹ کے اوپر بہت چوڑی لکیریں ہوتی ہیں۔ یہ سو چار سیر تک وزن میں ہوتا ہے یہ ہی قاز کی طرح سروی میں آتا ہے اور سوائے سدرہ کے تمام شمالی ہندوستان برما اور دوسرے حصوں میں پھیل جاتا ہے۔ لیکن گجرات کے سوا ایسی بڑی تعداد میں اور کہیں نہیں پایا جاتا۔ یہ دریا کے کنارے بڑھکر جنوب میں نہیں جاتا قاز سے اگر اسکی کوئی بات مختلف ہے تو یہ کہ اسکی تعداد مغربی ہندوستان میں ہزار ہزار تک پائی جاتی ہے اوڑتے وقت یہ ہی قطار کی ہی شکل بناتا ہے۔ اسکی اوڑان تیز اور باقاعدہ ہوتی ہے۔

اسکا شکار ہی قاز کی طرح کشتی میں بیٹھکر کیا جاتا ہے لیکن اسکا شکار یہ ضرور ہے کہ شکاری اپنا جھم چھپائے رکھے۔ زیادہ تر یکنا روں پر رہتا ہے آسانی سے غوطہ لگا سکتا ہے۔ اور عمدگی سے پیر سکتا ہے۔ لیکن مجبوری کی حالت میں غوطہ لگاتا ہے اور پانی میں زیادہ دیر تک نہیں رہتا۔

فاز کی طرح فصلوں کو برباد کرتے ہیں۔ ایک سال کے بچے مرے میں نہایت لذیذ ہوتے ہیں۔ انکی نسل کی اصلی جگہ یورپ اور متوسط ایشیا ہے لیکن کشمیر میں بھی انکی نسل ہوتی ہے۔

گہونہ بردوغیرہ کے ذہیر کا ہوتا ہے۔ چوپانی کے قریب بنایا جاتا ہے۔ انڈے بالکل سفید ہوتے ہیں۔ اور تعداد میں چہم ہوتے ہیں۔ بچوں کی ٹانگیں اول کافی ہوتی ہیں اسے راج نہیں ہی کہتے ہیں۔ یہ بھی نہر ہے۔ چہرہ سے اوڑتا ہوا اچھی طرح مارا جاتا ہے۔ اور بیٹھا ہوا لکھے جہنڈ دن میں نہر سا ہی چہرہ سے یا اور موٹا چہرہ آتی مناسبت ہے۔

میں ایک دفعہ انکے تقریباً تین سو کے جہنڈ میں تانگہ کی آڑ سے ٹونگ سے چائیر میں علافہ جے یور کے تالاب میں جہان یہ نہر تہین ساتھ گز پھونچکر دس بور کی ڈونالون اور ۱۲ آتی چہرہ سے تینتیس ماری تہین۔ چہرہ دوبارہ اور نہ اس سے پہلے کہی دوفیرون میں اسقدر شکار کرنے کا موقع نہ ملا۔ لیکن اسقدر بلکہ اکہٹی بیٹھی تہین کہ کوئی چہرہ ضائع نہوا پہلے فیر کا۔

## چھ

اصلی چہ کی یہ پہچان ہے۔ کہ نہایت ہی سیاہ رنگ اور ہورے رنگ کے گہلے ہوئے دہتے ہوں۔ بیرون کے آخری حصہ نارنجی رنگ ہوتا ہے۔ چونچ کل جسم کے اوپر حصہ کے برابر ہوتی ہے۔ بعض انکی قسم ایسی ہی ہیں جنکی اس سے بھی زیادہ لمبی چونچ ہوتی ہے۔ اسکی بچ کی اور باہر کی اونٹلی کے بچ میں ایک جہلی ہوتی ہے جو کہ سوائے انکی قوم کسی اور کے نہیں ہوتی۔

نر اور مادہ میں بظاہر کوئی شناخت نہیں بہر حال مادہ قد میں کچھ زیادہ ہوتی ہے مادہ کی چونچ بعض اوقات میں انچہ تک کی ہوتی ہے اور وزن میں ڈیڑھ پونے تین چھٹا تک ہوتی ہے۔ نر کی چونچ پونے تین انچہ لمبی ہوتی ہے۔ اور لاسکا وزن

دہائی چٹان تک ہوتا ہے۔

یہ ہندوستان میں موسم سرما میں آتے ہیں انکے آتے کا زمانہ اگست کا آخری اور ستمبر کا شروع مہینہ ہے مگر برما میں اور جنوبی ہندوستان میں اسکے ہی بعد آتے ہیں مایچ کے ختم ہونے پر بہت سے تو یہاں سے روانہ ہو جاتے ہیں۔ اور بہت سے اپریل اور جون تک قیام رکھتے ہیں۔

آتے کے زمانہ قیام میں یہ تمام ہندوستان میں پہلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ بعض جگہ زیادہ اور بعض جگہ کم۔ جنوبی اور شرقی حصہ ہندوستان میں کم پائے جاتے ہیں اور شمال میں زیادہ پائے جاتے ہیں اور یہاں سردی اور زیادہ بارش ہونے کی وجہ سے یہ زیادہ عرصہ تک ٹہرتے ہیں۔ یہ دلدل والی جگہ پانی کے درمیان ٹیلے بلاو جہاں گوند لہ اور گہانس اور گی پولینڈ کرتا ہے۔ چونکہ یہ چوٹا جانور ہے اسلئے دو دو انگلی پانی اسکے لئے بہت موزوں ہے گہرا پانی بالکل بیکار ہے اور چھ پانی میں یہ اپنی خوراک چوٹے کیڑے مکوڑے تلاش کرتا ہے جسوقت یہ کہتا ہے تو صرف اسکی چونچ کا ٹھوڑا سا الٹا حصہ کھلتا ہے۔ جب یہ خوراک کی تلاش میں ہو تو پانی سے باہر نہا پسند کرتا ہے اور دن بھر کی گرمی کا حصہ تر گہانس میں خشکی پر کاٹتا ہے۔ یہ پرند سورج کی گرمی سے بچنے کے لئے پناہ کی جگہ ضرور تلاش کرتا ہے۔ اور اسی وجہ سے زیادہ گرمی کے زمانہ میں رات کے وقت خوراک تلاش کرتا ہے۔

یہ اکثر پندرہ بیس گز اور کبھی اس سے بھی زیادہ فاصلہ سے اوڑ جاتا ہے ایک دم ایک آواز ”چرب“ کا نکال کر آؤل تو ادھر ادھر اوڑتا ہے۔ پٹلے لیکر اور پیر سید ہی اوڑان اوڑتا ہے فاصلہ پیر ہو کر جب ایک ہی سمت میں اوڑتا ہے۔ تو بہت تیزی سے اوڑتا ہے۔ بعض لوگ اسے زمین سے اوڑتے ہی مار لیتے ہیں اور بعض اور اوپر جلنے دیتے ہیں یہاں دم ہو امین اوڑتا ہوا کچھ بلندی پر چلا جاتا ہے اور پھر بانہ ہلکے دم پہلائے ہوئے اور دوبارہ کے پر الگ بانہوں سے نکلتے ہوئے زمین

۳۳  
 پر اور تڑپا ہے جب نہر اور مادہ دونوں ڈر گئے ہوں تو چین چین کی آواز نکالتے۔  
 یہ شمالی اور مغربی ہندوستان میں انڈے دیتا ہے اور خاص کر کشمیر میں۔ انڈے  
 دیتے وقت ایک خاص آواز نکالتا ہے اور اس زمانہ میں زیادہ تر درختوں پر بیٹھتا ہے  
 گہولہ زمین پر ہوتا ہے انڈے کچھ چٹے زیتونی رنگ کے ہوتے ہیں لمبائی میں  
 ایک انچ کے قریب اور تعداد میں چار ہوتے ہیں اسکے بچے انڈے سے نکلنے ہی مرغی کے  
 بچوں کی طرح زمین پر دوڑنے لگتے ہیں۔  
 اس کے لئے (۸) سے (۱۰) شاٹ تک چہرہ مناسب ہے گوشت نہایت لذیذ ہوتا ہے۔

## بھوٹا چھا

یہ قد میں لوہے کے برابر ہوتا ہے چونچ دو انچ سے کم لمبی ہوتی ہے۔ اگرچہ  
 موٹا معلوم ہوتا ہے لیکن وزن میں ڈیڑھ چھٹاناک سے زیادہ نہیں ہوتا۔ نہر اور مادہ  
 دونوں برابر وزن کے ہوتے ہیں۔ اسکی دم میں صرف بارہ پر ہوتے ہیں اور یہ تمام  
 پر نو کیلے ہوتے ہیں۔ لیکن نہایت نرم۔ سر کے اوپر دو لکیریں ہوتی ہیں۔ یہ اپنی ہم  
 قوم میں سے زیادہ خوبصورت پرند ہے۔ اسکی اڑان میں خاص بات یہ ہے  
 کہ ایک دم سیدھا آسمان میں اڑتا ہوا چلا جاتا ہے اور اوپر جا کر کچھ میرٹھی کی طرح اڑتا  
 رہتا ہے کسی بہت تھوڑی دور فاصلہ پر پر باندھ کر گیند کی طرح زمین پر گرتا ہے۔  
 ہندوستان کے شمال و مغرب میں کم ہوتا ہے۔ کونوں اور آڑ میں بیٹھنے کا بڑا شوقین  
 ہوتا ہے اور نہ سایہ دار زمین کو نہایت پسند کرتا ہے۔ اگر کسی خاص وقت بندر ق لگلا  
 جائے تو اس پر ندر کا مارنا نہایت آسان ہے۔ اسلئے کہ جب اس کا زیادہ پیچھا لیا جاتا ہے  
 تو دیکھنے لگتا ہے اور دوڑنا بند کر دیتا ہے۔ اس میں نہایت تیز خوشبو ہوتی ہے  
 اس لئے کہتے ہیں بڑی آسانی کے ساتھ پتہ چلا لیتے ہیں۔  
 اسکی خوراک گہا انس کے بیج اور چھوٹی چھوٹی گہا انس اور کیرے مکوڑے ہیں۔ انڈے  
 دیتے وقت ایک خاص قسم کی آواز نکالتا ہے انڈے تعداد میں چار ہوتے ہیں۔

## برہ سہری

اس کا سر بڑا ہوتا ہے اور مانگیں کسی قدر لمبی جنوری لگی کے برابر ہوتا ہے اس کا گوشت معمولی درجہ کا ہوتا ہے۔ گھوڑے میل تانگہ کی آڑ میں سے خوب شکار کیا جاتا ہے یا آڑ کے قریب داؤن کر کے شکار کیا جائے اسکے لئے (۱۲) سے (۱۴) تک چہرہ مناسب ہے۔

## اوی

یہ پرند جھانت میں بڑھ سہری کے برابر ہوتا ہے لیکن اس سے چونچ بڑی ہوتی ہے تقریباً ۱۳ یا ۱۴ انچ لمبی ہوتی ہے۔ اوڑتے وقت یہ ایک باریک آواز "اوی" کی لگا لگاتا ہے۔ اس کا گوشت بڑھ سہری سے اچھا ہوتا ہے۔ یہ موسم سرما میں باہر سے آتا ہے۔ اس کا بھی شکار بڑھ سہری کی طرح (۱۲) اور (۱۴) چہرہ سے کیا جاتا ہے۔

## جل مرغی

یہ پرند اگرچہ ہندوستان میں زیادہ پھیلا ہوا نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی عام ہے۔ اس کا شرح سانس کا حصہ اور دم کے نیچے کے سفید بال پیروں کے قریب کا سیاہ حصہ اس کی خاص علامتیں ہیں۔ ایک سال کے بچہ لگا رنگ زیادہ ہلکا ہوتا ہے۔ ان کی نسل ہندوستان میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ اپنے گونسلے چاڑیوں میں بناتے ہیں انڈے پورے رنگ کی زمین کے۔ (یعنی زمین پوری اور اسپر سیاہ دھبے ہوتے ہیں) — چت کبرے ہوتے ہیں اور تعداد میں نو ہوتے ہیں۔ اس کی خوراک عام مرغیوں کی طرح آواز خاص قسم کی سخت گرنٹ "کی ہوتی ہے۔ دن کے وقت کم فاصلہ طے کرتی ہے لیکن رات کے وقت دور دور نکل جاتی ہے۔



## سارے

اگرچہ ہندوستان کے شکاری اسے بہت کم شکار کرتے ہیں لیکن چونکہ ہندوستان میں یہ نہایت عام ہے اسلئے اسکے متعلق کچھ کچھ بیان کرنا ضروری ہے اس کا لمبا قر پانچ فٹ تک کا اونچا ہورا اور سفید رنگ یہ علامتیں ایسی ہیں کہ شخص اسے پہچان سکتا ہے۔ یہ ہمیشہ جوڑے کے ساتھ رہتا ہے۔ ماہ نر سے چوٹا سر ہونے کی وجہ سے علیحدہ تیر رہ سکتی ہے۔ بلحاظ قد کے یہ ہندوستان کے تمام پرندوں سے بڑا ہے لیکن وزن میں بیرواں رائڈ نہیں ہے۔ انڈون کے زمانہ میں اسکی گردن سفید ہو جاتی ہے اور بانوں کے پر بھی سفیدی مائل ہو جاتے ہیں۔ یہ ہندوستان ہی میں پایا جاتا ہے اور روس میں نہایت کم پایا جاتا ہے۔ سو آئیٹل کے ہاں ملکوں میں بھی کم پایا جاتا ہے۔ میسور اور سندھ میں بھی کم ہے۔ لیکن جو حقے سر سبز رہتے والے ہیں اسکی کثرت کے خاص مقامات ہیں۔

راجپوتانہ میں نہایت کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ ہندوستان کے لوگ اس کا شکار کرنے میں مذہب کی وجہ سے مجبور نہیں ہیں بلکہ دوجوہ ہیں۔ اول تو اس کا گوشت خراب ہوتا ہے دوسرے جوڑے کی آپس میں اسقدر محبت ہوتی ہے کہ جب انہیں تفریق ہو جاتی ہے تو ہر جوڑا نہیں ملتا۔ جب انہیں سے ایک مار لیا جاتا ہے تو دوسرے کی بری حالت ہوتی ہے اور آخر اس کے غم میں مر جاتا ہے۔

اس کا ہونسلہ پانی میں کسی خشکی پر ہوتا ہے اور سطح آب اونچا بنایا جاتا ہے۔ اس کا ہونسلہ جب تک چمڑا بجائے اسوقت تک اس پرند کو غصہ نہیں آتا اور جب غصہ آتا ہے تو بڑے زور شور سے حملہ کرتا ہے۔ جب یہ بوڑھا ہو جاتا ہے تو اسکے پر جڑنے لگتے ہیں۔ زمین پر کبھی کبھی اوڑتے ہی ہیں۔ لیکن چلتا اوڑنے سے زیادہ پسند کرتے ہیں اور ایک میل کی ہی اوڑان اوڑنے میں تو زمین سے بیش گز سے زیادہ اونچے نہیں جاتے انکی اوڑان سے ہر شخص واقف ہے اور اڑتے وقت ہستے جاتے ہیں

پہلے نر کی اواز نکلتی ہے اور پھر مادہ کی۔ اسکے صرف دو یا تین انڈے ہوتے ہیں اور عام طور سے ان انڈوں میں ایک بچہ نکلتا ہے باقی خراب ہو جاتے ہیں۔ انڈے بہت لمبے اور سخت ہوتے ہیں لمبائی ۴ یا ۵ ۛ انچ تک ہوتی ہے یہ اپنی خوراک خشکی پر کھتوں میں اور اوتھلے پانی میں تلاش کرتا ہے۔ اسکی خوراک چھوٹے جانور گرگٹ کیڑے کڑے وغیرہ ہیں اور نباتات میں اناج دال وغیرہ۔

## کلنگ یا کچ

یہ پرند اکثر جھنڈوں میں پایا جاتا ہے اور جھنڈوں میں اسکی تعداد بیش سے تنو تک ہوتی ہے اور شمالی ہندوستان میں اس سے بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ اسکے خاص رہنے کی جگہ شمالی حصے میں برما اور جزیرہ لنکا میں کوئی اس کا نام تک ہی نہیں جانتا یہ اگست کے شروع میں آ جاتے ہیں۔ لیکن عام انکے آئینکا زمانہ اکتوبر ہے۔ راجپوتانہ سے ماچھ کے جھینڈ میں چلے جاتے ہیں۔ لیکن بعض اور جگہ ٹہرتے ہیں۔ پانی کے قریب کھلے ہوئے مقامات پر یہ پایا جاتا ہے اور کھڑے پانی سے بہتے پانی کو زیادہ پسند کرتا ہے لیکن خوراک پانی سے دور تلاش کرتا ہے۔ علی الصبح انکا حملہ کھتوں پر ہوتا ہے۔ اور صرف دانہ وغیرہ ہی نہیں کھاتے بلکہ نئی ہوئی ہوئی کو پلین تک کھا کر فضل کو بر باد کرتے ہیں۔ آلو خروڑہ وغیرہ اور بہت سے نباتات کی قسم میں سے کھاتے ہیں سب سے زیادہ دال انکی پسندیدہ خوراک ہے۔

جب یہ کھانے میں مصروف ہوتے ہیں تو انہیں سے ایک پہرہ دیتا ہے یہاں سون میں سب سے لذیذ قوم ہے رات کو یہ خشک جزیرہ یا ٹاپوؤں میں بسیرا کرتے ہیں۔ یہ ہمیشہ ایک ٹانگ سے کھڑا ہو کر سوتا ہے۔ اگر انپر کوئی شکاری پرند حملہ کر بیٹھے تو دوسرے ساتھی مدد دیتے ہیں۔ انڈے بچے سارس کے انڈے بچوں سے چھوٹے ہوتے ہیں دتس بور بندوق کے دو فیرون میں (ایک بیٹھے ہوؤں پر اور دوسرا اوڑتے ہوؤں پر) میں نے ہندو اگٹانگ مارے جبکہ اسکا جھنڈ کا جھنڈ کیت میں بیٹھے میں مصروف تھا۔



اس کے لئے (۳-۱) یا (۳-۲) ایس جی سے چوٹا چہرہ ہونا چاہئے۔

## تقریر

بیمہ پرند ایک گز سے زیادہ لمبا نہیں ہوتا اور ہورے لگے یعنی بڑی سے بہت مشابہ ہوتا ہے۔ بیمہ اکثر چند دن ہی میں رہتا ہے اور اسکے چند بڑی بڑی تعداد کے ہوتے ہیں۔ بعض وقت اس قدر ایک جگہ اکٹھے ہوتے ہیں کہ ایک ایک بیگم زمین کو ڈبک لیتے ہیں۔ کجرات کاٹھیاواڑ و کہن انکے پیڑ کو اڑھتے ہیں۔ بیمہ ہی اکثر ہر کے چہنہ میں اگر مایج اور اپریل تک چلے جاتے ہیں مذکور الصدر مقامات کے علاوہ شمالی اور مغربی ہندوستان میں ہی پائے جاتے ہیں۔ جنوبی بنگال اور اوسکے مشرقی حصہ میں نہیں پائے جاتے۔

بیمہ نہایت خوش مزاج کہلائی پرند ہوتا ہے اور دن کا زیادہ حصہ ادھر ادھر جھکر لگانے میں صرف کرتا ہے اس وقت اس کا شکار مشکل سے کیا جاسکتا ہے۔ اگر یہ پیداوار کی چیزیں کہاں ہوں اس زمانہ میں اس کا گوشت اچھا ہوتا ہے۔ اس کی وہی خوراک ہے جو کتنگ کی ہے کہا نے کے بعد بیمہ بڑے بڑے تالابوں اور خاص کر دیاؤں کے کناروں پر چلے جاتے ہیں۔ کچھ میدان میں بیمہ اپنے لیے کے وقت ایک دو جانور جو کسی کے پیڑ پر ضرور رہتے ہیں۔ صبح ہوتے ہی پہلی خوراک کی تلاش میں ادھر ادھر اوڑھ جاتے ہیں۔ اس کا گھولند زمین پر ہوتا ہے جو چوٹی چوٹی کنکریاں جمع کر کے بنا لیا جاتا ہے انڈے دو ہوتے ہیں۔

کلنگون یعنی کرچون کی طرح بیمہ بھی سکار کیا جاتا اور اسکے لئے وہی چہرہ موزوں ہے۔

## گوجن یا بیڑوان

ہندوستان کے شکاری پرندوں میں بیمہ سب سے بڑا پرند ہے اور لوگ اسے بڑے شوق سے لکار کرتے ہیں اس کا رنگ ملگیا ہوا ہوتا ہے نیچے کا حصہ سفید پیرانے

نر کی گردن بھی سفید ہوتی ہے۔ لیکن مادہ اور پٹھون کی گردن وغیرہ بھری رہتی ہے۔ سر کے اوپر سیاہ لکیریں ہوتی ہیں۔ اوڑان میں گڑھ کی طرح ہوتا ہے۔ یہ زمین سے زیادہ اونچا نہیں اڑتا۔ اس کے رنگ اور قد سے اسے فوراً پہچان لیا جاسکتا ہے۔ زیادہ سے دو گتے قد کا ہوتا ہے وزن میں دس سیر ہوتا ہے اور کبھی اس سے بھی زیادہ۔ لمبائی میں نہ تقریباً چار فٹ اور مادہ تین فٹ ہوتی ہے۔

یہ خاص ہندوستانی پرند ہے سیلون مغربی ہندوستان بنگال بہار چوٹا ناگپور اور ٹیسہ میں بہت کیاب ہے۔ یہ کہلی بونی جگہ کو بہت پسند کرتا ہے اور گہری بونی بند جگہ سے دوہا گتا ہے صاف یا گہاس دار زمین اس کے خاص رہنے کی جگہ ہے لیکن جب اس کے رہنے کی جگہ سے گہاس کاٹ ڈالی جاتی ہے تو یہ پانی کے کنارے چلا جاتا ہے۔ گھون کے کینوں میں بھی اکثر پایا جاتا ہے۔ اور انج بیج کو پلین ہیر وغیرہ کہاتا ہے جاندار مخلوق میں بڑے کو بہت پسند کرتا ہے۔ دوسری قسم کے کیرے گرگٹ سانپ تک کہا جاتا ہے۔

اگرچہ یہ زیادہ اونچا نہیں اڑتا لیکن پر بھی ایک دم میں بڑا چوڑا سفر طے کر لیتا ہے اکثر یہ کالے ہرنوں کے ساتھ اوٹھا بیٹھتا ہے اور انکا ایسا میل ہو جاتا ہے کہ ایک دوسرے کی حفاظت کرتے ہیں۔ جبکہ انڈے دینے کا زمانہ ہوتا ہے تو ایک ایک نر کے ساتھ چہ چہ مادہ ہوتی ہیں۔ جب یہ مادہ سے کھیلتا ہے تو سر اور دم اونچی اوٹھا لیتا ہے اور حلق پہلا کر ہوا میں زور زور سے سانس لیتا ہے۔ اور ایک خاص قسم کی گہری آواز نکالتا ہے۔ اسکے انڈے دینے کا زمانہ چہ چہ مہتہ تک رہتا ہے۔ سوائے دسمبر و فروری اور مارچ کے قریب قریب ہر مہینہ انڈے ہوتے ہیں۔ اگست اور نومبر میں کثرت سے ہوتے ہیں۔ یہ پرند صرف ایک انڈا دیتا ہے اور ذرا سی کہلی جگہ میں ہر جگہ دیدیتا ہے۔ صرف ہوٹری سی گہاس جمع کرنی جاتی ہے۔

انڈے بھری زمین کے ہوتے ہیں اور سیاہ افشان ہوتی ہے۔ اس میں خوشبو

لینے کی بڑی قوت ہے اور یہ خود کی حفاظت کا بڑا ذریعہ ہے۔ گوجن کو چونکہ یہ ہایت ہوشتیار پرند ہے۔ داؤن وغیرہ سے ہی مشکل سے زور پراتا ہے لہذا یا تو گوجنی سے چوٹے رائیفل ٹھیروڈ وغیرہ کے شکار کرنا بہتر ہے۔ ورنہ یہ طریقہ ہی عمدہ ہے کہ اسپر ہرنو کا سامول کر لیا جاتا ہے اور پھر اسکو ٹو لکڑاوسی طرح شکاریوں پر لایا جاتا ہے یہ خواہ یہ پاؤن سے چلکے آئے یا اوڑکے شکاریوں پر سے کچلے بہتر ہے چہرے سے اسکا شکار کر لیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ آسان اور کارآمد ہے۔

## تلور یا چارس (مجمولہ سٹروان)

یہ نہایت لذیذ ہونے کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔ قد طاؤس کے برابر ہوتا۔ مادہ زیادہ تر پورے رنگ کی اور نہ بہت چمکدار سیاہ رنگ کا ہوتا ہے مگر پاؤن کا رنگ سفید ہوتا ہے۔

نر مادہ سے اور ان میں زیادہ ہوتا ہے وزن اور جسم میں مادہ نر سے زیادہ ہوتی ہے راجپوتانہ میں مادہ کا وزن اندازاً ڈیڑھ سیر تک ہوتا ہے۔ اور نر کا سوا سیر تک گال و آسام میں اس سے بھی زیادہ وزن کے ہوتے ہیں۔ یہ پرند ہندوستان مشرقی حصہ میں زیادہ کثرت سے پایا جاتا ہے۔ اور آسام ہندوستان کے شمالی و مغربی حصوں میں بھی پایا جاتا ہے۔

یہ کھلی ہوئی گھاس دار جگہ میں رہتا ہے۔ اور جگہ جگہ اس گہنی ہوتی ہے یہ زیادہ پسند کرتا ہے کیونکہ وہ اسکی پناہ کی جگہ خوب ہوتی ہے اسکی اور ان بہت کمزور ہوتی ہے اور جب یہ اوڑتا ہے تو زور زور سے بازو کو پٹ پٹاتا ہے اور ایک سانس میں ایک میل سے زیادہ نہیں اڑتا۔ اسکی خوراک کوٹلیں دانہ پیر اور رسدرا پتیان وغیرہ میں ٹٹے اور گھاس کے دوسرے کیڑے بھی کھاتا ہے اس کے اندر دینے کی عجیب عادت ہے۔ مادہ سے مارچ سے جون تک خوش فعلیاں کرتا

رہتا ہے۔ ہوا میں تقریباً بند رہ کر تک سیدھا اوڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور بانڈوں کو زور  
 زور سے پھڑپھڑاتا ہے پھر ایک دم نیچے اترتا ہے۔ اس طرح پانچ یا چھ مرتبہ اونچا جاتا ہے  
 اور نیچے آتا ہے مادہ ہی اس درمیان میں اس کے قریب آجاتی ہے پھر نر زمین پر اپنی م  
 پسلا کر مادہ کے گرد گھومتا ہے اور ایک عجیب آواز نکالتی ہے۔ مادہ دو انڈے دیتی ہے  
 اور کوئی گولہ وغیرہ نہیں بنایا جاتا ایک انڈا دوسرے انڈے سے بڑا ہوتا ہے  
 انڈے مورتی کے انڈوں کے برابر ہوتے ہیں۔ ان انڈوں پر مادہ ایک جہت تک  
 بیٹھتی ہے اگر اس درمیان میں اسے شہرہ ہو جاتا ہے کہ کسی نے انڈوں کو چھو  
 ہے تو خود انڈوں کو پھوڑڈالتی ہے۔ بچے انڈوں سے لٹکتے ہی پھرتے اور دوڑنے  
 کے قابل ہو جاتے ہیں۔ اور ایک جہت کے بعد خوب اوڑھتے ہیں۔ ایک سال تک پھر ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں  
 زیادہ تر ایسا ہوتا ہے کہ دو تین مادہ ایک دوسرے کے پاس انڈے دیتی ہیں۔

## سیستم تہیہ

بہت سے شکاریوں نے اسے مارنا تو درکنار دیکھا ہی نہوگا۔ یہ ہر بند اور مرنے  
 میں چھ کی طرح اور قد میں کبوتر کے برابر ہوتا ہے۔ اس کی ٹانگیں بھی کبوتر کی طرح  
 چھوٹی ہوتی ہیں دم مرغابی کی طرح بہت چھوٹی ہوتی ہے۔ سر پر تین سیاہ لکیریں ہیں  
 سب سے دوسرے سرے تک ہوتی ہیں گویا یہ لکیریں اس کے خاندانی متع ہیں۔  
 یہ ہندوستانی پہاڑیوں میں ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ ہر ما کے میلاؤں میں ہی آجا  
 ہے۔ پہاڑی ملکوں میں سیلون تک پہنچ جاتا ہے۔ نیلگرہی پہاڑی میں اس کا شکار  
 خاص طور سے کیا جاتا ہے پہلی نو مہرے پہلی مارچ تک اگر خوب محنت سے اس کو  
 تلاش کیجائے تو پہاڑ پر چار ہزار فٹ کی اونچائی پر ملتا ہے۔ اونچائی پر ایسا  
 جگہ جہاں کچھ تیزی ہو اور جہاں اسے اپنی خوراک مل سکتی ہو بہت زیادہ پایا جاتا ہے  
 یہ ہر مذہب سے پانی کو بہت زیادہ پسند کرتا ہے۔ ہمالیہ کے علاوہ جہاں یہ پایا جاوے  
 سردی کے زمانہ میں پایا جائیگا۔ ہمالیہ پر اس کی نسل بکثرت ہوتی ہے۔ کہانے

۱۔  
 میں نہایت لذیذ ہونے کی وجہ سے اور آسانی سے بچانے کی وجہ سے  
 شکاری اسکی طرف بہت زیادہ مائل ہوتے ہیں اور چونکہ بڑی محنت سے ہاتھ لگنا  
 اسلئے زیادہ قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ جب اس کا دل چاہتا ہے یکایک  
 اوٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ اور درختوں ہی درختوں میں اڑتا ہے اسلئے اسکے شکار کرنے  
 میں بڑی دقت ہوتی ہے اور جب شکاری مار لیتے ہیں تو ادنیٰ خوشی کا کیا کہنا۔ یہ  
 اپنی چونچ زمین میں گڑ گڑ کر کھڑے کھڑے بطخوں کی طرح بالکل ثابت نگل جاتا ہے  
 اسلئے اس کا ہاضمہ بہت اچھا معلوم ہوتا ہے یہ بہت زیادہ کھانیا والا پرند ہے۔ زیادہ  
 تر جانور کہلاتا ہے اور جب ایک دو ہفتہ بعد اناج مل جاتا ہے تو اپنی بڑی خواہش  
 ظاہر کرتا ہے۔ پلاؤ پر اناج کا ہر سا لہ ایک جگہ بٹھک کر کھا سکتا ہے۔ یہ زیادہ تر رات کے وقت اپنی خوراک  
 تلاش کرتا ہے۔ مادہ سرخ و سفید نشوونما کرتا ہے تو اسوقت کوئی موٹی آواز نہیں نکالتا صرف پیاس غم سے  
 ڈونڈونگرتا ہے اور ایندھن اور دھڑا دھڑا کرتا ہے اسوقت اسکا شکار آسانی سے کیا جاسکتا ہے جبکہ تمام کنبہ نشی  
 کے خوف کی وجہ سے جگہ تبدیل کرتا ہے تو مادہ تمام بچوں کو بچاتی ہے اول یہ بات نہایت عجیب  
 معلوم ہوئی کہ مادہ بچوں کو سطح بچاتی ہے لیکن معلوم ہوا کہ اپنی ٹانگوں بچوں میں داب کر بچاتی  
 ہے۔ اسکے انڈے چار ہوتے ہیں اور زیتون کے سہلے پتوں کے ڈیسیر پر دے جاتے ہیں۔

## بہت شیر

یہ پورے رنگ کا گادوم پرند فاختہ کے برابر ہوتا ہے اکثر اسے پیاری جھاری  
 تیر ہی کہتے ہیں بہر خشک کہتے ہوئے مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جھاری  
 اور تراب و ہوا کے جنگلوں میں بالکل نہیں پایا جاتا۔ بنگال براسیلیون اور برکین  
 کی طرف بہت کیا ہے۔

اسکے رہنے کی جگہ ہندوستان کا شمالی و مغربی حصہ ہے یہ پرند بیرون کی خوبصورتی  
 کی وجہ سے خوبصورت ہوتا ہے۔ یہ علی الصبح اپنے کہانیکے واسطے اوٹھ کھڑے ہوتے  
 ہیں۔ اکثر کیتون یا چوٹی چوٹی سوکھی گھاس کے میلان میں پڑے رہتے ہیں۔

جوار باجرہ مکہ دال وغیرہ اسکی خوراک ہے۔ صبح کے آٹھ بجے سے دس بجے تک کسی قریب جگہ پانی پینے جاتے ہیں اور بعض اوقات اس فاصلہ کو طے کرتے کے لئے بڑی دور تک اوڑتے ہیں۔

یہ پرند بہت تیز اور اونچا اوڑتا ہے۔ جب تک یہ اوڑتا رہتا ہے آواز نکالتا رہتا ہے صبح کے کہانے کے بعد یہ جوتے ہوئے کہیون یا سپدانوں میں جا پڑتے ہیں۔ اور تمام دن وہیں گزارتے ہیں چار بجے سے چھ بجے تک انکے پانی پینے کا وقت ہے لیکن ہر موسم میں بدلتا رہتا ہے پانی پینے کا وقت یہ اچھی طرح شمار کئے جاسکتے ہیں۔ اگرچہ اسکے اندر ہی کیون نہیں لیکن زیادہ پریشان کرنے سے جگہ چھوڑ دیتا ہے۔

یہ مہندوستان میں ہر موسم میں پایا جاتا ہے اور مادہ دونوں اندر سے ہوتے ہیں نرات کے وقت اور مادہ دن کے وقت اندرون پر بیٹھتی ہے۔ بچے دانہ خود چاگ لیتے ہیں لیکن پانی نہ پلاتا ہے۔ نہ اپنے سینہ کے پروں کو ہلکولانا ہے جسے بچے چوس کر اپنی پیاس بجھالیتے ہیں۔ اندر کے کھلی ہوئی زمین پر دیتے ہیں۔ انڈوں کی تعداد کبھی تین کبھی دو اور کبھی ایک ہوتی ہے۔ یہ رات کے وقت بڑی ہوشیاری سے زمین پر سوتا ہے۔ اس کا وزن پاؤ ہر تک ہوتا ہے۔

## ع

اس قسم کے بہت تیز کا پیٹ سیاہ رنگ کا ہوتا ہے جسکی وجہ سے یہ اچھی طرح پہچانا جاسکتا ہے۔ نر کا سر اور سینہ ہورے رنگ کا ہوتا ہے اور گردن اور وٹھ رنگ کی اسکے علاوہ تمام جسم ہورے رنگ کا ہوتا ہے۔ اسکی ٹوم دو ستر تیر دن کی طرح نو کدار نہیں ہوتی۔

یہ بہان سردی کے موسم میں آتا ہے۔ لیکن ہر ہی اس کثرت سے پھیل جاتا ہے کہ ہر جگہ بہت زیادتی کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ ٹھکانی و مغربی حصوں میں چوتھا نہ پچا ہوا انبار میں زیادہ تر اکثر برکے چھینے میں آجاتے ہیں اور فروزی کے ختم ہونے تک دالیں

چلے جاتے ہیں۔ کاشت کئے ہوئے کیتوں کو غیر کاشت کیتوں سے زیادہ پسند کرتے ہیں۔ صبح کھاتے وقت نہایت قریب قریب ملکر بیٹھتے ہیں اور دوپہر کاٹتے وقت پہلیکھ بالکل علیحدہ علیحدہ بیٹھتے ہیں۔ اسکے اندے اسکی خوراک سب بہت تیز کی طرح ہے لیکن قدر اور وزن بہت تیز سے زیادہ ہوتا ہے۔ مادہ کا وزن نر سے کچھ کم ہوتا ہے۔

## بھاڑی بہت تیز

یہ بہت تیز وزن میں سب سے چھوٹی قسم ہے نہایت خوبصورت ہوتا ہے نر کے پوٹے پر سلی چوڑی لکیریں ہوتی ہیں۔ سر کے اوپر سفید اور سیاہ دو لکیریں ہوتی ہیں چوتھی نارنجی اور گہوڑی دانہ کے مشابہ ہوتی ہے۔ آنکھیں سیلی ہوتی ہیں۔ دم کو کنار نہیں ہوتی۔ مادہ کے سر پر کائے کائے پٹے ہوتے ہیں اور لکیریں نہیں ہوتیں یہ تیز سے بہت ملتا جلتا ہے۔

وہ مقامات جہاں بہت تیز عام طور پر پائے جاتے ہیں۔ لیکن جہاڑی دار جنگل زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ لیکن بارش کے موسم میں کئی ہوئی جگہ میں چلے جاتے ہیں۔ اسکی کثرت کے مقامات گجرات راجپوتانہ سندھ وغیرہ ہیں۔ یہ زیادہ تر اپنے چوسکے ساتھ پایا جاتا ہے اور کبھی تنہا ہی۔ یہ زمین پر ایسا دبا کر بیٹھتا ہے کہ بالکل پتہ نہیں چلتا اور اکثر معلوم ہوتا ہے جبکہ یہ خود ہی چمک کر اڑتا ہے۔ ایک سالن میں یہ زیادہ دوڑ تک نہیں اڑ سکتا۔ نہ یہ اپنی رہنے کی جگہ سے زیادہ دور جاتا ہے۔ ہمیشہ دو وقت پانی پیتے ہیں چندیان یا پانی کی جگہ بہاڑ سے قریب تر میں دیان یہ جوڑے سے یا چار چار یہ چہ کے چند میں علی الصباح آفتاب سے پہلے آتے ہیں اور پانی پیکر جاتے ہیں۔ شام کو جب آفتاب نیم غروب ہوتا ہے اسوقت تازگی ہونے تک پانی پینے آتے ہیں۔ میں جب کبھی شہر تیرہ وہ کے لئے مارے پر نہیں ہوں تو میں اکثر انکارات دیکھتا ہے اور اکثر ایسا سو کہ اسی وقت میں نے تیرہ دیکھا لیا چونکہ تیرہ وہ وغیرہ ہی اسوقت پانی پیتے ہیں۔ خوراک کی تلاش میں یہ رات کو بھی۔

اور طے ہیں انکی بولی دوسرے ٹیٹروں سے کچھ مختلف ہے۔ اس کا وزن تین۔  
چھ ٹانگہ ہوتا ہے۔ اندھے عام طور سے تین ہوتے ہیں۔

## شکار

یہ تیر عام طور سے مشہور ہے پوٹہ پر سیاہ لکیریں ہوتی ہیں حلق پر کوئی  
نشان نہیں ہوتا صرف کھٹی ہوتی ہے۔ نر شخص کانٹوں کی وجہ سے بچانا جاتا ہے  
ہندوستان میں یہ اکثر پایا جاتا ہے آدی سے اس قدر میل کیا جاتا ہے کہ آواز پر گونے  
لگتا ہے اور کھل چوڑا جاتا ہے تو پیچھے پیچھے دوڑتا ہے یہ بڑا ہلکا اور پرند ہے  
اور اسے لڑانے کے لئے ہی پایا جاتا ہے۔ دلدلی ملکوں اور نچلے جنگلوں میں رہتا  
ہے ہندوستان میں کرتا سو جہ سے برابری کا مالابار کی طرف بہت کیا ہے۔ یہ گرم ملک کا  
رہنے والا پرند ہے۔ درخت پر بسیر کرتا ہے اور جہان درخت ہوتے تو زمین پر بسیر  
کرتا ہے۔ دوسرا فٹ سے زیادہ اونچی پہاڑی پر نہیں جاتا۔ یہ کہتوں ہی میں  
نہیں چکنا بلکہ اکثر راستوں پر آکر چکنا ہے۔ زیادہ تر بستی کے قریب دھواڑ میں  
رہتا ہے۔ اسکی خوراک دانہ گھاس کو پلین پٹنگے اور خاصکر دیک ہے اسکا پیچھا  
کر کے شکار کرنا بالکل فضول ہے سمجھا رہا شکاری اسے خاص خاص جگہ پر لیتے ہیں  
اور نہ عام طور سے اچانک سامنے آجائے تو مار لیا جاتا ہے۔ دیک جانے سے بعض  
اوقات بہت سے اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اندھے تعداد میں تو ہوتے ہیں اور سال  
میں دو مرتبہ انڈے ہوتے ہیں پہلی مرتبہ فروری میں اور دوسری مرتبہ اگست میں۔  
یہ کہتوں میں نہیں بناتا بلکہ کچھ گھاس اکٹھی کر کسی جہاڑی کے نیچے انڈے دیدیتا  
ہے۔ اڑتے ہوئے تیر پر اگر مرغابی کے قاعدہ سے تندوق آگے ملا کر لگائی جائے  
تو خطا ہوئی ہے یہ جب کہ اوڑتا تیر مارنے کی مشق ہو اور اوہی قاعدہ سے اوڑتی  
مرغابی پر لگائی تو نہ لگے گی کیونکہ دونوں کی رفتار میں فرق ہے یہ ہر شخص شق  
سے اندازہ ہو پرند کا جدا جدا کر سکتا ہے۔



## کالا تیتیر

یہ تیتیر اپنے رنگ کی وجہ سے دو ستر تیتروں سے بالکل مختلف ہے اس کے سفید اور اخروئی رنگ کے جھاڑے کٹی اور سفید رنگ کی دم پر لکیریں خاص ہیں۔ علاوہ انہیں ہن۔ مادہ کانچے کا حصہ چھاتی پیٹ وغیرہ داغ دہبہ کے ہوتا ہے اور بجا سفید کنٹھی کے بہورے رنگ کا بڑا سا تپکا ہوتا ہے مانگین نارنجی ہوتی ہیں۔ نر کے کانٹے ہوتے ہیں۔ نر کا وزن تقریباً ۱۵ یا ۲۰ گرام ہوتا ہے مگر اکثر اس کے کم وزن کے ہوتے ہیں۔ مادہ وزن میں کم ہوتی ہے۔

یہ ہندوستان کے شمالی حصوں میں پایا جاتا ہے۔ کاٹھیاواڑ اور لیہ کی طرف پھیلنا پایا جاتا ہے۔ ساتھ ہزارت اور بھاری پر یہ کہیں نہیں جاتا۔ ایسے مقامات میں جہاں دریا ہو اور گھاس جھاڑی اور گی ہو یا کم کھجور اور خشک زمین ہو پایا جاتا ہے جہاں درخت گنجان ہوں وہاں ہنسا پسند نہیں کرتا۔ گھون کی باڈو اور بن کے گیتوں میں یہ ملتا ہے۔

صبح کے وقت درختوں باڑوں پر ٹھیکہ کرانی آواز دور دور تک پہنچاتا ہے اندھے دینے کے زمانہ میں اور سردی کے موسم میں یہ بہت زیادہ بولتا ہے۔ ہمیشہ چڑھنے کے ساتھ ہوتا ہے۔

اس کا گوشت نہایت لذیذ ہوتا ہے اس کی خوراک عام تیتروں کی طرح ہے لیکن اونچی طرح دو توڑنے والا ہوتا ہے اور نہ دوڑنی والا ہوتا ہے اور اس وجہ سے اس کا شکار بہ نسبت اون کے آسان ہے۔ بارہ اندھے تک دیتا ہے۔ لیکن تین بچوں سے زائد کہیں نہیں کھلتے اس کے گھونے گھاس میں پیچھے ہوتے ہیں۔ اکثر جون کے آخر میں اندھے دیتے ہیں۔ اس کی اور ان بہورے تیتروں سے مشابہ ہے۔

## جنگلی مرغی

نر کا سرخ اور کالا رنگ ہوتا ہے۔ مادہ کچھ بہور رنگ لے ہوتی ہے وزن میں نر سیر ہر کا اور مادہ ادھ سیر کی نر کی دم بہت لمبی اور آگے سے گول ہوتی ہے مادہ کی دم چوٹی ہوتی ہے۔

ہندوستان کے مغربی حصہ میں نہیں پائے جاتے نہ جنوبی حصہ میں پائے جاتے ہیں اور پانچ ہزار فٹ اونچی پہاڑی پر بھی نہیں جاتا پہاڑوں کے دامن میں یہ کثرت سے پائے جاتے ہیں خاص کر ایسے مقامات میں جہاں اونچے اونچے بانس کے درخت ہوں اور پانی قریب ہو اگرچہ یہ کھلے میدانوں میں بھی دانہ کی خوش سے آجاتے ہیں۔ برما کے جنگلوں میں یہ پہاڑ اور میدان دونوں جگہ میں پائے جاتے ہیں۔ رنگستان اور کیتون میں نہیں جاتے اور لدلی جگہ سے بہت ہلکے ہیں انکی آواز جنگلی حالت میں "کیکل کلک" اور پلاؤ حالت میں "کو کہ ڈوڈل ڈو" ہوتی ہے سال کے درختوں کی جنگل میں یہ کثرت سے پائے جاتے ہیں رات کے وقت درختوں پر بسیرا کرتے ہیں انکی اور ان بھاری ہوتی ہے۔ اور اوڑنی ہوتی حالت میں اچھی طرح شکار ہو سکتے ہیں۔ یہ زیادہ اونچے نہیں اوڑتے۔ اپنی بولی کا شرط جواب دیتے ہیں۔

اگر کوئی شخص انکی بولی سیکھ لے تو شکار کرنے میں بڑی آسانی ہو جائے۔ یہ بڑی خوشخواری کے ساتھ لڑتے ہیں بلکہ انکے بڑے بڑے کانٹے ہوتے ہیں اسلئے اکثر لڑتے لڑتے مر جاتے ہیں۔ جفتی عام مرغون کی طرح کہیلے میں انکے انڈے دینے کا زمانہ سال کا اول نصف حصہ ہے اس زمانہ میں اس کے پردہ گر جاتے ہیں۔ ایک وقت میں چہ بچے نکلتے ہیں۔ بچے اول اول سفید رنگ کے ہوتے ہیں اور بچپنے ہی میں سرادر مادہ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں ایک سال کے بچے نہایت لذیذ ہوتے ہیں۔

## چھوٹی جنگلی مرغی

یہ کالے رنگ کی ہوتی ہیں انکے تاج نہیں ہوتا انہیں سرخ ہوتی ہیں پوٹوں پر بال نہیں ہوتے ناگیں اور چونچ سرخ ہوتی ہیں۔ عام طور سے نر کے سر پر مین اور کانٹے ہوتے ہیں اور بھن کے زیادہ ہوتے ہیں مادہ کے ایک کاٹھا ہوتا ہے۔ یہ دریا کے کنارے شمالی حصہ میں کم پائے جاتے ہیں اور دھکے ترائی کے جنگلون میں بہت پائے جاتے ہیں کھلے میدانوں میں کبھی نہیں دیکھے جاتے۔ پیروں دوڑنے میں اس قدر تیز ہوتے ہیں کہ بعض اوقات کتوں کو بھی ہوا نہیں دیتے اور تے وقت خوب شکار کئے جاسکتے ہیں لیکن زخمی ہو کر جب یہ بہاگ جائیں تو بہر ملنا دشوار ہوتا ہے۔ رات کے وقت درختوں پر بیٹھ کر سیر لیتے ہیں۔ اکثر چوڑے کے ساتھ رہتے ہیں۔ انکی خوراک سیرنچ کیڑے مکوڑے اور پتے ہیں۔ انہیں پیاس گڑھی گڑھی لگتی ہے۔ ایسوجہ سے وہ دریا جو گجائن درختوں میں ہو کر نکلتے ہیں انکی رہائش کے خاص مقامات ہیں۔ سال میں دو مرتبہ انڈے ہوتے ہیں اور گھونسا اونچی جگہ بنایا جاتا ہے جو کسی چیز سے ڈھک دیا جاتا ہے انڈے چھوٹی مرغی کے برابر ہوتے ہیں اور تعداد میں سات ہوتے ہیں۔

## چکور

یہ ایک پہاڑی پرند ہے اس کا رنگ بھورا ہوتا ہے۔ رنگ میں ہکا اور گہرا بن اب وہا کے لحاظ سے ہوتا ہے جو ملک گرم ہیں وہاں کے چکور خاکی خاکی رنگ کے ہوتے ہیں اور برہم ہوتے ہیں۔ مرغوب مقامات میں برہم سر اور ہورے رنگ کا ہوتا ہے یہ سخت سے سخت گرمی اور زیادہ سے زیادہ سردی برداشت کر لیتا ہے۔ اور دونوں مقامات میں جہاں تلو تلو اونچے بارش اور جہاں بالکل بارش نہ ہو برابر پایا جاتا ہے۔

اسکی سرخ چونچ پیرون میں کانٹے گلے میں سیاہ کنٹی اور بہورے بازوؤں پر سیاہ  
کپڑی دھاریاں یہ سب ایسی علامتیں ہیں کہ یہ فوراً پہچانا جاسکتا ہے۔ ہمالیہ پتھر  
ہزار فٹ کی اونچائی تک پہنچ جاتا ہے۔

یہ اکثر بہتر رہتا ہے اور بڑی شان سے اٹھلا کے چلتا ہے۔ چنانچہ شعرا اسکی چال کو  
مستوح کی چال سے منسوب کرتے ہیں۔ گہاس دار مقامات اور درختوں سے گھرے  
ہوئے دریاؤں کے قریب حصوں میں رہنا بہت پسند کرتا ہے۔ موسم سرما میں  
یہ جھنڈوں میں رہتا ہے۔ ایک ایک جھنڈے کی تعداد کا پابا جاتا ہے۔  
مگر انڈوں کے زمانہ میں جوڑے ہی کے ساتھ رہتا ہے۔ جاڑے کے موسم  
میں لڑتا ہی خوب ہے۔ اور اکثر لوگ اسے لڑانے کے لئے پالتے ہیں۔

یہ عام تیترون سے زیادہ تیز اور ڈیر تک اوڑسکتا ہے مگر ایک پوری اوڑن  
کے بعد پھر نہیں اوڑسکتا۔ اس حالت میں آسانی کے ساتھ شکار کیا جاسکتا ہے  
اسکی خوراک عام تیترون کی خوراک ہے۔ پرائے چکور کا گوشت سخت اور سہو کھا  
ہوتا ہے۔ لیکن خزان کے زمانہ میں بچو رنگارنگ نہایت لذیذ ہوتا ہے۔ بچے  
سیاح بچوں سے فوراً پہچانے جاسکتے ہیں۔ چکور ہمالیہ ہاڈر پر... ہنٹ کی اونچائی۔  
پر اپریل سے دو مہینہ تک انٹے دیتا ہے۔ انڈے سات سے چودہ تک ہوتے  
ہیں۔ بندہ میں دریائے سندھ کے اوس جانب اور سکیم میں نہیں پایا جاتا۔  
راجپوتانہ میں ہی تقریباً پایا ہے۔

## لوا

لوا چوٹے تیترون کی قسم میں سے کہا جاتا ہے کیونکہ اسکی تمام عادت و خصلت  
تیترون سے بہت ملتی جلتی ہے نہ کہ پاؤں میں تیترون کی طرح کانٹے ہوتے ہیں اسکا  
سرخ روٹی رنگ کا چکرار ہوتا ہے مادہ کے سر کے علاوہ تمام جسم کا رنگ پورا سیاہ ہوتا  
ہے بچوں کا لونہ کچھ زردی مائل ہوتا ہے۔ اور سر پر کوئی سرخی نہیں ہوتی چونچ



دھاریاں ہوتی ہیں۔ نر کی گردنیں نہایت سیاہ اور سفید کٹتی ہوتی ہے۔ مادہ کے کٹھی نہیں ہوتی البتہ سینہ پر دھاریاں ہوتی ہیں۔ بہر کیف نر اور مادہ اچھی طرح تمیز ہو سکتا ہے۔ اسکا وزن ڈیڑھ چٹاناک سے لیکر سواد چٹاناک ہوتا ہے گوشت لذیذ ہونے کی وجہ اس پرند کی ہمیشہ تعریف کی جاتی ہے۔

سردی کے موسم میں کم و بیش ہر جگہ پھیل جاتا ہے۔ اپریل کے مہینہ میں دایہنی ہے۔ اور نہایت کمی کے ساتھ یہاں ہی رہ جاتے ہیں اور انڈے دیتے ہیں۔

یہ ایک ایک میل تک ایک سانس میں اوڑ سکتا ہے اور بعض وقت اس سے بھی زیادہ آتے اور جاتے وقت بہت سی جانیں انکی راستہ میں ہی ضائع ہو جاتی ہیں کیونکہ اسکے پر وں میں اسقدر لمبے چوڑے سفر کرنے کی طاقت نہیں ہوتی۔

اگرچہ یہ نہایت تیز اوڑتا ہے لیکن ہندو ق سے خوب شکار کیا جاسکتا ہے۔ جب یہ ہندوستان سے واپس جاتے ہیں تو رات کے وقت سفر کرتے ہیں اور بہت اونچے اوڑتے ہیں ہالیہ پہاڑ پر دو تین خاص راستے ہیں انہیں راستوں سے پہاڑ کو عبور کرتے ہیں۔ ستمبر سے انکا آغاز شروع ہو جاتا ہے۔ یہ وسط ایشیا میں رہتے ہیں۔

ہندوستان میں ایک ایک جگہ اکٹھے ٹہرتے ہیں اور جب ایک جگہ پسند ہوتی ہے تو دوسری جگہ تبدیل ہو جاتے ہیں۔ جنوبی اور مغربی حصوں میں یہ کبھی نہیں جاتے بنگال میں ہی بہت کم جاتے ہیں قحط کے زمانہ میں متوسط ہند اور جنوبی ہندوستان میں رہتے ہیں۔ مارچ کے مہینہ میں شمالی ہندوستان میں جبکہ یہ اکٹھے ہو کر سفر کرنے لگے تیار ہوتے ہیں تو کئی کئی لاکھ پائے جاتے ہیں ریگستان دلدلی جگہ اور گنے جنگل بالکل ناپسند کرتے ہیں۔ زیادہ تر کاشت کے ہوئے کھیتوں میں رہتے ہیں۔ انکی خوراک گھاس کے دانہ چوٹے چوٹے بیر کیڑے مکوڑے جوار باجرہ کنگنی ہے۔ جب تک کہیتیاں کھڑی ہوتی ہیں اور نہیں رہتے ہیں اور جب کٹ جاتی ہیں تو جھاڑیوں میں رہنے لگتے ہیں اپنی خوراک صبح اور شام کی وقت کھاتے ہیں اور کبھی رات کی وقت ہی کھاتے ہیں۔ جب آرام سے بیٹھے ہوں تو ایک ہی میں سیٹی کی آواز لگاتے ہیں اگرچہ انکی چوٹی بہت

چھوٹی ہوتی ہے اور بیر میں کانٹے ہی نہیں ہوتے لیکن بیر ٹرائل والے ہوتا ہے۔  
 ہندوستان میں یہ پرندہ اسی غرض سے پالا جاتا ہے۔ لڑائے کا طریقہ بہت پرانے  
 زمانہ سے یونان سے چلا آتا ہے۔ چودہ انڈے ہوتے ہیں لیکن دس سے بارہ تک ہوتے  
 ہیں۔ گھونسلہ توڑیسی گھانسن کا زمین پر بنالیا جاتا ہے۔

ہندوستان میں انڈے دینے کا زمانہ اپریل اور مارچ کا ہے۔ یہہ یہاں جب حواریہ  
 کہتوں میں کثرت سے ہوتے ہیں تو جال لگا کر آدمیوں سے آہستہ آہستہ آواز میں دیتے  
 ہوئے گہرے جال کی طرف لے کر کھینچ لے جاتے ہیں جال میں اور جبکہ یہ کہتوں سے باہر  
 اگر گھاس گوندے وغیرہ میں لپکتے ہیں تو انکے بساؤ ہیٹ وغیرہ دیکھ کر دس بجے سے پہلے  
 پہلے شبکو اور جگاؤ میں جال خاموشی کے ساتھ کھینچا جاتا ہے اور یہہ پھینٹے جاتے ہیں  
 خاموشی سے نکالتے جاتے ہیں انکے شکار کا یہی عمدہ طریقہ ہے۔

## چنگ

اس کے سیاہ لکڑی اور سیاہ دانے پوٹہ پر ایسے کٹے ہوتے ہیں کہ اسکے پچان نے  
 میں کوئی وقت نہیں نرا اور مادہ میں بہت کم فرق ہوتا ہے۔ صرف پوٹہ کی سیاہی  
 کا وزن میں ایک چٹانک سے زیادہ نہیں ہوتا مادہ کا رنگ شوق ہونے کی وجہ  
 اور جسم چوڑا ہونے کی وجہ سے امتیاز ہو سکتا ہے۔ یہہ خاص طور سے ہندوستان  
 اور برما کا پرندہ ہے بارش ہونے پر یہہ مالیم پرچیم ٹرائل اور نچائی پر چلا جاتا ہے۔  
 کشمیر میں بہت کم پایا جاتا ہے سیلون کی طرف بالکل نہیں پایا جاتا۔ اسکی عادت  
 وخصلت بیٹرس سے بہت ملتی ہے۔ اور بیٹرس ہی کی طرح لڑائی کے لئے پالا جاتا ہے۔  
 ہمیشہ جڑے کے ساتھ رہتا ہے اور کبھی جھنڈ میں نہیں رہتا۔ انڈے دینے کا موسم  
 اپریل سے شروع ہوتا ہے اور چیم جینیہ تک جاری رہتا ہے۔ انڈے بیٹر کی طرح ہوتے  
 ہیں لیکن چوڑے عام طور سے نو سے زیادہ نہیں ہوتے ایک ایک گھونسلہ میں دو  
 دو مادہ انڈے دیدی ہیں۔ دکن گجرات متوسط ہند میں انکی نسل نہایت کثرت

سے ہوتی ہے۔ بارش میں یہاں ہی آجاتے ہیں۔

## لوسا

چڑیا کے برابر ہوتا ہے دم نوکدار ہوتی ہے اوپر کے بیرون پر سیاہی کم ہوتی ہے۔ زیادہ تر چوڑے رنگ کا ہوتا ہے۔ لیکن چاتی کا پیلے رنگ کا صاف ہوتا ہے۔  
ٹانگیں عام طور سے سفید ہوتی ہیں لیکن بعض کی نیلی اور ہوری بھی جیسی کہ چوڑی ہوتی ہے۔

نر اور مادہ میں بظاہر کوئی فرق نہیں لیکن بچوں کا رنگ گدلا ہوتا ہے جو فوراً اچھانے جاسکتے ہیں۔ یہ چہرہ بڑا ہوتا ہے زیادہ اونچائی پر نہیں جاتا ہندوستان بالکل جنوب اور سیلون میں نہیں پایا جاتا گرم حصوں میں موسم بارش میں آتا ہے۔ یہ بہت کم فیصلہ تک اوڑھ سکتا ہے۔ ایک مرتبہ اگر پورے طور پر اوڑھے تو ایسا پاؤں جاگ رہا ہوتا ہے کہ آدمی ہاتھ سے پکڑے لوگ اسے شوق سے پنجرے میں پالتے ہیں۔ اور پنجرہ میں یہ انڈے تک دیدیتا ہے۔ اگر اندرون کو کوئی چوڑے تو بڑی سیلابی سے مقابلہ کرتا ہے۔

اسکی خوراک کٹنگنی دیکھ غیر ہے۔ نشیبی جگہ میں رہتا ہے اور جس مقام پر ایک مرتبہ سیلاب آجکا ہو یہ بڑے شوق سے وہاں پہنچتا ہے۔ انڈے تعداد میں بیٹھے زیادہ ہوتے ہیں اور جسم کی مناسبت سے انڈے زیادہ چھوٹے نہیں ہوتے۔ جب یہ پرندہ اپنی مادہ کو دیکھتا ہے تو پرکھڑے کہہ لیتا ہے اور کبوتر کی طرح کہہ رہا ہے شکاری پرندوں میں ہرگز نہیں مانا گیا ہے۔ بیرون کے ساتھ یہ شکاری پرندہ "مین اور دمنین ہی جب جال لگا یا جائے ضرور پکڑے جاتے ہیں۔"





# فصل ششم

## مگر و مچھلی کا شکار بندوق سے

مگر

مگر کو قریب قریب ہر شخص نے دیکھا ہوگا۔ بارش کے بعد دریاؤں گہرے گنڈون  
 دیہوں میں رہنے لگتا ہے اکثر یہ جاندار خیر پر ملتا ہے بعض بکریوں کتوں وغیرہ پر لگا  
 ہوتا ہے اور بعض آدمی پر لگتا ہے۔  
 یہاں دو قسم کے مگر دیکھے جاتے ہیں ایک جس کا منہ گولی کی طرح کا ہوتا ہے اور دوسرا جس کا  
 منہ لمبی چونچدار لوک کی صورت میں ہوتا ہے اور جس پر تو مڑی سی ہوتی ہے۔ مگر خالذ مگر  
 زیادہ کثرت سے پایا جاتا ہے۔ لمبائی میں پہلے سے زیادہ ہوتا ہے لیکن پہلے کی طرح خوراک  
 نہیں ہوتا۔ یہ اکثر چھلیوں پر لیس کرتا ہے اور جانور بکر بکریوں وغیرہ پر کم چوٹ کرتا ہے  
 پہلا اگر ٹہرا ہوتا ہے تو بکر بکریوں وغیرہ اور انسانوں پر چوٹ کرتا ہے اور نقصان پہنچا  
 تا ہے۔ جہاں یہ ستائے نہیں جاتے اور مفکری سے جانوروں کو کہا کرتے ہیں  
 اور کوئی بندوق کا فیر نہیں ہوتا۔ دماغ بہت آسانی سے بندوق سے شکار کئے جاسکتے  
 ہیں۔ کیونکہ بے خطر باہر دیوب میں پڑے ہوتے ہیں۔ لیکن جہاں یہ دو چار مارے گئے  
 ہوں اور دو چار زخمی چلے گئے ہوں تو پھر انکا مارنا نہایت مشکل ہے۔ اس لئے کہ منہ کی  
 فور اسی چونچ اور کو پیری کا انکھوں تک حصہ لگا ہے ہوئے اور تمام پانی میں ڈوبے ہوئے  
 دیکھتے رہتے ہیں۔ اور جب ذرا ہی آدمی کی جھلک دیکھ لیتے ہیں تو فوراً پانی میں غائب  
 ہو جاتے ہیں۔  
 ایسے مگروں کے واسطے جو بندوق کی زمین نہ آتے ہوں یہ طریقہ نہایت بہتر ہے

کہ ایک بڑے کانٹے میں بکری کی ثابت کھچی خوب مضبوطی سے باندھ دی جائے اور  
 کاٹا مضبوط ڈور یا تانت میں باندھا جائے۔ ڈور بقیہ گہرائی لمبی ہونا چاہیے۔ کھچی  
 کو ایک چوٹی پر بنوائی ٹی میں رکھ کر پانی میں چھوڑ دیا جائے۔ دوسرے  
 سرے پر تو بنی باندھ دی جائے۔ شام کو اونکے کھلنے کی جگہ پر پہنچ کر کے آرام کرو  
 مگر رات کے اتنا میں کھچی مٹے کانٹے کے لگل جائیگا اور پانی میں بیٹھ جائیگا۔ سرے پر  
 بند ہی ہوئی تو بنی سے اندازہ ہوتا ہے گا اور آپ کشتی میں سوار ہو کر برہے سے  
 ہلاک کر سکتے ہیں یا خواہ اسے باہر کھینچ سکتے ہیں۔ یہ قابل دیدن نظارہ ہوتا ہے  
 جبکہ مگر پنس جاتا ہے اور وہ بہا گا بہا گا پھر تلبے لیکن تو بنی اسکی موجودگی کا برابر  
 پتہ دیتی رہتی ہے۔ کشتی کا تعاقب کرتے ہوئے پانی ہر اتنا غرض یہ تمام باتیں دلچسپی  
 پیدا کرتی ہیں۔

اگرچہ سبچے بندوق سے ہی مارنے کا شوق ہے لیکن ایک مرتبہ جبکہ استیانا اس طریقہ  
 سے مانس ندی میں مین نے دو مگر مارے تو بچے کیسا لطف آیا ہے۔  
 اگر اسکے سر میں اسوقت گولی لگائی جائے جبکہ یہ پانی پر ہو تو گولی کہا کر پانی کی  
 تہ میں بیٹھ جاتا ہے۔ اور پھر نہیں اوپر تار یا بان تک کہ وہیں مر جاتا ہے۔ اور جب  
 سر کے علاوہ اور جگہ گولی پڑتی ہے تو یہ عام طور سے پانی میں دوڑتا ہے  
 پانی کو تھو دبا کر تالے کہی دم دکھاتا ہے اور کبھی نیچے اور پھر تہ میں بیٹھ جاتا ہے  
 پھر اوپر تالے۔ اسی صورت سے جب تک دم رہتا ہے پریشان رہتا ہے۔ یہ تمام  
 حرکتیں عالم میویشی میں ہوتی ہیں۔ زیادہ تر جب کنارے کے قریب ہوتا ہے  
 تو بار بار کنارے پر آنیکی کوشش کرتا ہے۔ اور جب کسی آدمی کی صورت نہیں دیکھتا  
 تو بار بار نکل ہی آتا ہے۔ بہتر ہے کہ اسے کھلنے کا موقع دیا جائے تاکہ دوبارہ گولی  
 لگائی جاسکے۔

اگر کشتی نہ تو پانی میں مگر کے گولی لگانا فضول ہے کیونکہ اگر یہ گولی کہا کر بیٹھ گیا اور  
 مر گیا یا کسی ہی موقع جگہ پانی کی سطح اوپر اتو دوسری گولی نہیں لگائی جاسکتی۔

مگر دن کی جگہ پانی میں گہنا بڑے خطبے کی بات ہے مبادا اگر سہ ماہی کے چھلکے سے  
 بیٹھے تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ بیشک پانی سے باہر خشکی پر ہو تو کوئی لگانے میں کوئی ہرج  
 نہیں لیکن میں نے بار بار تجربہ کیا ہے کہ کیسا ہی زوردار راسخل کیوں ہو اگر سر کے  
 علاوہ کسی اور جگہ کوئی لگا اور دو ایک گولیاں اور نہ لگانی گیلیں تو کچھ ٹھکے لے  
 ہیکار ہو گا اور جب قریب جا کر اسے پکڑنا چاہو گے تو فوراً پانی میں کود جائیگا۔  
 اور پھر پانی میں سے نکالنا بہت مشکل ہے خواہ وہ دور نہ جاسکے اگرچہ بہت ممکن ہے  
 کہ وہ دور بھی چلا جائے۔

میں نے دو سو گھر سے کم نہیں مارے ہیں لیکن بہت سے اس طرح کہو دے دوسرے  
 تیسرے روز ہوتے ہوئے پانی پر ملے ہیں اسلئے اب میں ایک ساتھ دو تین گولیاں  
 مارتا ہوں اس پر بھی بعض اوقات گولیاں کہا کہا کر چلے گئے۔ دراصل نہایت سخت  
 جانور ہوتا ہے۔

ایک مگر بارہ فٹ لمبا تھا اور میرے سامنے سے ایک پاڑہ کو کھینچ کر لینگیا تھا اس سے  
 پشیمانی کئی ہفتے بکریاں کہا چکا تھا اور ایک نو برس کے بڑے کو بھی لینگیا تھا۔ میں نے  
 اس کے بوتل نمائے کے کارٹوس واسے اکسپریس کی کوئی لگانی جو پہلو میں سے نکل کر  
 کی جڑ میں نکلے مگر کوئی کہا کہ اور ایک بہت ناک آواز لگا لگا اور جھلکے پانی میں کود گیا۔  
 تھوڑی دیر بعد وہ پیرا پیرا اور میں نے دوسری کوئی لگانی اس سے اس کے دونوں  
 اگلے ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ پھر پانی میں بٹھ گیا جس جگہ وہ پانی میں بیٹھا تھا وہاں گئے  
 سے کچھ زائد پانی تھا۔ میرے ساتھ ایک شخص بڑا دل چاہتا تھا وہ پانی میں گھس گیا  
 اور مگر گولہ سی سے باندھ دیا۔ کنارہ پر تین آدمی اور موجود تھے اب وہاں آدمی اور  
 اسے گھٹنوں پانی میں کھینچ لائے۔ یہاں اگر جو ہیں کہ اسے دم کو پکڑا اور چٹکا دیا۔  
 تو چاروں آدمی الگ گھر پرے۔ میں نے ایک گولی اور لگانی اور جب بے دم ہو تو اسے  
 باہر نکالا۔ جب باہر نکالا تو اس قدر زور سے چلا تھا کہ اس کی آواز شیر کی گرجت سے  
 کم نہ تھی اور عجیب قسم کی آواز تھی۔

اسکے چہاروں کی قوت کا اندازہ کیا تو تندرے کی قوت اسکے سلسلے کوئی چیز نہیں یعنی  
 بڑے بڑے پتھر جب اسکے منہ میں ٹاڈے گئے تو ادھین اس زور سے چلاتا تھا کہ چہرہ سو گز  
 تک صاف آواز جا رہی تھی پتھروں کو غصہ میں چاب کرانا کہ دیا اگرچہ اس صدمہ سے  
 اس کے بعض دانت بھی ٹوٹ گئے۔ آخر کو ایک گولی اور ماری تب کہ میں ادھ گھنٹہ کے  
 بعد اوسکا دم نکلا۔

اسکے بعد جو مگر میں نے مارتا وہ نہایت عجیب غریب تھا نہ میں نے کبھی ایسا دیکھا اور  
 نہ سنا خلاف اُمید میں نے مار لیا۔ یہ مگر جو چنیدار لوگ اور تو نمبری والا تھا۔ ناپ میں ہم  
 تو نمبری  $\frac{1}{4}$  ۸ فٹ تھا۔

اس کا واقعہ اس طرح ہوا کہ باناس ندی کے ایک نہایت عمیق میں جو جے پور کے علاقہ  
 کے ایک دیہہ میں واقع تھی میں شکار کھیل رہا تھا۔ کئی مگر مار چکا تھا اسلئے کہ وہاں نہایت  
 کثرت سے مگر تھے لیکن پانی سے باہر نہیں نکالے جاسکتے تھے وہیں مکر رہ جاتے  
 تھے اور خود بہو مکر ادھر آتے تھے۔ جس مگر کا میں قصہ بیان کر رہا ہوں وہ اس قدر بڑا تھا  
 کہ میں نے اور میرے ساتھیوں نے ساٹھ سو گز سے پہلی مرتبہ دیکھ کر یہ اندازہ کیا تھا کہ یہ  
 دیوانہ ہے لیکن جون جون قریب آتے گئے اور اس کے کپٹے صاف نظر آنے لگے تو نہایت  
 حیرت ہوئی دور میں سے اور یہی اطمینان کر لیا کہ واقعی مگر ہی ہے۔ بڑی دقت  
 سے وہاں تک پہنچ کر میں نے دو گویان لگائیں ایک گولی زیادہ کارگر لگی تھی جس سے  
 جا بڑھ اور تھوڑا حصہ نیچے کا بکھر گیا تھا۔ دوسری گولی مگر پر پڑی تھی جبکہ وہ عین پانی کے  
 کنارہ پر تھا۔ دونوں گولیاں کہا کر وہ پانی میں کود گیا۔ اور شکل سے وٹل گز پانی میں  
 گیا ہو گا کہ میں نے دیکھا پت ہو کر اوٹے سفید پیٹ دکھایا اور بے انتہا گہرے سیاہی  
 مائل نیلے پانی میں دو جتا چلا گیا۔ میں نے اسکا تین روز انتظار کیا تین روز کے بعد وہ  
 مردہ پانی سے ادھرا اور کنارے پر لگا۔

افسوس اگر وہ فہر کے قرب میں کسی جگہ کم گہرے پانی میں ہوتا تو ضرور نکلا کرتے۔ پھر ہوتا  
 اور وہ دراصل ایک عجیب و غریب چیز ہوتا اور لوگ اسے دیکھ کر حیرت کرتے۔ پھر ہوتے

کو بھی مزا دل نہیں چاہتا تھا لیکن میرے پاس آدمی ناکافی تھے جو صرف کہانا پکانے کے لئے تھے اور مین نے مناسب بھی نہ سمجھا کہ شرب ہوئے مگر کے اُدھر وائے کا کام اونسے لون ۔  
 چنبل ندی مین مین نے کثر آدم خور اور جانور خور مگر بارے مین ایک مرتبہ ایک ۱۳ فٹ کا  
 دوسرا ۱۵ فٹ کا اور دو گیارہ گیارہ فٹ کے مارے تھے ۔ یہہ آدمیوں پر بالکل نڈر اور  
 وحشت یا نہ پن سے دوڑنے تھے خشکی مین گائے وغیرہ کی ٹانگ پکڑی اور لیکر بہا گئے آدمی  
 دوڑے اور اٹھ جمانا شروع کئے دو چار لٹہ کہا کہ ہیر پانی مین کو و پڑے اس قسم کے اکثر واقعات  
 ہوتے رہتے تھے ۔

گیارہ فٹ والے سیاہی مائل چمکدار رنگ کے تھے اور کاناہ کالا رنگ تھا نہ ہوا بلکہ ایک خاص  
 درمیانہ چمکدار رنگ تھا جو ہوپ مین چمکتا تھا اور جسم پر کچھ چمکناہٹ معلوم ہوتی تھی معلوم  
 ہوا کہ اس قسم کا مگر نہایت بہادر ہوتا ہے ۔ حالت یہ ہوتی مین جب پانی سے نکالکر باہر آئے  
 گئے تو ہوش آنے پر تو حملہ کرتے ہوئے کچھ در آدمیوں پر دوڑے اور بالکل نہ ڈرے  
 اور دویر تو اب ہی گولیان لگانے کی ضرورت پڑی

اگرچہ پندرہ بیس مگر اسی جگہ مختلف دیہون اور کنڈون مین مین نے مارے لیکن وہ  
 نہ ایسے بہادر تھے اور نہ ایسے غضبناک رنگ مین ہی مختلف تھے معمولی سیاہ یا ہوسر  
 رنگ کے تھے ملگے تھے اور ایسے چمکدار نہیں تھے ۔ ندی کے اوس پارے مین نے  
 مگر مارے وہ زیادہ بڑے نہ تھے دس فٹ سے کم تھے ۔

ایک مرتبہ مین کافی سندھ ندی مین سام شیر وغیرہ کے لئے رات کے وقت بیٹھا ہوا تھا دوڑے  
 وہاں سے درختوں پر بہت سے لٹ گورچہ ہے ہوئے تھے کہ ایک ایک شیر دباڑا اور وہ  
 خوفزدہ ہو کر غل مچاتے ہوئے درختوں پر سے ٹپکنا شروع ہوئے ۔ مرے اور انکے درمیان  
 پانی کا دہہ تھا اور وہ پانی مین میر کر میر بطرف آئے گئے ۔ اسی وہ راستہ ہی مین تھے  
 کہ اونچین سے ایک کو مگر نے پکڑ لیا اور سوقت اور سکا در ذناک آواز سے غل مچانا عجیب تھا  
 متواتر اوسے کئی غوطے کھائے اور آخر مگر اوسے لیکر پانی مین بیٹھ گیا ۔ باقی کے ننگو گہرے آئے  
 ہوئے میرے مارے کے قریب سے نکلے ۔ مجھے مذاق سوچا مین نے ذرا سی جھپٹ کہا کہ ہلکی

شیر کی مصنوعی آواز بنا کر لگائی۔ اچانک دو ایک تو اچھلکر گر پڑے اور دوا یکسے  
 فوراً اپنے منہ پر دونوں ہاتھ رکھ لے۔ اور کچھ دیر گہرا جھٹ سے اوپر اوہر دیکھتے  
 پھر اور دروناک قابل رحم آوازیں لگا لگ کر گرتے پڑتے پھر ہاگے۔ اتفاق سے دوسرے  
 روز میں نے وہ ہی مگر مار لیا جو لنگور کی طرح لگتا تھا اسلئے کہ اسی وقت اوہ بیٹریوں کے  
 آدمی سے معلوم ہوا کہ اس کے پیٹ میں سے لنگور کے اعضا نکلے۔ یہ مگر چار گز لمبا تھا اور  
 سیاہ رنگ کا تھا اس رنگ کے مگر خوناک نہیں ہوتے البتہ پورے رنگ کے مگر  
 خوناک ہوتے ہیں اس مگر کا لنگور کی طرح لینا عجیب سے خالی نہیں۔

## سنول مچھلی

بندوق سے اور مچھلیاں ہی شکار ہو سکتی ہیں مثلاً رہو وغیرہ لیکن اور مچھلیاں  
 سنول کی طرح پانی کی سطح پر نہیں اوپر تین اس لئے زیادہ تر سنول ہی بندوق سے  
 شکار کر نیکے قابل ہے اور دوسری مچھلیوں کے واسطے موقع درکار ہے۔ بہر حال جب  
 مچھلیاں اوپر میں تو اس وقت ان کے گولی لگانے میں بڑا لطف آتا ہے۔ اور مچھلیاں گولی  
 کہا کر عام طور سے پانی کی سطح پر چرت ہو جاتی ہیں لیکن سنول گولی کہا کر عام طور سے  
 پانی کی سطح پر چرت ہو جاتی ہیں لیکن سنول گولی کہا کر پانی میں اندر بیٹھتا ہے۔ اگرچہ  
 یہ مختلف اور مچھلیوں کے گولی کی پڑکار سے ہی رہ جاتا ہے اور جلد پانی سے  
 نکال لیا جائے تو نکل ہی سکتا ہے لیکن ہمیشہ پانی کی تہ میں بیٹھ جاتا ہے اس لئے  
 لگانے سے پہلے یہ خیال کر لینا چاہئے کہ اس قدر گہرے پانی میں تو نونہ نہیں لے رہا  
 ہے کہ نکل نہ سکے۔ دراصل نہایت لطف کی بات ہے جب سنول نہایت سہولت  
 سے آہستہ آہستہ پر ملاتا تو بندہ لینے کو سطح آب پر آتا ہے۔ اس وقت بندوق بڑی خوبی سے  
 لگ سکتی لیکن اس کے بندوق لگانے کا طریقہ جدا ہے اور ہر شخص نہیں لگا سکتا۔  
 بندوق ضرور خطا ہوتی ہے اگرچہ اس کے بندوق لگانے کے بہت سے مختلف طریقے  
 ہیں اور جب کسی استاد کے ساتھ رہ کر مشق کی جائے تو کچھ قدرت حاصل ہو سکتی ہے۔

میں یہاں ایک عمدہ طریقہ درج کرتا ہوں جو ہمیشہ مفید ثابت ہو گا۔  
 پانی کی بندوق عام طور سے اونچی لگتی ہے اس لئے مبتدی کو چاہئے کہ بندوق چھٹا  
 رہے اور منتظر رہے کہ سنول کب بوند لیتا ہے اور جب وہ سطح آب پر آئے تو جر میں خوب  
 صحیح ملا کر لہبی والے سطح سہولت سے جلچ کر لگایا خوب لگا سکے گا۔  
 یہ بھی واضح رہے کہ سنول بقدر گہرے پانی میں ہوا و سیقدر نیچے نشست ملا کر بندوق  
 لگانا چاہئے جبہ اونچے زائد گہرے پانی میں معمولی بندوق ہرگز نہیں لگانا چاہئے کیونکہ  
 گولی اسقدر پانی کو توڑ کر اثر نہیں کر سکتی لیکن کار تو سی را سیقل جبہ ایچہ گہرے پانی میں  
 ضرور کام کر سکے گا اگر ترکیب اور اندازہ کر کے صحیح لگایا جائیگا۔  
 میں نے اوپر بیان کیا ہے کہ پانی کی گولی اصلی چیز سے ہمیشہ آگے لگتی ہے اسکی  
 وجہ یہ ہے کہ پانی کا عکس ہر چیز کو اسکی اصلی جگہ سے آگے دکھاتا ہے نظر پانی میں  
 جس چیز کو دیکھتی ہے دراصل وہ چیز اوجھل نہیں ہوتی بلکہ اس سے کچھ دور  
 ہوتی ہے یہ اسطرح اندازہ ہو سکتا ہے کہ ایک ایچہ چوڑے اور چہ ایچہ گہرے برتن  
 میں ایک کلدایہ ٹیپہ ڈال کر ایک تختہ سے ایسا ڈھک دیا جائے کہ برتن ادا چھپ جائے  
 اور پیہ پورا دکھائی دے اب اسپیہ پانی ڈالنا شروع کرو اور نظر ادا سپہ جائے رکھو جب  
 برتن ٹیپہ ہو جائیگا تو یہ نظر سے غائب ہو جائیگا۔ وجہ یہ ہے کہ پانی کا عکس  
 پیہ کو آگے دکھائیگا اور چونکہ اپنے نظر کے لئے آگے جگہ نہیں رہی ہے اسلئے آپ اس  
 نہیں دیکھ سکتے اور جس جگہ آپ اسے دیکھ سکتے ہیں تو اس جگہ نہیں بلکہ اس  
 دورے اپنی طرف سے ایسی صورت میں اگر آپ محض نظر کے اندازہ پر نشست باندھ کر  
 گولی لگائینگے تو گولی پیہ ہرگز نہیں لگ سکتی بلکہ اس سے اوپر لگے گی اسلئے کہ جہاں  
 آپ نے تاکا ہے پیہ اوجھل کتب ہے وہ تو اس سے دور ہے گولی ضرور خطا ہوگی۔  
 لہذا پانی میں گولی ہمیشہ نشاندہ کی جرط میں نشست باندھ کر لگانا چاہئے اور بقدر  
 سے پانی میں آپ نشاندہ دیکھتے ہیں اسقدر نسبت سے آپ گولی لگاتے وقت اندازہ  
 رکھیں تاکہ گولی اصلی چیز پر لگے اور عکس پر نہ لگے جو آپ کو دھوکا دے رہا ہے۔ چھٹی کے

شکار کے لئے یہ بڑا بہتر گھر ہے جسے استاد آسانی سے نہیں بتلاتے۔  
 ریاست جہالاڑ میں میرے ایک مہمان عشرت علی خان صاحب تخلص عشرت سنول  
 بجھلی کے شکار میں بڑا ملکہ رکھتے ہیں ہر ہندو ق پانی میں نہایت سہولت اور عمدگی سے  
 لگاتے ہیں اور اس فن میں استاد مانے جاتے ہیں۔ میرا خود ذاتی تجربہ ہے  
 کہ میں نے کبھی اونکی ہندو سنول بجھلی پر خطا ہوتے نہیں دیکھی ہر موقع پر کوئی ٹھکانہ  
 گھر کام میں لاتے ہیں گویا اسکے متعلق وہ گردن کی کان ہیں۔ میں نے اب تک جو بڑے  
 سے بڑے سنول مارے ہیں ان میں تین سات سات سیر اور ایک نو سیر کا تھا اور یہ  
 ہی عجیب غریب معلوم ہوتے تھے۔ لیکن میں نے سنا ہے کہ دربار جہالاڑ کے حضور  
 میں ایک مرتبہ ایک جوڑا سنول بجھلی کا پیش کیا گیا تھا وہ ہر ایک کم و بیش پندرہ پندرہ سیکڑا  
 جسکی اکثر لوگ تصدیق کرتے ہیں۔ اگر دراصل یہ صحیح ہے تو نہایت عجیب بات ہے سنول  
 بجھلی اس قدر وزن کی نہیں ہوتی۔

اس سے بھی زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ میرے مہمان جنکا میں اوپر تذکرہ کر چکا ہوں  
 سال گذشتہ ایک بڑے تالاب میں شکار کیں رہے تھے یکا یک ایک سنول کا جوڑا  
 مگر کے برابر پتر ہوا نظر پڑا اور لکھا بیان ہے کہ وہ تیس تیس سیر کے کسی طرح کم نہ تھے  
 اور بہت ممکن تھا کہ انکا وزن چالیس چالیس سیر ہی ہوتا۔ دراصل یہ عجیب خانہ میں رکھے  
 قابل تھی۔ لیکن افسوس پانی زیادہ گہرا تھا اور وہ دو ایک چکر لگا کر غائب ہو گئے۔  
 اس بات کے تصدیق کرنے والے ابھی صاحبان ہیں جنہیں ایک میرے بھائی صاحبزادہ  
 محمود علی خان ہی ہیں جنہوں نے اوپر ہندو ق کا ایک فیروہی کیا لیکن خطا گیا۔ دوسرے  
 صاحبان مامول صاحب کے قول کی تائید کرنے میں بلکہ وہ اور بھی زیادہ مبالغہ کرتے ہیں  
 مجھے ہمیشہ اس قدر بڑے سنول دیکھنے کا ارمان رہا اور بار بار اسی امید میں پانی پر جا کر  
 بیٹھا مگر بار بار تو کجا کبھی دیکھنا ہی نصیب نہوائے سنائے ققون میں وہ لطف کہاں جو  
 چشم خود دیکھتے ہیں لطف ہے۔



# فصل ہفتم

سور کا شکار نیزہ وغیرہ سے

گھوڑے کا انتخاب - خرید - تربیت

برجے سے سور کا شکار کھیلنے میں گھوڑے کے ہمیشہ تھے تعلق کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کیونکہ گھوڑا ہی اس شکار میں بڑا جز ہے اور سارا ذرا دھار گھوڑے ہی پر ہوتا ہے اگر گھوڑا کوئی چیز نہیں تو بہتر ہے کہ غنایاں موش رہوں میری غرض وعظ کے طور پر سمجھانا یا دکھانا بحث کر کے سنوانا نہیں۔ میرا خیال ہے کہ جب قدر انسان اس سے مانوس ہوتا جاتا ہے اور بقدر اس جانور کے متعلق اس سے اپنی بے علمی کا یقین ہوتا جاتا ہے۔ میرے علم میں اس کے متعلق جب قدر معلومات ہیں ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

سب سے پہلے گھوڑا خریدتے وقت اس بات پر ایک مرتبہ غور کر لینا چاہئے کہ آیا تم گھوڑے پر چڑھنا چاہتے ہو یا بواہر پر تمہارے جسمانی حیثیت اور شکار گاہ کے قدرتی پسلاؤ پر منحصر ہے۔ اس سے صرفہ کی زیادتی مقصود نہیں کیونکہ ایک اچھے یا بواہر کی وہی قیمت ہوتی ہے جو ایک گھوڑے کی قیمت ہے اگر تم جسم کے بہاری ہو تو یا بواہر پر سوار نہیں ہونا چاہتا تمام متوسط ہند میں یا دوسری جگہ جہاں زمین کا لے مال کی ہو یا بواہر ایسا ہی کام دیتا ہے جیسا کہ گھوڑا ناگیور اور سینٹرال انڈیا کے شکار میں یا بواہر اپنے اصلی جوہر نہیں دکھا سکتا وہاں وہ اپنی معمولی صفت پر قائم ہونگے۔

کسی دوسرے ملک میں موجود وہ زمانہ میں یا بواہر قد میں اتنا ہی ہوتا ہے جتنا چھوٹا گھوڑا اور بہاری سواری کے کام کا ہی ہوتا ہے مگر اکثر دیکھا گیا ہے کہ سخت دوڑ میں

کر پڑتا ہے۔ اور پرانے ۱۳۵۳ء سے بہت مختلف ہوتا ہے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ یا بالیہ ملک میں جہاں شکار روڈ کر کے پھیل جاتا ہے نہایت خیر موزوں ہے کیونکہ یہ ایک رفتار سے برابر نہیں دوڑ سکتا گویا بواچھے سے اچھے گھوڑے کا مقابلہ کر سکتا ہو لیکن پہریا بواچھے۔ جب کبھی یا بوا کرتا ہے محض اپنے سوار کے وزن دار ہونے کی وجہ سے کرتا ہے یا کھٹے جنگل میں گھوڑا چونکہ وزن دار ہوتا ہے اس لئے چیرتا پہاڑتا نکل جاتا ہے اور یا بوا ہلکا ہوتا ہے اس لئے ایسا کرنے میں مجبور ہے

## اقسام اسپان

ہزار ہا طریقے سے گھوڑوں کے متعلق بہت سے لوگ بحث کر چکے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ خواہ کیسا ہی گھوڑا ہو مثلاً ویلر۔ عربی۔ انگلش وغیرہ وغیرہ لیکن قابل وفاق بحث نہیں کیا سکی بہر حال جو کچھ مجھے معلوم ہے وہ پیش کرتا ہوں۔ تجربہ سے ثابت ہے کہ ویلر عربی سے کبھی سوار کے شکار میں مقابلہ نہیں کر سکتا اگرچہ یہ ضرور ہے کہ ہر شخص سٹریاکے ویلر کی قدر کرتا ہے اور یہ ہی ضرور ہے کہ اسکے عمدہ ہونے میں کلام نہیں۔

ایک یورپین سوار ویلر کو اسوجہ سے ناپسند کرتا ہے کہ وہ اپنے سوار کو گرا دیتا ہے اور اس وجہ سے قابل اعتبار نہیں شاید اس کے پاس یہ جانور بے تربیت ہوگا اور چلتے چلتے اوچیل پڑتا ہوگا۔

موجود زمانہ میں بہت اعلیٰ قسم کے تربیت یافتہ یا بوا موجود ہیں جو خوبصورت ہی ہیں اور ہر لحاظ سے یہ بہر صفت موصوف ہیں بلکہ یہ کہنا بھی نہوگا کہ انگلش تربیت یافتہ سے کسی طرح کم نہیں۔ علاوہ بران جسم اور پیروں کی وضع کچھ ایسی پیلی ہوتی ہے کہ خاک ہندوستان میں شکار کے لئے ہی موزوں ہو سکتا ہے۔ بہادر۔ تیز۔ ہوشیار جانور ہوتا ہے۔ یورپین لوگ سوائے عرب گھوڑے کے اور گھوڑے پر کبھی سوار نہیں ہوتے تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ (Pig Sticking) (سور کا شکار برچھے سے) کے

لئے بہت موزوں ہے اور یہ گھوڑا بہت جیسیم ہوتا ہے۔ ہاتھ بیرون میں نہایت زبردست اور گھوڑی دوڑ نہایت تیز دوڑ سکتا ہے ناقابل گذار راستوں میں ہی نہایت آسانی سے چل سکتا ہے۔ اپنے ہاتھ بیرون پر اسے کامل بہرہ دے ہوتا ہے۔ عربی گھوڑا چٹائی جگہ پر خوب کام دے سکتا ہے اور سرپٹ دوڑنے میں اس کا ساتھ دوسرا گھوڑا نہیں دے سکتا۔ وہ بہت یا غلہ کی پیدائش کے گھوڑے سدے سدائے اور نہایت عمدہ ہوتے ہیں اور قیمت میں اور گھوڑوں سے زیادہ نہیں ہوتے سینہ ذرا چوڑا اور قد اونچا ہوتا ہے انگلش گھوڑا دوڑ کے قابل ہوتے ہیں اور قدم باز بھی لیکن Pig Sticking ایک اسٹیکنگ کے لئے غیر موزوں ہیں۔ اس بات کو بہت سے انگریز ثابت کر چکے ہیں ویدرا و تازی کی طرح بہت موقع جگہ اور بہت جگہ قدم نہیں جاسکتے۔

## برچے کے اقسام اور استعمال

ہندی میں برچھا عربی میں سنان راجپوتانہ میں بانس و نیزہ دکھن میں ہمالا کہتے ہیں۔ برچے کا قاعدہ چھ ہاتھ لمبا رکھنے کا ہے۔ گونٹھی کا ساٹھ ہاتھ کا ہوتا ہے۔ گونٹھی اس سے کہتے ہیں کہ جسکے نوپے کی برمانیکی جگہ کپری کی گیند بندی ہوتی ہے۔ دکھن میں برچھا لمبا رکھتے لیکن برچھا رک مار کے لئے بالکل موزوں ہونا چاہا۔ پہلے میں اتنا چڑھاؤ گاؤں دوڑ ہو اور پرنالی تہ دہاری آنے کی اچھی کاریگری کی ہو۔ اور اس قدر مضبوط کہ چلا مینہ کے ذرہ میں مار دی جائے تو نہ ہٹے۔

برچے کی گرفت یہ ہے کہ کان سے چار انگل اوپر کپٹھی کے برابر بیٹھی رکھی جائے۔ اور اگر دوسرے برچے سے مقابلہ ہو تو اس وقت جو فاصلہ ہو ہر حالت میں کٹنی پیری ہوئی رکھنا چاہئے اور اگر فاصلہ نزدیک کا ہے تو کٹنی بانس کے نیچے چپی ہوئی رکھنا چاہئے کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرے گا تو دوسرا آدمی کٹنی پرانی مارے گا۔ برچہ کے واسطے ہاتھ کی طرف ہو کہ ٹکھنا اور آنا مناسب نہیں ماسطرح وہ آسانی سے مار سکتا ہے برچہ آگے کہی نہیں رہنا چاہئے بلکہ اسکو آگے رکھنا چاہئے۔

اگر اتفاق سے آگے ہو گئے تو ضرور پیچھے کا سوار اور ہی دبا یگا۔ اب یہ عمل کرنا چاہئے کہ برجھے کی اتنی گھوڑے کی پٹھے کی طرف رکھے اور اپنی پیٹ تمام برجھے سے دیکھی ہوئی رکھے اور کمر کے بل گھوڑے پر لیٹوان رہے آنکھ پیچھے کے سوار سے ملی ہوئی رکھے۔ اپنے برجھے کی اتنی کو ہمیشہ دوسرے کے برجھے کے اتنی کے نیچے رکھنا چاہئے اس کے دوسرے کے برجھے کو آڑا سکتا ہے۔ اور دوسرا ہاتھ مارے تو ٹال سکتا ہے خواہ اندر سے ہاتھ سے برجھو اور ہول مار ڈالے اپنی اتنی کو غنیمت سمجھے نہ رکھنے تو ایسا کرے کہ کھانسی کی اتنی کو خوب زور سے دبا کر برابر ہو کر نکل جاوے اور گھوڑے کو توڑے تو داہنے ہاتھ کی طرف توڑے جس سے پیچھے کے سوار خود داہنے ہاتھ کی طرف آ جا دیگا۔ اور اپنی اتنی ہی دوسرے کے برجھے کے اندر آ جا دیگا یعنی نیچے رجائیگی پر استیاء ہے کہ ہاتھ لگا کر اتنی مار دیاؤں اور مارو برجھوں میں کئی ہاتھ جو رسی کے ہیں وہ لگتے ہیں ہین آگے جو قابل تحریر ہے وہ دوج کئے گئے۔

جب سامنے کا موقع مخالف سے ہو اور اتنی سے اتنی ملے تب مخالف کو داہنی طرف لیکر اپنی اتنی نیچے رکھے اور ہاتھ کو بڑھا دے اور مخالف سے آنکھ ملائے رہے اور بائیں ہاتھ سے باگ کو چوڑا کر اوس ہاتھ سے گھوگری کو ذرا نیچے دبا دے پھر داہنے ہاتھ کی مٹی کو ذرا اونچی اٹھاوے یہ پیشانی باسر پر لگے گا برجھ پرت میں برجھے سے جو سنگر باندھتا ہے وہ اس واسطے ہے کہ دو چار ہی سوار ہوں تو اوسکی حد میں اور وہ سنگر اوکلی نو میں نہ آ سکے لیکن سچھار سوار سنگر میں گھسنا چاہئے تو ہٹاؤ باندھ کر کئی کو برجھ میں چھپا کر سنگر میں گھس جاوے تو کچھ نہیں ہو گا اور اپنے برجھے پر لاکر سنگر دے دے کو روکے گا اسوقت سنگر دے سے سمیٹا نہ جاوے گا۔ اوسپر ٹاکر دیا۔ کرو۔ اختیار ہے۔ سنگر چکر باندھنے کو کہتے ہیں اور ایسے موقع پر برجھے کے پہلے پرتی ہے کہ جب دوسرے میں سامنے کا موقع ملے تب مخالف داہنے ہاتھ کی طرف سیدھا نکلے اور اسوقت برجھے کو مخالف سوار کے سپنے اور گھوڑے کی گردن کے نیچے میں رکھے اور آدھی کو ڈال کر اپنے گھوڑے کو اوس سوار کی میٹھ کی طرف بڑھا دے اب وہ بند گیا اگر برجھا

مضبوط ہے تو گھوڑے اور سوار کے زور سے وہ مخالف گر جائیگا۔ اور سپر توڑا دسکا ایسی  
 ہوتا ہے کہ باگ کو ہاتھ سے چھوڑ کر اس برچے کو بہت تیزی سے اٹھا کر بدن  
 چھوڑ کر اس کے نیچے سے نکلاوے تو اس ہینڈ سے بچنا ممکن ہے ورنہ اٹل قیغ ہو کر  
 الگ جاتا ہے اور مخالف کے برچے کو ایسے موقع پر اڑا دے تو مہی سے نہ اڑتا  
 کیونکہ اگر مخالف کے ہاتھ میں زیادہ قوت ہے تو صرف مہی سے نہیں اڑ سکے گا بلکہ  
 چائے کہ سر سے برچے کو ترکیب سے اڑنا کر کے اڑی مہی میں برچے کو دیکھ  
 واسے ہاتھ کی طرف پہر مخالف کے برچے کے نیچے اپنے برچے کو ڈیر بالشت جا  
 دے۔ پہر اپنے برچے کو اپنے ہاتھ کی کلائی پر لیکر بائیں ہاتھ کو باگ سے چھوڑ کر  
 گھوڑی یعنی برچے کے نیچے کے ٹوپر پر کھڑکھڑت و تیزی دے اور کلائی کا زور  
 مارے مخالف کا برچہ اڑ جائیگا۔ پہر بدن میں پڑتے ہی اُنی مارو لیکن یہ سب جب  
 دوسرا سوار اپنے واسے پر آویگا تب بخوبی ممکن ہے ہر موقع پر اس ترکیب سے اڑے  
 بلکہ موقع دیکھ کر کام لے برچہ مخالف و جانور وغیرہ کے اگر پار دوسری جانب نکلیا  
 تب اسے لٹکانے کا موقع دیکھ کر خواہ سیدھا توڑے خواہ بائیں بیچ میں سے گھوڑ  
 کو زور اس کے برچے کو اپنی بغل میں لیکر تو برچہ صاف نکلیا دیگا۔  
 پیدل پر سیدھا برچہ چار کھرا دھاؤ گے تو اگر مخالف پیدل کوئی کمیت شخص ہے تو پتیرا  
 خالی دیکر تلوار وغیرہ سے برچے کو کاٹ دیگا۔ لہذا مناسب ہے کہ مخالف پیدل پر جب  
 گھوڑا اڑتا ہے تو برچے کو اپنے کاندے پر رکھے جب قریب موقع پر بھی تو کاندے  
 سے اوتا رکھ پرتی اور صفائی سے برچے کو بغل میں لیکر مخالف کے آنے لگائے  
 ہے برچہ خود کے اور گھوڑے کے زور سے پار نکلیا دیگا۔ اور مخالف کو مشکل سے  
 بچت کا موقع ہاتھ آئیگا۔ اور سوار سے اگر مقابل پڑے تو سیدھی اُنی ہو جب قاعدہ  
 مذکورہ بالا یعنی بجانب راست لیکر اپنی گہات میں رہے اور وار کرے اور جانور پر برچہ  
 مارے تو بغل میں رکھ کر مارے اور اگر ہاتھی پر مارے تو ہاتھی سے بائیں طرف نہ نکلتا  
 چاہے بلکہ سیدھی طرف نکلے بائیں طرف ہاتھی بہت زیادہ پلٹتا ہے اور قریب قریب

ہر جانور سور وغیرہ ہی اسطرح دوسرے کی طرف ہرچھا ہلاتے ہیں اپنا ہاتھ مڑو  
 ہو گیا ہو اور اپنی گہات میں مخالف نہ اسکے اسوقت ہرچھے کو ایسا رکھنا چاہئے جو  
 پہلے کان سے چار اوگل اوچھا ہاتھ رکھ کر ہلانے کی ترکیب بنائی گئی ہے مگر ہاتھ کے  
 کمزور ہونیکے وجہ سے مٹی کو کپٹی سے ملحق رکھنا چاہئے اس سے ہاتھ بھی نہ بگڑے گا  
 اور بدن کی پوری حفاظت اور روک رہے گی ہاتھ کو بھی تھوڑا آرام ملیگا ہرچھے کو  
 کوئی سیدھی مٹی اور کوئی اولٹی مٹی سے پکڑنا ہے لیکن اس سے روک تو ہے مگر  
 مار نہیں۔ لہذا سیدھی ہی مٹی میں پکڑنا بہتر ہے اور لکڑی میں جتنے ہاتھ مارے  
 جاسکتے ہیں اتنے ہی ہرچھے میں ہی مارے جاسکتے ہیں۔ لیکن (کرک پالٹ بدون)  
 لکڑی میں تو ڈانڈ مارتے ہیں ہرچھے میں انی اسمین جہاں چیر مارتے ہیں اسمین  
 وہاں انی سے ہول مارتے ہیں ہول مارے تو صرف ہاتھ ہی کے زور سے نہ مارے  
 بلکہ اپنے سینہ کا زور بھی رکھے لیکن اپنی گردن کو آگے نہ بڑھائے اور حد کٹی یہی  
 ویسی ہے اسمین کل کام انی سے ہوتا ہے اور دوسرے کے گھوڑے کے منہ پر  
 ڈانڈ مارتے ہیں اسطرح کہ اپنے ہرچھے کو کمر پر رکھ کر ہاتھ اور کمر کے زور سے مارتے  
 ہیں۔ شہ سوار مگر مخالف اونٹ۔ گھوڑے یا ہاتھی کے سوار کو کند بند کرنا چاہئے تو اسطرح  
 ممکن ہے کہ ہرچھے کو بڑا لے سے ایک بالشت نیچا چید کر او سمین ایک عمدہ مضبوط  
 بھور کھلی لوہے کی ڈال دے۔ ایک ریشمین تسمہ نام مضبوط ڈورا اتنی لمبی کہ ہرچھے کے  
 ہاتھ کی گرفت تک آجائے باندیوی اور دوسرے منہ پر ڈوری کے سیدھے کی کوئی باندھ  
 ہرچھے کے پکڑ کی جگہ تک اسطرح ترکیب سے لپیٹ کر باندھ رکھے کہ موقع پر اشارہ سے  
 کھل جاوے پھر ہرچھی سے لنگر باندھ کر اس تسمہ کو کھول کر اڑا ہاتھ سوار کے دھڑ مار  
 مارتے ہی وہ تسمہ نما ریشمین ڈور ہم پر لپیٹ جائے گی تب پہرٹی اور صفائی سے  
 ہرچھے کو اپنی بغل میں لیکر گھوڑے کو پٹنا کر سیدھے پینک کر کے مخالف کھنچا ہوا چلا  
 آئیگا۔

ہرچھی سے بیچ او کپڑنا اور بالی پرونا یہ ترکیب جو لکھی گئی ہے اسکے موافق اگر مشق

کیجائے تو ہر آدمی اچھا برجیت ہو سکتا ہے۔ برجیت کے ہاتھ میں طاقت ہر آدمی  
 ہے۔ اور یہ بات موگر کی ہلانے سے پیدا ہوتی ہے اور موگر کی کے رومانی  
 ہاتھ لگانے سے کلائی اور لوہے میں طاقت آتی ہے۔ یہ جو لکھا ہے کہ برجیت  
 سے داہنی انگلی یا آنا نہ چاہئے۔ اگر برجیت کے دونوں ہاتھوں میں برچھا ہو تو یا  
 داہنی انگلی کا خیال نہ رکھی جدھر موقع ہو اور دھراپنی جسم کی بچت کر کے نکھائے  
 دونوں ہاتھوں میں برچی لیکر کثرت کرنیکو دوستی کہتے ہیں اس میں اول گھوڑی کی  
 بیان میں جیسے اوپر لکھا گیا ویسا گھوڑا ہو کہ ران کے اشارہ سے برنیوالا  
 اور اشارہ پر کام دیوے۔ عیب دار ہرگز نہ ہو۔ جو ہاتھ یکدستی میں میں وہی  
 دوستی میں ہیں مگر اتنا فرق ہے کہ کار داہنی ہاتھ سے کرے وہی بائیں ہاتھ  
 سے کرے اور داہنے ہاتھ میں تو جیسے برچھے کو رکھتے ہیں ویسے ہی رکھی اور  
 بائیں ہاتھ سے برچی کو بغل میں رکھے اس طرح کہ گھوڑا تو گھوڑے کے پیچھے پرکے  
 اور پرانی کو منہ کی طرف رکھے تاکہ اس سے ٹال کر سکے۔ اور داہنے ہاتھ کے  
 برچھے کو مارنیکو واسطے رکھے۔ جب مخالف پشت کے پیچھے لگ رہا ہو تو داہنے ہاتھ  
 کے برچھے کی انی کو خود کے گھوڑے کے پیچھے کی طرف رکھے اور ہاتھ کو ایسے ہی  
 کپٹی کے برابر رکھے اور سوار سے آنکھ ملا کے رہے اور بدن گھوما ہوا رکھے اور  
 بائیں ہاتھ کے برچھے کو بغل میں اور انی پیچھے کی طرف رکھے تاکہ کرنیکو۔ اس میں  
 اور مار۔ ڈھال تلوار کی سی ہوتی ہے۔ لیکن دونوں ہاتھ طاقت میں برابر ہونا  
 چاہئے اور اس میں ہاتھوں کا شمار ایسا ہے کہ اس میں ناگ پنج میں جو بھی کی انی  
 کو۔ اور داہنے ہاتھ کے برچھے کو داہنی بغل میں لیکر بائیں ہاتھ کے  
 برچھے سے سیدھی انی سے ٹھاٹ باندھ کر سنگر کا ہاتھ کرے۔ پھر برچھے کو بائیں  
 بغل میں لیلے۔ پھر داہنے ہاتھ کے برچھے سے جو کہا اور سامنے کی انی کرنا اس  
 دوستی میں جیسے خوبصورتی ہے ویسا کار آمد زیادہ نہیں ہے۔۔۔ چوٹی چوٹی  
 کا استعمال زیادہ بہتر نہیں اس واسطے کہ اگر یہ بیوقوف پھینک کر مارا جائے یا بہت

اسکا کاٹ کر دے تو ہر لیکر خود پر دار کر سکتا ہے لہذا اسکو نہایت قریبے اور اطمینان سے جانچ کر لگانا چاہیے اور پورا قابل اطمینان ہتیار نہیں ہے۔

## برجھا

ہر جہاد و قسم کا ہوتا ہے۔ ایک تو لانا بدوسرا چھوٹا۔ لانا برجھا تو شمال منہ پر پتھر سنٹرل انڈیا میں زراعت استعمال ہوتا ہے۔ اور عمدہ بنایا ہی جاتا ہے۔ لانا برجھا برابری سے پکڑ کر لگایا جاتا ہے۔ چھوٹا برجھا بنگال میں عمدہ بنتا ہے اور رائج ہے۔ اور یہم اور برے سے پکڑ کر زور سے جانور وغیرہ کو نہایت قریب ملا کر خوب مضبوطی سے مٹی میں پکڑ کر مارا جاتا ہے۔

اگر میدان ہو اور جھاڑی وغیرہ نہ ہو اور سور خوب تیز بہاگ رہا ہو تو ایسے موقع پر لانا برجھا نہایت اچھا کام دیتا ہے۔ اور جس جگہ گھنی جھاڑی ہو اور سور وغیرہ کے حملہ آور ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسے موقع پر چھوٹا جو کہ زیادہ مضبوط ہوتا ہے کارآمد ہے لیکن چھوٹے برجھے کا استعمال ساتھ ہی اس کے خصوصیات ایسے موقع پر اور ہر طرح سے بہ نسبت لائے برجھے کے بہت مشکل ہے۔ اس واسطے کہ نہایت قریب سے یعنی (سور کو قریب قریب گھوڑے کیچے لیکر اور اپنے ہاتھ کی ہی پیچھے زد پر لیکر) اوپر سے پوری قوت کی ضرب سے لگایا جاتا ہے۔ بیشک نہایت ہلک ہوتا ہے لیکن لگانے میں ذرا مشکل ہوتی ہے۔ اور جلد ہی میں صحیح کم لگتا ہے۔ اگر مشق ہو تو۔ لانا برجھا اچھی جیس ہے اس واسطے کہ لگانے میں آسانی بھی ہوتی ہے۔ اور ہلکے خم بھی پہنچتا ہے۔

بہتر یہ ہے کہ چیمہ فیٹ کا برجھا رکھے یہ دونوں طرح استعمال ہو سکتا ہے چھوٹے اور بڑے کی طرح۔ اگر سور چھوٹا ہے اور زمین ایسی نہیں ہے کہ میدان لیکر باقاعدہ اسے ملا دے اور لگا دے تو ایسے موقع پر یہم برجھا چھوٹے سور کے واسطے بہت کارآمد ہے۔ چاہئے کہ پیچھے سے دوڑا کر بہت قریب ملا کر



اپنی جسمانی پوری بازو کی قوت سے برچھا لگا دے۔  
 اس لئے کہ اوسمین مذکور الصدر رکھی ہوئی ترکیب کے موافق گھوڑیکے زور سے  
 آسانی سے برچھا یا رہنیں ہوتا بلکہ جسم کی قوت سے کام لینا پڑتا ہے۔  
 برچھیت کو لازم ہے کہ برچھے کے تیز کرنے کے لئے سبلی ضرور ساتھ رکھے ریتی سے  
 برچھا تیز نہ کرنا چاہئے۔ برچھے کی پوری کا لوہا کیا ہوا اور نرم ہونا چاہئے۔ انگریز کا  
 ساخت کی بوریاں جو انگلینڈ سے بنی ہوئی آتی ہیں وہ سخت ہوتی ہیں اور اکثر  
 گہرجاتی ہیں۔

## چاقو

شکار کے کام کے واسطے بڑا چاقو خصوصاً بیلڈاکنائف (Ballock) کے  
 مندرجہ کابیت کا رآمد ثابت ہوا ہے۔ اس واسطے کہ اوس مین یہ ہی خوبی ہے  
 کہ برچھے کی پوری ٹوٹ جانے پر فوراً یہ ہر بانس پر لگایا جاسکتا ہے اور برچھے  
 کا کام دیکھتا ہے۔  
 چاقو دستہ لانا ہو بلکہ چھوٹا اور چپٹا ہو اگر اور قسم کا چاقو رکھا جائے۔ اس واسطے  
 کہ اکثر گھوڑے پر سے سوار گرجاتے ہیں تو اوس سے جسم کے نیچے آجانے پر یہی  
 کسی قسم کا صدمہ نہ پہنچے گا۔  
 ران پر چاقو رکھنا مثل بریجنز وغیرہ کی جیبوں میں رکھنا تنہیک نہیں اس واسطے کہ  
 اکثر آدمی تھوکر کہا کر یا گھوڑے پر سے گھر پڑتا ہے۔ تو اوسمین ٹانگ ٹوٹنے کا  
 اندیشہ ہے۔

چاقو پنڈلی پر باندھ لینا اس سے بہتر ہے۔ میرے نزدیک بیلڈاکنائف اور چاقو  
 سے زیادہ بہتر ہے کہ یہ چاقو کا بھی اور برچھے کا بھی کام دیتا ہے۔

بدجائو یعنی سور کی خست اور عادت

سور کی دو قسمیں ہیں۔ بڑی اور چھوٹی۔ پہلا بڑی قسم کا جو قد میں بڑا ہوتا ہے۔ لیکن دانتلیان اس قدر زائد بڑی نہیں ہوتیں۔ جسم اور زبردست ہوتا ہے۔ کسی قدر سست ہوتا ہے۔ اور اس قدر زائد تیز نہیں ہوتا۔ رنگ زائد تر ہوتا ہوتا ہے۔ اور بعض سیاہ ہی۔

دوسری قسم جو ہے۔ یہ پہلی قسم کے سورتے چھوٹا ہوتا ہے اور بہت تیز غصہ ناک۔ تیزی سے حملہ کر نیوالا۔ زائد تر سیاہ رنگ کا اور بعض پورا ہی اسکی دانتلیان ہی دراز ہوتی ہیں۔

سور تین سال کا بچوں کی اس قابل ہوتا ہے کہ اسکا گھوڑے پر سے برچھے سے شکار کر لیا جائے۔ آٹھ سال میں پورا جوان دانتلیون دار ہو جاتا ہے۔ اسکی عمر اندازاً پندرہ بیس سال کی ہوتی ہے۔ اسکی مادہ ایکال میں جو دفعہ بچے دیتی ہے ہر مرتبہ کبھی دو اور کبھی زائد یعنی چودہ ماہ میں غرض نو دس تک بچے ہوتے ہیں۔ چار ماہ تک بچوں کو دودھ پلاتی ہے۔ اور جب بچے چھوٹے ہوتے ہیں اور اسکے ساتھ ساتھ رہتے ہیں تو مادہ بہت خوفناک ہوتی ہے فوراً حملہ کرتی ہے۔ اور ذرا شک ہو جاوے تو بچوں کو اپنی ہوتنی سے ڈھکیل کر آگے کر لیتی ہے اور خود پیچھے ہو جاتی ہے۔ بہت ہوشیاری سے آہٹ لیتی ہوئی جا بجا رگ کر چلتی ہے بعض مادہ بڑے زور کے ساتھ جوڑا لگا کر رہتی ہے۔ اور یا مودہ بچوں کے نزدیک ہی رہتی ہے۔ مگر یہ سورا کثر بڑا اور جفتی کے قابل ہوتا ہے۔ اسکے بچوں کے بہت سے جنگلی درندے دشمن ہوتے ہیں مثلاً تیندوہ جبرکہ وغیرہ وغیرہ جو انکی نسل کو بہت تباہ کرتے ہیں۔

لیکن اونکی خوراک ہی سور ہے۔ موسم گرما میں اور خزان میں جبکہ جھاڑی کم ہوتی ہے تو انکو یہ درندے جاوہ بہت تباہ کرتے ہیں۔ سردی کے موسم میں انکو گیانن جھاڑی زائد ہوتی ہے اس قدر تباہ نہیں کئے جاتے۔ اس واسطے کہ یہ بہار اور انین چھپ جاتے ہیں۔

سور کے گہرشل بکری کے کمر کے ہوتے ہیں۔ کچھ فرق نہیں ہوتا۔ بعض بکری کے گہرشل بالکل سور کے گہرشل سے ملتے ہوئے ہوتے ہیں۔ لیکن بچان یہ ہے کہ نرم جگہ سور کے گہرشل کے پیچھے دو اور نشان گامچون کے ملحق ہوتے ہیں جو کہ جلتے وقت زمین میں گڑ جاتے ہیں۔ نشان ( ) اس سے صاف سمجھ سکتے ہیں کہ یہ سور کے گہرشل ہیں۔

## سور کا شکار گہوڑے پر نیزہ سے

پچھلے چند اصول میں اذ کو مد نظر رکھنا چاہئے چونکہ سور کا شکار گہوڑے پر بہت خوفناک ہے۔

(۱) سور پر گہوڑے کو تیز دوڑانا چاہئے چال چال کہی نہ چلانا چاہئے۔  
(۲) گہوڑا سور کے پیچھے رہے۔ حملہ کرنے وقت سور کا رخ اپنی طرف نہ ہونا چاہئے یا نہ ہونے دیا جائے۔ بلکہ اس کے رخ کو اپنے بائیں ٹالہ دینا چاہئے کہ اس کی اوچھڑ سے گہوڑا بچ سکے۔

(۳) نیزہ اچھی طرح جما کر مارنا چاہئے جب سور زور پر آگے قریب آجائے۔  
(۴) بہالا نہایت تیز ہونا چاہئے۔ اور شام کے پاس سے نیزہ نہ پکڑنا چاہئے یہ بات مسیح ہے کہ جہاں سے سور نکلتا ہے گہوڑا بھی گزر سکتا ہے۔ اگر سور پر وار خطا آجائے تو گہوڑے کو دھین نہ ٹہیرانا چاہئے بلکہ آگے بڑھنے دیا جائے۔

(۵) ہمیشہ سوار ہوتے وقت باک ڈھیلی رکھنا چاہئے اکثر دیکھا گیا ہے جب سور نے گہوڑے کے زخم دیا اور وہ کاری لگا تب گہوڑا وہی رفتار پر تھا۔ جب سور اوچھڑا مارتا تو گہوڑے آہستہ چال یا کھڑے ہوئے جانور پر اکثر مارتا ہے۔ اگر گہوڑا تیز گیلیب بہاگ رہا ہو تو اس کی اوچھڑ خطا جاتی ہے۔ شاذ و نادر ایسا بھی ہوا ہے کہ سور کی اوچھڑ گہوڑے کے پیر پر ایسے موقع پر لگتی ہے کہ کچھ گہوڑے کے پاؤں کی حرکت کی طاقت سے اور کچھ سور کے اوچھڑ کی طاقت بہ خلاف اس کے ملکر اوچھڑا کاری زخم

گھوڑے کو پہنچ گیا۔

(۶) اگر سور حملہ کرتا جلد آرہا ہے۔ اور سور کا دس سے آٹھ سائے مقابل ہو تو قطعی سوار گرجاتا ہے۔ لیکن بشرطیکہ سوار کا گھوڑا ایسا چالاک ہو کہ سور کو پہلے ٹانگ جائے تو نہ گرتا ہے۔

(۷) ایسا ہی موقع اکثر آجاتا ہے کہ سوار سور کے برابر چلا جا رہا ہے سوار بلم مارنے کو جھکا اور ہر ایک سور مڑ گیا اور گھوڑا ضرور زندہ کا ہنڈا سوار قطعی گرا اور اگر نہیں گرا اور سور کے بلم لگا تو وہ گھوڑے کو مرکز خمی کر لگا۔ یا بلم گھوڑے کے پاؤں میں الجھ جائیگا۔ ایسے موقع پر سخت گڑ بڑی ہوتی ہے اور بڑا خوفناک موقع ہوتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ ایسے گھوڑے پہلے سے نظر رکھے اور بہت خیال اور ہوشیاری سے کام لے۔

(۸) بلم کو اتنے اوپر سے ہی نہ پکڑنا چاہئے کیونکہ سور کے جسم میں پار ہونے کا سبب یہ ہے کہ کچھ تو گھوڑے کی رفتار کی قوت کچھ سور کی بہاگ کی یہ ملکہ بہ آسانی ہر چہا پار ہو جاتا ہے۔

ایسے موقع پر زیادہ اوپر سے پکڑنے سے بلم کا بانس اکثر ٹوٹ جاتا ہے اور سور کے جسم میں پورا بلم یا آدھا ٹوٹا بانس لگا ہوا رہ جائے تو وہ گھوڑے کو قریب آئے روکتا ہے۔ اور اندلیشہ ہوتا ہے کہ گھوڑے کے پیر دن میں الجھ کر نقصان پہنچا ایسا ہی ہوتا ہے کہ سور کے نیزہ اس طرح پار ہوتا ہے کہ ایک طرف بانس باقی دوسری طرف پوری رائد یعنی بانس تک نکلی ہوئی اور سور چلا جا رہا ہے تو وہ دونوں طرف سوار کو قریب آنے سے روکتا ہے۔ سوزر خمی ہو کہ اگر کہیں جھاڑی یا آڑ کی جگہ پوشیدہ ہو جائے تو ایسی جگہ اسکے داخل ہوتے ہی در دور چاروں طرف نظر رکھنا چاہئے کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مثلاً یہاں آڑ میں یا جھاڑی کی جگہ غائب ہوا اور آڑ ہی آڑ میں دو سو گز جا کر چپکے سے نکل کر چلتا ہوا آپ کو یہ گمان کہ وہ اسی میں ہے۔

(۹) اگر زمین خراب ہو گئی یا گڑبے وغیرہ یا جھاڑی ہے تو سور کے پیچھے بہت

ہوشیاری سے اور روکے ہوئے گھوڑے دوڑانا چاہئے ایسے موقع پر تیزی  
 ٹھیک نہیں۔ جب سور گھڑے یا خلاف سمت رخ کرے تو شور کرنا چاہئے۔ اگر سور دو  
 ہو تو اس آدمی کی مدد کرنے کی کوشش کرنا چاہئے جو اس کے قریب ہے اور جب مین  
 ہموار و صاف آجائے تو اسی مرقومہ بالا قریب کے سوار سے ہٹ کر کہنا چاہئے  
 کہ اب وہ تیزی سے شور کا تعاقب کرے۔ اور اس سے سوار کے تعاقب میں تیزی سے  
 کام لینا چاہئے۔ کیونکہ اگر سور دم پیلے گا تو بہت دور جا کر ہاتھ آئے گا اور زیادہ  
 محنت لینگا۔ جب قریب پہنچ جاؤ تو حتی الامکان شور کا ساتھ نہ چھوڑو اور ڈھیل بند  
 اور اگر بڑی گھانسن یا کسی کہیتی میں سور گھس جائے تو ہلتی ہوئی گھانسن یا جہاز  
 سے پتہ چلانا چاہئے۔ جب سامنے نظر آئے لگے تو گھوڑے کیونکہ اگر تیز کر کے بلغم  
 لگانا چاہئے۔ کیونکہ گھوڑے کی تیزی سے زخم پوری قوت سے کاری لگتا ہے  
 صرف ہاتھ کی قوت کافی نہیں ہو سکتی۔ کہنی اور دشوار گزار جہازی میں گھوڑا دھیر  
 چلانا چاہئے۔ اگر قطار باند پھر سور کا ہانکا ہو رہا ہو گھوڑوں پر تو قطار کے پیچھے  
 پیچھے رہنا چاہئے۔ کیونکہ سوار اکثر قطار کے پیچ میں سے اگر ادھے تو اولٹا لوٹتا  
 ہے لائن کو بھاڑ کر اور پیچھے رہنے والے آدمی کو اچھا موقع ہاتھ آتا ہے۔  
 (۱۰) سور پر گھوڑا دوڑانے وقت اس بات کو ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہئے کہ سور کا  
 رخ کد نہ رہے اور کد ہر جا رہا ہے۔ اور پہلا برچھا سور کے ایسا کاری لگانا چاہئے  
 کہ جس سے یا تو وہ فوراً رخ جائے یا ایسا زخمی ہو جائے کہ زائد وقت نہ لے ورنہ پھر  
 بڑی وقت ہوتی ہے۔

(۱۱) سور پر جب گھوڑا ڈالا جائے تو ایک گھوڑے کے سائز (۷۰ جونی) کے  
 فاصلہ پر موقع کا منتظر رہ کر سور سے پیچھے لگا رہنا چاہئے۔ اگر سور کے تعاقب میں  
 کوئی گھانا جنگل قریب آجائے اور شور ادا سمین جانا چاہتا ہے تو حتی الامکان کوشش  
 کر کے یہ کرنا چاہئے کہ اگر فالتو برچھا اپنے نوکر کے پاس موجود ہے تو اپنے ہاتھ  
 کے برچھے کو پوری قوت سے مار کر سور کے جسم کے پار لگا لکر زمین میں گاڑ دینا چاہئے

ہلیم کو اوسے میں لگا ہوا ہے اب اگر سورگم ہی جائیگا تو اس برچے کے بانس سے بڑی گہانس وغیرہ میں پتہ چل سکتا ہے۔

(۱۲) اگر برچہ چھوٹا ہو تو سور کی طرف جھک کر لگانا چاہئے۔ اور جب سوزد پر پیر آجائے گا کلائی کو موڑ کر اگر ہاتھ صفائی پر چڑھا ہوا ہے تو پوری قوت سے صحیح طور سے ایسا لگائے کہ پہلے ہی برچے میں کام ہو جائے جبے برچے میں موقع کا منتظر ہے جب ٹپک موقع آوے تو بڑھ کر ہلے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا کہ اوپر سور تھاری جانب رجوع ہو گا اور ہر تم زراویہ نمائٹ (یعنی اس کٹ کے موقع پر ہلیم مارنا چاہئے اس کی شدت کے موقع پر دو قوتیں یعنی سوار گھوڑے اور سور کی رفتار کی ملکر تھدک صدر سور کو پیچانے میں پوری مدد دیتے۔

برچے کو بٹل میں لیکر حملہ نہ کرنا چاہئے یہ بہت موقعوں پر نہایت خطرناک ثابت ہوا ہے۔ برچے کو حتی الامکان چمکنے نہ دے دوپ وغیرہ میں۔ اس واسطے کہ بوری کی چمک کو دیکھ کر سور چمک کر بچا جائے گا یا وار خانی جائے یا کسی طرف مڑ جاتا ہے موقعہ جاتا رہتا ہے۔ برچی کی بوری کو نہایت تیز رکھنا چاہئے کہ سور کے جسم کے پار ہونے میں کسی قسم کا تکلف نہ ہو۔ اور بے تامل آسانی سے پار ہو سکے۔

## سور کا ہتھکڑ کرنا

ہتھکڑے پر سور کے شکار کرنے کے واسطے سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ جھگ سور ہو وہاں کے زمین اور میدان کی ترکیب گھوڑا اور ڈرانے سے پہلے دیکھ بہال بجاؤ اور اندازہ کر لیا جائے کہ آیا کون کونسی جگہ بہ موقع ہے اور کہاں کہاں گونچیاں ہیں اور اپنی ترکیب اور موقع پر ہتھکڑے کا اور تمام پہلو جو تیر کرنے کے ساتھ ہی سور کے حملہ کر نیکی مدافعت اور اپنے بچاؤ کا خیال کر لینا ہی نہایت ضروری ہے۔ یہ بہتر ہوتا ہے کہ سور کا برچے سے شکار کیلئے کے موسم کے علاوہ اور آیام میں جنگل

میں بطور ہوا خوری پیر کر سور کی دوڑ اور پرت نظر میں نکال لے یہ ویسے ہی بڑی دل چسپی کی بات ہے۔ اور گھوڑا بھی کسو نہ چڑھا رہتا ہے عین وقت پر یہ باتیں بڑی آسانیان پیدا کر دیتی ہیں اکثر ہر چھ کی بوری سور کے جسم کے اندر ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی وہ اپنے منہ سے توڑ ڈالتا ہے۔ ایسے موقع پر شام جو بانس پرستہ لگی ہوتی ہے اسکو سور کے سر پر مار کر کام لینا چاہئے۔

شام کو سور کے کان کے ملحق ہر پر پوری قوت سے اڑایا اسطرح مارنا چاہئے جو چپٹے ہوئے نہ لگے پوری ضرب شدید پولو کے اسٹروک کی طرح لگے۔ جب وہ حملہ کر کے گھوڑے کی طرف آتا ہو او سیمین یہ ہی ضروری ہے کہ اسے موقع پر زاویہ خاص تر قوت بالاکٹ کر کے نہایت تیزی سے ہرگا کر سوار کے آگے نکلنے کی کوشش کر کے شام کی بوٹ صحیح جگہ لگانا چاہئے ورنہ اتبہ لگائے اور گڑبڑی کرنے اور جھکے میں سور حملہ میں کامیاب ہو کر سور کو گڈ بڑ کر دیگا۔

بہتر موقع گھوڑا دوڑانیکا سور و پیر وہ ہوتا ہے کہ اگوٹین دیکھ کر سور ونکی دن نکلنے کے پہلے وہاں پہنچ جائے اور منتظر کھڑا رہنا چاہئے۔ جب سور واپس آتے ہیں تو عمدہ میدان کے موقع پر چانکے پہلے سے دیکھ کر کھڑے ہو گھوڑے سے دوڑا کر شکار کرنا چاہئے۔ تنہا گھوڑے پر سور کا شکار کھیلنے کے لئے شکاری کو چاہئے کہ ایک جوڑی اعلیٰ کتو نکی ضرور رکھے۔ اس سے بڑی مدد ملتی ہے۔

رات کے وقت ہی اکیلے سوار کتو نکی مدد سے اچھی طرح سور دن کا شکار برچھے سے کر سکتا ہے۔

چنانچہ اس رات کے موقع کا ایک واقعہ مجھے یاد آیا۔ اگرچہ اس وقت میں تنہا تھا بلکہ اور چند شکاری ہی موجود تھے۔ اس میں شک نہیں کہ جو مرا اس رات کو کتو نکی مدد سے سور کے شکار میں آیا بیان سے باہر ہے۔ لیکن اسکے واسطے ہم ضروری ہے کہ اس جنگل یا زمین کو پیر کر دن میں خوب دیکھ لیا جاوے۔ کہ کن کن موقعوں پر خراب یا گونچیاں ہیں۔ جنکارات کے وقت خیال رکھا جاوے۔ شبکو گھوڑوں کے

ساتھ سیدل کتون کے لوکر نکو معہ کتون کے مکے یعنی رستی میں بند ہے ہوئے ہمراہ لیکر  
اوس جگہ جہاں شکو سوراہی اگوٹوں سے نکلے پھرتے اور جڑین وغیرہ کہو  
کہو کہ کہاتے ہیں۔ کتون کو دور سے بوجاتی ہے۔ جب وہ زور کرین کہو لارین۔ اور  
سدا کا لیکر دوڑا دین۔

گھوڑے پیچھے ڈال دین کتے سور کو اگر بڑا ہو تو مار نہ سکیں گے بلکہ روک کر کہڑے  
ہو جائیں گے اور وہ خود ہی تنگ آکر تھوڑی دور دوڑ کر حملہ کے ارادہ سے رک کر  
ڈانٹا شروع کر دیتا ہے۔ اور کتے اوسپر ہونگنا۔ اگر آہستہ ہی دوڑ کر جاؤ گے  
تو آواز پر وہاں پہونچ جاؤ گے۔ سور چاندنی میں صاف دکھائی دیتا ہوگا۔

اب اوسپر زیادہ احتیاط سے جیسے مناسب سمجھو کتون کو پکڑ کر چھانگاؤ تو بہت موقع  
سے اور آسانی سے لگ سکتا ہے۔ اور برچے کا موقع نہ ہو تو پستول سے فریسی  
مارا جا سکتا ہے۔ غرض یہ ہے کہ جیسا مناسب موقع و ایسا عمل کیا جائے۔  
اسی طرح تھوڑے عرصہ میں زیادہ سور مارے جاتے ہیں اور دوڑ بھاگ کی بے نیاحت  
ہو جاتی ہے۔

چنانچہ اسکے متعلق ایک قصہ بیان کیا جاتا ہے۔ میرے ایک دوست تھا کہ حسب  
ریاست جے پور میں ہیں جنکے ہمراہ میں اسی طرح شکار کیلا اور یہ طریقہ سمجھ  
نہایت پسند آیا۔

ایک موقع پر جبکہ میں اور وہ ایک وقت پر رہے تھے اور کئی گتے ہمارے ساتھ  
تھے انہوں نے کیونکو ایک سور کی ڈار پر جو تعداد میں پانچ تھے اسی طرح چوڑا  
اور کتون نے اوسے جا کر روک لیا۔ ایک اونچین بہت بڑی مادہ اور چار اوسکے  
پٹھے جو کہی قدر اوس سے نکلے تھے۔

بعد میں ہم کتون کی آواز پر گھوڑے دوڑاتے چلے دیکھا کہ کتون نے ڈار کو روک  
رکھا ہے۔ ہننے جا کر سہولیت سے چارہ نظر سے گھوڑوں سے گیر لیا۔ ہمارے  
ساتھ اونٹنی پر دو آدمی سوار تھے ایک تھا کہ صاحب کا۔ ایک میرا۔ یہ دونوں ہی



دبان آہو پچے اب ہتھ کتون کا دل بڑھانے کو آواز دی اور آواز کے ساتھ کتون نے ایک سے حمل کیا اور ایک سو کو پکڑ لیا چار بہت زور سے بولتے ہوئے کتون سے جبکہ کرنگلکھ ہانگے۔ مادہ جو سب میں بڑی ہی کنور صاحب نے اوسکے برچھا لگایا لیکن او چہاران کے قریب پڑا۔ ایک میرے گھوڑی کی زبرد پڑا یا۔ مینے ذرا دوڑا کر بغل پر بیٹھ مارا اور وہ بول کو تھوڑی دور جا کر گر کر مر گیا۔

کنور صاحب کی زخمی بڑی سو ریا جو ہم کہا کہ غصہ میں تیزی سے جارہی تھی اتفاق سے اونٹنی اوسکے سامنے آگئی اونٹنی پر سو ریا نے نہایت خوفناک حملہ کیا اور اگلے ٹانگوں میں ایک ٹکڑ نہایت پھسلتی ہوئی مار کر پیٹ کے نیچے نہایت خوفناک طریقہ سے بولتی ہوئی گھسی اور پچھلی ٹانگوں پر زور زور سے ٹکڑ مارتی ہوئی۔ (کہ اونٹنی گرتے سے بچی) سو ریا اگلی ٹکڑ لگائی۔ ٹکڑ کے بعد اونٹنی نے فوراً سنبھل کر سنبھلانا تو پہلی ہی ٹکڑ میں شروع کر دیا تھا اب نہایت وحشت زدہ ہو کر سنبھلانا اور چاروں پیروں سے کودنا یعنی چاروں پتکیاں جھاڑ کر چیلانگیں بہرنا شروع کیا اور ساتھ ہی بہت بد نما طور سے چلاتی اور سنبھلاتی تھی۔ چیلانگوئیں گویا بد نما طور سے ہرن کی نقل کر رہی تھی۔ دونوں بیٹھنے والوں نے اوپر سے گرنے کے اندیشہ سے نہایت خوفزدہ اور مایوسانہ طریقہ سے اونٹنی کے ساتھ ہی چیلانا اور شور مچانا شروع کیا اونٹنی کی سنبھلاہٹ اور ان اشخاص کی واویلا ملک جنگل میں ایک عجیب نیا کھرام برپا کر دیا تھا۔

ٹھا کر صاحب موصوف کا آدمی چونکہ آگے بیٹھا تھا اور مہار اوسکے ہاتھ میں تھی۔ وہ زیادہ اسوجہ سے خوفزدہ ہوا کہ ایک تو اونٹنی اوس سے نہ رکی اور چیلانگیں بہرتی چلی۔ ادھر میرا آدمی اوسکی کمر سے بڑی طرح لپٹ گیا۔ اب اوسنے اپنی ہندی زبان میں چیلانا شروع۔ یہ ایسا خوفناک اور ہنسی کا سین تھا کہ شاید میری آنکھوں نے دوا ایک بار اور دیکھا ہوگا۔ ٹھا کر صاحب کے آدمی کا چیلانا اپنی زبان میں یہ کہہ کر (اے بارے مرارے اے میان مئے تو چھوڑ دے رے

مہاراجا باب - تمہاری کمر تو چھوڑ دے رے - ارے تلاتے ڈانکے تو ڈانک جاتے  
 کیوں مارے چھ مہاراجا پنڈ تو چھوڑا باز تھا رو مہاراجا نیچاں پڑتے ہی پراسٹر  
 کر چھا ویلو - ارے بارے پہلے مالشوڈاٹورے ڈاٹورے این داری اونٹنی نے  
 ڈاٹورے - میرے رے ) یہ کہے رونے کی آواز میں اور اپنے ایک ہاتھ سے  
 میرے آدمی کے ہاتھ جو کر کے گرد پیٹتے تھے اونکو چھڑائے اور اوسکو گرا دیئے اور  
 اپنا بیچھا چھڑانے کی کوشش کرے اور دوسرے ہاتھ سے اونٹنی کو روکے -  
 میرا آدمی جو کہ اونٹ کی سواری کا عادی ہی نہ تھا اور چونک کی طرح اونٹ دالیکے  
 کمرے چٹا ہوا تھا اپنے نیچے گر کر مر جانے کے اندیشہ اور مایوسی میں چلاتا جاتا  
 رہتا -

اگر کہ ہمارے کوئی تو خدا کے واسطے اونٹنی کو روکوارے لیسو ) جب اوسنے  
 ساتھ ہی یہ دیکھا کہ اس مصیبت میں ٹہا کہ صاحب کا آدمی ہاتھ چھڑا کر اوسے  
 گرانہ چاہتا ہے تو اب اوسنے اسی گرا نیواسے اور مانگینوا لیکے یعنی اوس شخص  
 کے گھبرا گیا کہ بری طرح کا ہٹنا منہ مارنا اور بڑک پھرنا شروع کیا -

اور ہر تنگ و مجبور ہو کر اوس مانگنے والے داروغہ نے دو چار منہ میرے آدمی کے  
 کہا کہ پیر چلانا شروع کیا - اور اونٹنی برابر قاصد و خیران بدلتی چلائی  
 مارتی پھر رہی ہے اور داروغہ نے کانے جانیکے بعد چلانا شروع کیا کہ ( ارے  
 بانٹ کی یا میان تو منے کہا بولا گویا کہا کے جائے چھے ارے بارے بنگو ہرے چھے  
 رے - کہا گویا رے بانٹ کا ہوشا کہا گویا ) کالیوں کے الفاظ بے تحاشا اوسکی  
 زمان سے مایوسی کے اور خوف کے عالم میں نکلے اوس سے گو کہ اونکی جان کے  
 خوف کے اندیشہ سے اونکے خطرہ میں رہنے کی حالت تک لوگوں کو کم ہنسی آتی  
 لیکن بعد میں کوئی شخص بغیر بے تحاشا اور بے ہنسی اس واقعہ کو دیکھ کر نہ بچا -  
 اور چار پانچ منٹ تک برابر اونٹنی رقص بے ہنگام کیا کی -

ہلکے ہرنکی سی چیلانگوں کی اپنی میڈل جسم اور ٹانگوں سے نقل کر رہی تھی -

اوسکے بعد چاروں طرف سے گھیری جا کر بہت سی آئینہ آوازیں دینے سے  
 پھیری۔ لیکن تاہم بغیر بدقت تمام ہٹا کر دونوں آدمی بحیرت اوترے اوتر کر  
 دونوں ایک دوسرے کو برا کہنے لگے۔

وہ مناظرہ اوس سین سے ہی زائد ہنسی لانیوالا تھا کہ بیان نہیں ہو سکتا۔  
 مجھے تو اب ہی جب اوسین کو یاد کروں تو بہت ہنسی آتی ہے۔ مناظرہ طوالت  
 کی وجہ سے نہ لکھا اور نہ مرقومہ بالا گفتگو کی طرح نہایت ہنسی لانیوالا تھا۔  
 چنانچہ میرا وہی آدمی گو کہ اس واقعہ کو چھ سال کے قریب گزر گئے لیکن اب تک  
 ادنٹ کے نام سے گہلرتا ہے اور ادنٹ پر بیٹھنا اپنی موت بھجتا ہے۔

سور کا قاعدہ ہے کہ جب ایک دم حملہ کو دوڑتا ہے تو ہوشی نیچے کر کے پوری  
 رفتار سے دوڑتا ہے اور جو چیز سامنے آجائے اوسکو ہینکرتیا ہے یا لوٹ دیتا  
 ہے۔ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ کہانش میں چہار سہا تھا ہے جب سوار قریب  
 سے گزرے اور آگے بڑھے تو اوچھلکے اوچھلکے کھڑا ہے۔ اور اگلی ٹانگوں سے  
 اس قدر اونچا اوڑھتا ہے کہ کاٹھی تک یعنی سوار کی ران تک اس کا منہ پہنچ جاتا  
 ہے۔ اسلئے جب سور پر گھوڑا اوڑھایا جائے تو بہت تیز تاکہ سور نہ اوچھلکے  
 نہ لگا ایک گھوڑے پر مڑ سکے۔

ہمیں میں ضرور لوٹ میں رکھنا چاہئے۔ اور اونکا عادی ہونا چاہئے کیونکہ ایسی  
 موقع پر بغیر انکے گھوڑا حسب دلخواہ موڑ نوڑ نہیں کرتا۔ اور چونکہ موڑ توڑ اس  
 شکار میں اکثر واقع ہو جاتے ہیں۔ اور ذرا سی سستی میں یا تو گھوڑا زخمی ہو جاتا  
 ہے یا سوار۔

برجیا ایسا ہونا چاہئے کہ جو سور کے جسم میں لگا یا جا کر آسانی سے نکال لیا جاسکے  
 ورنہ اگر زائد بیٹھ گیا اور نہ نکلا تو کھینچتے وقت سور قریب کھینچ آتا ہے اور گھوڑے  
 کی ٹانگ چاب ڈالتا ہے۔ یا زخمی کر دیتا ہے۔ ایسا ہی ہوتا ہے کہ برجیا گھوڑے  
 کی ٹانگوں میں اونچہ جاتا ہے۔ اسواسلئے یہ احتیاط ضرور رکھنا چاہئے۔ کہ برجیا

لگاتے ہی سور سے علیحدہ ہو جائے۔ اگر آسانی سے برجھا لگا لیں گے تو دور نہ بڑھیں  
لگا ہوا چھوڑ دو۔ چونکہ زخمی سور بہت سخت حملہ کرتا ہے اور اگر دانتلیان ہوں تو ویسے  
بھی چاب ڈالتا ہے۔

تیری یا کاوہ کی زمین میں سور کا تعاقب فضول ہے۔ چونکہ سور بہت آسانی سے  
اوسین ہو کر نکل جاتا ہے اور گھوڑا اوس تیزی سے نہیں نکل سکتا۔ برخلاف  
اسکے اگر پانی میں پیر رہا ہو اور گھوڑا بھی لگا ہوا ہو۔ تو بہت آسانی سے ہلا کر مار سکتے ہیں  
اسلئے کہ سور پانی میں بے بس ہوتا ہے اور حملہ نہیں کر سکتا اور نہ اس قدر تیز پیر سکتا  
ہے جتنا گھوڑا۔

سور پر حتی الامکان جب برجھا لگاؤ تو ہاتھ اوٹھا کر زور سے ہٹو نسا دیکر ہول نہ لگانا  
چاہئے۔ کیونکہ اس طرح اکثر ہنس ہو جاتا ہے۔ بلکہ برجھے کو سور کے جہان لگانا چاہئے  
اسی طرح لگائے۔ صحیح طور سے سیدہ میں برجھا ستوئے رہو اور جب مرقومہ بالا زاویہ  
نماکٹ یعنی



سور سے  
اسی طرح ہو  
لیکر زور سے  
تو اکثر خطا ہو جاتی ہے اور ہاتھ کا وار خانی جاتا ہے۔

خصوصاً بے برجھے سے اسی طرح زیادہ خالی ہاتھ جاتا ہے۔ چوٹے برجھے کا اگر مشق  
ہو تو ہول مارنے سے ہی لگ جاتا ہے۔ سور کے سر پر حتی الامکان برجھا نہ مارا جا  
کیونکہ اس کا سر بہت سخت ہوتا ہے۔ میں نے ایک مرتبہ اس کے سر پر ہاتھ مارا تو  
میرے معلوم ہوا کہ کسی پتھر پر ہاتھ پڑا۔

اگرچہ کہ پوری کی بڈی ٹوٹ گئی اور تھوڑا حصہ بوری کپچے میں گھس گیا سور بھی  
گرجا مگر بوری پیچھے میں ٹوٹ کر رہ گئی اور ہاتھ میں سخت چھٹکا آیا کہ ہاتھ سن ہو گیا  
سور کے مارنے کے بعد بوری جو لگا کر دیکھی تو بالکل ٹر گئی تھی اور تمام باڑ اور لوگ

بھونٹی ہو گئی تھی اس سے اسکی سخت ہڈی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔  
 ایک موقع پر مین نے سور کی لپلیون پر برچھا مارا تو فوراً اس نے منہ میں پالسن  
 پکڑ کر توڑ ڈالا ایک سکینڈ ہی مشکل سے ہوا ہوگا۔ اسکے بعد وہ پل نکلا اور قریب تھا  
 کہ غائب ہو جائے (کیونکہ کوئی دو ہزار گز کے فاصلہ پر ایک جھاڑی دار جنگل تھا) لیکن  
 مین نے اوسکا تھوڑا بچ بدل اس عرصہ میں ایک بیلڈاک نائف جو میرے پاس موجود  
 تھا مین نے فوراً لٹے ہوئے پالسن کو چیلکر ایک منٹ میں چلتے چلتے اسے لگا لیا۔  
 اور اس چاقو سے اوسکو مارا جب اس چاقو کا اندازہ ہوا

### سور کے شکار میں اشارہ مقررہ

نمبر ۱۔ برچھے کو ہیٹ (انگریزی ٹوپی وغیرہ) پر ز مین کے متوازی کر کے کوئی  
 شکار سور وغیرہ کا اشارہ بتائے تو دوسرا شکاری یا سوار سمجھ لیتا ہے  
 کہ مادہ یعنی سور یا نظر آگئی۔

نمبر ۲۔ برچھا ایک ہاتھ کے فاصلہ پر کسی طرف کو رخ کر کے بتلایا جاوے تو دور  
 والے شکاریوں کو سمجھ لینا چاہئے کہ سور نظر پڑا۔

نمبر ۳۔ اگر ہوا میں ہاتھ خالی گھمایا جاوے تو اس سے یہ اشارہ مراد ہے  
 کہ جہاں تم ہم ہیں وہاں کوئی شکار سور وغیرہ نہیں۔

نمبر ۴۔ اگر ہاتھ شانے کی طرف پہنچا کر ہلاوے تو اس سے یہ مراد ہے کہ سور  
 کہاں ہے۔ ہوشیار آدمی دور سے نہ اور مادہ سور کو پہچان لیتے ہیں۔  
 لیکن نئے شکاری یا جو نہ پہچان سکتے اکثر نردن کو مادہ سمجھ کر چھوڑ دیتے  
 ہیں اسلئے انکو اشارہ سے اسطرح سمجھانا چاہئے۔ اگر سور وغیرہ زخمی ہو کر ایکہ  
 یعنی گونگی باڑ میں جا چبے یا گئے جھاڑیوں میں جا بیٹھے ایسی جگہ گھومنے  
 سے کام نہیں لینا چاہئے بلکہ پیدل جا کر برچھے سے شکار  
 کیا جاسکتا ہے۔

## چند تجربات لومڑی اور سور کے شکار میں

نمبر ۱۔ لومڑی کے شکار میں بوقت تعقب شکاری کو کئی راستے مل سکتے ہیں برخلاف اسکے سور کے شکار میں ایک ہی راستہ ملتا ہے جدھر سور جاتا ہے ادھر ہی شکاری کو تعقب میں جانا پڑتا ہے۔

نمبر ۲۔ لومڑی کے شکار میں کئی سواروں کی ضرورت ہے بخلاف سور کے شکار کے کہ جسمیں زیادہ سے زیادہ دو تین آدمی کافی ہو سکتے ہیں۔

نمبر ۳۔ لومڑی کے شکار میں اپنی آنکھیں ہاتھ اور دماغ کم سے کم گھنٹہ بہر تک مصروف رہنا چاہئے بہ خلاف اسکے سور کے شکار میں چند منٹ کی مصروفیت کافی ہے لیکن گھوڑے کو کافی مشقت برداشت کرنا پڑتی ہے۔

نمبر ۴۔ کتوں کا شکاری سور کا شکار بہت اچھی طرح کیل سکتا ہے اور بہت تھوڑے عرصہ میں سوار کو کہا سکتا ہے لیکن سور کا شکاری کتوں سے بہت اچھی طرح شکار کا کام نہیں لے سکتا اور لومڑی کے شکار میں تو ادھر ہی ہوشیاری اور اندازہ سے کام لیا جاسکتا ہے۔

نمبر ۵۔ سور کے شکار میں صرف ایک زبردست حملہ کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ حملہ جوت کیا جاتا ہے تو صرف سور کی طرف سے خیال علیحدہ کر کے متوجہ ہونا پڑتا ہے۔ یہاں تک سوار کو اپنی جان کا بھی خیال نہیں رہتا۔ صرف یہ گھوڑا ہی کام کرتا ہے کہ جایا بجایاؤں ڈالنے سے اپنی اور سوار کی جان بچائے۔

نمبر ۶۔ کتے سے شکار میں سوار کو نہایت ہوشیاری اور عقل سے کام لینا چاہئے اور پگ اسٹیکنگ میں سوار کو گھوڑے کو اسکی رائے پر چھوڑنا چاہئے۔ شکار میں شکاری کو اندازہ صحیح اور سچا ہونا چاہئے۔ اور بہت ہوشیاری اور غفلت سے کام لینا چاہئے۔ اور پگ اسٹیکنگ میں عمدہ گھوڑے پر سوار ہونا چاہئے بہت سے کتوں کے شکاری ایسے ہی ہیں کہ کتوں کو شکار پر دوڑانے میں

بہت مشاق اور کامل مین مگر گھوڑے کی سواری نہیں جانتے کہ پگ اسٹیکنگ کریکٹین  
وہ شخص بھی پورا سوار نہیں کہا جاسکتا کہ ایک دوڑ مین سو رکوبہرے سی پرولے اور گھوڑے  
کی جان لے لے۔

## مختلف جانوروں کا گھوڑے پر شکار

علاوہ سورون کے اور جانوروں پر عام طور سے گھوڑا نہ دوڑانا چاہیے کیونکہ  
وہ اس سطح شکار کریٹیک رائڈ موزون نہیں۔ گاہے گاہے اگر ایسا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں  
ہر۔ روج وغیرہ اور درندوں میں تندرہ۔ جبکہ۔ ریچھ وغیرہ گھوڑے پر شکار  
کئے جاتے ہیں۔ نیل پر گھوڑا دوڑانے سے دوسرے بڑے جانوروں پر  
گھوڑے کی دوڑ کا اور برچھا لگانے کا خوب اندازہ ہو سکتا ہے۔ اور کبھی کبھی  
ضرور ایسا کرنا چاہیے کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ اگر نیل پر گھوڑا دوڑا کر تھنے اسے  
شروع ہی ملا لیا تو تھوڑی دور بہاگ کر قریب ہی برچھا کھالتا ہے۔ ورنہ اگر یہ سہل  
گیایا تھنے دور سے گھوڑا دوڑایا اور ملاتے ملاتے یہ ایک میل کے قریب بہاگ  
چکا تو پھر اسکی وحشت زیادہ بڑھ جاتی ہے اور تین چار میل پر شان کر کے برچھا  
کھاتا ہے۔ خصوصاً مادہ یا روج یا نیل کا پٹھا تو اکثر زیادہ دور تک پریشان  
کرتے ہیں۔

یہ جانور دوڑ مین ایسے بے خوفناک طریقوں سے مڑتا اور پلٹے کھاتا ہے  
کہ تعجب ہوتا ہے۔ دور وہو کا دینے کو بہاگتے وقت کئی کئی رفتارین بدلتا ہے۔  
چھوٹے ہرن مثلاً کاے موڑی کا گھوڑے سے مارنا تقریباً ناممکن ہے۔  
اتفاق ہی سے یوں شکار کر لے جا دین تو کر لے جا دین۔ البتہ زخمی ہونے کے  
حالت میں زیادہ تر چپٹیل۔ پاڑا جو چھوٹے ہرنوں کی قوم میں بتلائے جاتے  
ہیں۔ گھوڑے پر برتجے سے شکار کئے جاسکتے ہیں۔ پاڑا اگرچہ سور سے سوڑے  
تیز اور زیادہ بہاگتا ہے لیکن کاے کے برابر نہیں بہاگ سکتا۔ جب برچھا اسکے

مارا جاتا ہے تو بہت بُری طرح چین چین کر کے خچوتا ہے۔ چیتیل ہی بہت ہلکتا ہی  
لیکن چھوٹے ہرن کی طرح نہیں ہلکتا۔ البتہ نازک بہت ہوتا ہے۔ اور بہت بڑا باجاو  
تو ہلکتے ہلکتے سست ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ کبھی گہر کر  
خود ہی مر جاتا ہے۔

درندوں کا برچے سے شکار کرنے میں جانکا ضرر ہوتا ہے اسلئے انکا شکار نہیں  
کرنا چاہئے۔ بغیر زخمی ہونے اس شکار میں سورا نہیں رہ سکتا۔ مانا کہ تیندوہ پر گھوڑا  
ڈالا جاوے تو پہلا برچہ اٹھانا بہت ممکن ہے۔ لیکن بعدہ جب وہ حملہ کرتا ہی تو ایسا خوفناک  
کہ اوس سے بچنا محال ہے اور اگر پہلے برچے میں یہ مار لیا اور سوز چکیا تو فیہا ورنہ  
دوسرا برچہ اٹھانے میں بغیر زخمی کے یہ نہیں چھوڑتا۔ بوندی میں اکثر راجپوت لوگوں  
نے اسکا شکار کیا اور کرتے ہیں مگر ایک میرے دوست جو بوندی سے ہمارا جھنڈا  
کی ناراضگی کے باعث یہاں چلے آئے تھے اور ایک عرصہ تک نواب صاحب دام اقبال  
کی خدمت میں ٹونک میں رہے تھے وہ بیان کرتے تھے کہ یہ بڑی خوفناک بات ہے  
اور جو وہ اپنے قصے بیان کرتے تھے اوس سے ادلکا ہی منتشر تھا کہ یہ بڑی خوفناک  
بات ہے پر نہیں کرنا چاہئے صاحب موصوف کا نام زبیر سنگھ جی دولہا راجن سنگھ صاحب  
ہے گھوڑے کی سواری انہیں کا حصہ ہے۔ علاوہ برین نہایت مضبوط اور منجھلے  
آومی ہیں۔

اکثر آدمیوں سے ہی میں نے انکے قہقے سنے ہیں جس سے انکی مردمی اور  
مردانگی کا پورا ثبوت ملتا ہے۔ اور پتا چلتا ہے کہ جو کچھ وہ مجھ سے اپنے تیندوہ کے  
شکار کے متعلق بیان کرتے تھے۔ وہ بالکل صحیح بیان کرتے تھے۔ اور انہوں  
اسی طرح بہت سے تیندوہ ہی مارے۔ اب ہی وہ بوندی میں ہمارا جھنڈا صاحب ہی  
کے پاس ہیں۔





## گھوڑے کی سواری میں حوادث

گھوڑے پر سے گرنے کا یہی ایک فن ہے۔ تیز دوڑ میں گھوڑے پر سے گرنے کا ایسا خوفناک نہیں جتنا کہ آہستہ میں کیونکہ آہستہ دوڑ میں چوٹ زیادہ لگتی ہے ایک سوار دیکھا گیا جو کبھی گھوڑے پر سے گرنے میں چوٹ نہیں کھاتا تھا۔ لمبا ادھی تنہا اور گرتے وقت جسم کو قابو میں کر کے سہولت سے رفتہ رفتہ زمین پر گرتا تھا۔ اول ایک خاص حصہ جسم کا زمین کو چھوتا تھا جس میں چوٹ لگنے کا کم اندیشہ ہوتا ہے۔ بعد میں درجہ بدرجہ نازک حصہ۔

یہ بات ہر سوار کے لئے ممکن ہے۔ اگر اوسان قائم ہوں اور تیز کر کے گھوڑے پر اترنے چڑھنے مشق کچا کرے۔ اور بدن قابو میں کر کے تول لیا جائے گرتے وقت ہر سوار کو چاہئے کہ حتی الامکان بائیں شانہ کے بل سر کو سکیڑے اور بچا کرے۔ جب گھوڑا بے قابو ہو تو باگوں کو چھوڑ کر مرقومہ بالا ترکیب سے جسم کو قابو میں کر کے سہولت سے لوٹ جائے۔

گردن ڈٹنے کے اندیشہ سے گرتے وقت سر کو سکیڑ لینا چاہئے۔ اور گردن شانوں میں دبا کر سخت کر لینا چاہئے۔ اگر دور جانا ہو تو ادویات مثلاً مرہم وغیرہ جو گرنے کے بعد بھری وغیرہ کے ٹوٹنے پر استعمال کئے جاسکتے ہوں۔ ضرور ساتھ رکھنا چاہئے۔

کسی ڈاکٹر کی رائے سے یہ بہت آسانی سے فراہم کئے جاسکتے ہیں اور شکار میں ایسے ادویات رکھنا کوئی وقت طلب کام نہیں بلکہ یہ بھی جان بچانے کے ذرائع میں سے ایک بڑا ذریعہ ہے اور اس طرح تکلیف بھی کم برداشت کرنا پڑتی ہے کیونکہ فوری علاج ہونے سے مرض یا زخم طول نہیں پکڑتا۔ اور جلد صحت کی صورت قائم ہو جاتی ہے۔ ورنہ طرح طرح کے اندیشوں کا سامنا ہوتا ہے۔ اور مہینوں لوگ گھبراہٹ کرتے ہیں۔

# فصل ششم

## در بیان اصول صید انگی

(۱) جو ترکیبین ایک مرتبہ قائم کیجا میں اوپر عمل کرنا چاہیے۔ اور جو جہ او نہیں ترمیم و تنج نہ کرنا چاہیے۔ بعض آدمی بڑے شکار کی آسانی سے بجا نیکی کو کشش کرتے ہیں۔ اور جب شکار ملنے میں طوالت دیکھتے ہیں تو بڑے بد دل ہو جاتے ہیں۔ ایسے آدمیوں کو ایسی جگہ شکار نہ کھیلنا چاہیے جہاں مشکل سے شکار ملتا ہو۔ اکثر ایسا ہوتا ہے جہاں شکار کا نشان نہیں ہوتا وہاں اچانک شکار بجاتا ہے۔ اور جہاں یقین ہو تلے۔ وہاں پتہ بھی نہیں ملتا۔ اس قسم اتفاقات شکار میں لازمی ہیں۔ اسلئے شکار میں ہمیشہ استقلال رکھنا چاہیے۔

(۲) بعض ہفتانی مصلحتاً انکار کر دیتے ہیں کہ ہمارے گاؤں میں شکار نہیں اور دوسری جگہ کا غلط پتہ دیتے ہیں۔

اصل میں ادھکا مطلب اس سے یہ ہوتا ہے کہ کسی طرح شکاری اونکے گاؤں سے چلا جائے۔ اب اس سے ظاہر ہے کہ کچھ نہ کچھ وہ ضرور اپنا نقصان دیکھتے ہیں۔ جب اونکو کوئی فائدہ نظر نہیں آتا تو وہ جان چراتے ہیں۔ اسلئے شکاری کو کبھی او نہیں نقصان نہ پہونچانا چاہیے۔ بلکہ ایسے سلوک کرنا چاہیے کہ وہ خوشی سے خدمت کرتے لگیں۔ ادنی مدد بہت مفید ہوتی ہے۔ جنگل کے شکاری حقہ و نفیت اور معلومات اونکو ہوتی ہے اسقدر شکاری کو علم نہیں ہوتا۔ اور اونکو شکار کے مواقع بہت معلوم ہوتے ہیں۔

(۳) اگر کسی جگہ شکار ملنے کی قوی وجوہات اور اسباب موجود ہوں تو خواہ کوئی کتنا خیال بدے ہرگز اعتماد نہ کرنا چاہیے۔ کہو چون کا ہونا یا تھونا خود تیار دیکھا آیا وہاں شکار

ہے یا نہیں۔

(۴) اس بات پر ہمیشہ زہار ہونا چاہئے کہ اس پہاڑی پر کبھی کثرت سے شکار تھا۔ ایسا ہی ہوتا ہے کہ کسی خاص جگہ شکار کا نام ہی باقی نہیں رہتا۔

(۵) غالباً ہر گاؤں میں ایک دو شکاری ضرور ہوتے ہیں جو اپنے طریقے سے شکار کرتے ہیں ایسے لوگوں کو تلاش کر کے دوست بنا لینا چاہئے۔ وہ شکار بتلانے میں بڑی مدد دیتے ہیں۔ اور ساتھ ساتھ برابر محنت اور کوشش کرتے ہیں۔

(۶) گڈرے ہی بعض وقت اعلیٰ درجہ کا شکار کرا دیتے ہیں۔ اگرچہ وہ خود شکاری نہیں ہوتے لیکن جنگل کے متعلق انہیں کافی علم ہوتا ہے۔ اور وہ رہنما کا کام خوب دیتے ہیں۔

(۷) دہقانی کو ہر گز رائفل نہ دینا چاہئے سوائے اون خوفناک مواقع کے جبکہ کسی خوشخوار خصوصاً زخمی درندہ کا تعاقب کیا جا رہا ہو۔ ورنہ اگر دیر تک اطمینانی حالت میں اوسیکے ہاتھ میں رائفل چھوڑ دیا جائیگا تو وہ ضرور اوسکو چلا دیگا جس سے آدمی کے مرنے کا اندیشہ ہے۔

(۸) گھوڑے یا رائفل میں سیفی بولٹ ہر گز نہ رکھنا چاہئے۔ یہ بعض اوقات نقصان پہنچاتے ہیں۔ جس عرصہ میں کیچینر (catcher) یعنی کھنکے چڑھاؤ گئے اس عرصہ میں کار تو سی بندوق خالی کیجا سکتی ہے۔ اور بہری بھی جاسکتی ہے اور ممکن ہے کہ سیفی بولٹ قاعدہ کے اور خواہش کے خلاف بھی چڑھ جاوین۔ یعنی اکثر ایسا ہوا ہے کہ جلدی کے موقع پر چڑھانے کی ضرورت ہوئی یا لگاتے وقت خاص موقع پر مٹانے کی ضرورت ہوئی۔ اور وہ پہلے سے ہی پٹے ہوئے تھے اب چڑھاؤ گئے ہاتھ کی حرکت سے اور لگانے سے شکار بیکار ہوا۔ لہذا ارکان اللہ النابی بہتر ہے۔

(۹) جنگل میں حیران شیر و خوشخوار جانور ہوں وہاں کبھی آہستہ نچلو اور بیکار نہ ہونا چاہئے۔ اگر تمہارے پاس بہری ہوئی بندوق وغیرہ ہے تو زیادہ اندیشہ نہیں

تاہم شکار کو جنگل میں ہرگز بھیک نہ رہنا چاہئے۔ اگرچہ تھیں شکار ملنے کی امید ہی ہو۔  
 تاہم ایسے اتفاقات ہوتے ہیں کہ خلاف امید اچانک ہر قسم کا شکار مل جاتا ہے۔  
 (۱۰) آسان سے آسان شکار میں بھی جانچ کے بہت صحیح طور سے (حتیٰ کہ چہرہ گراب  
 ہی نہایت مل کر کوئی کبطح) بندوق لگانا چاہئے۔ یہ شکار کا اچھا اصول ہے اگر شکاری  
 اپنی عادت میں یہ بات ڈال لے۔

(۱۱) پلے سے بندوق ہرگز نہیں لگانا چاہئے اس سے شکار کا چمکانا اور کہوج  
 کہونا ہے۔ اگر بے جگہ لگ ہی گئی تو زخمی ہو کر ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ اس طرح بہت  
 شکار ضائع ہوتا ہے۔ صبر اور انتظار موقع اور استقلال اور موقع پر ایک خاص  
 درجہ تک سہولیت کے ساتھ تیزی جسمین اطمینان ہی ضرور ہو یہ شکار میں لازمی  
 باتیں ہیں۔ عموماً ہر شکار میں اور خصوصاً درندوں وغیرہ کے نایاب شکار میں سہولیت  
 کے ساتھ تیزی سے بندوق لگانے کی ضرورت ہے۔ لیکن اس سے پیشتر ہر طرح  
 سے اپنا پورا اطمینان کر لیا جائے۔ ورنہ سب بیکار ہے۔ جہاں تک ہو قریب سے  
 کوئی لگانا چاہئے۔ لیکن اطمینانی زور جانور کے آجانے کے بعد اگر عمدہ صاف  
 جگہ جانور آجائے اور دیکھو اطمینان ہو کہ ضرور جگہ پر کوئی لگے گی اور یہ ساتھ ہی قویاً  
 آنے کی پوری امید دیکھی جائے۔ لیکن قریب کی جگہ جہاں کوئی لگانے کا موقع ہو  
 وہ اس قدر اطمینانی ہو جیسے کہ اس سے کچھ فاصلہ پر مرقومہ بالا زور پر تھی۔ اس موقع  
 پر اس نہایت قریب کی بے اطمینانی زور سے کچھ دور کی قابل اطمینان زور بہتر ہے۔  
 نہایت مجبوری کی حالت میں تنوگن سے زیادہ نیلے کارڈ اسٹاکس کی کوئی لگائی  
 جاتی ہے۔ بہتر ہو کہ چالیس پچاس گز سے یا سو گز سے کم پیرڈاکس وغیرہ ہر شکار  
 خصوصاً خوناک شکار پر استعمال کرنا چاہئے۔

(۱۲) ہمیشہ آہستہ چلو۔ اور کبھی کبھی زیادہ جھاڑی یا گھنے جنگل میں بھجھکے جڑوں میں سے  
 دیکھنا چاہئے کہ آیا کہیں شکار ہے یا نہیں۔ کبھی اونچائی پر چڑھ کر شکار نہ دیکھنا چاہئے  
 اور خاص کر جبکہ شکار سے تشیب میں ہو۔ کیونکہ جب تم (sky line) اسکائی لائن

یعنی آسمان کی سیدھ میں آؤ گے بجائے اسکے کہ تم شکار کو دیکھو شکار تم کو متحرک نہ کرے  
دیکھ لے گا۔ اور بھاگ جائیگا۔

(۱۳) جب قدر ممکن ہو خاموش رہو اور ساتھیوں کو بھی ایسا کرنے پر مجبور کرو۔ بہت بہت  
سے کم کھڑکا کرتے ہوئے اور تیار چلنا چاہئے۔

(۱۴) جب کسی جنگل یا پہاڑی میں شکار کھیلنے ہوئے چلو تو ہوا کے رخ کا بہت خیال  
رکھنا چاہئے۔ اور ہمیشہ ہوا کی آواز کو تائب کرنا چاہئے۔ تمہاری طرف کی ہوا شکار کی طرف  
نہ جانے سے یہ فائدہ محسوس ہوئے گا کہ ایک تو شکار تمہارے پیروغیرہ کی آہٹ نہ سن  
سکے گا دوسرے تمہاری بوند نہ سکے گا۔

(۱۵) ہمیشہ شکار کا ضروری سامان کافی رکھنا چاہئے۔ اور ایک بڑا چاقو پیٹی میں رکھنا  
چاہئے بادی النظر میں یہ بے ضرورت سی شے معلوم ہوتی ہے لیکن بعض مواقع ایسے  
ہی آجاتے ہیں کہ زندگی کا انحصار خداوند تعالیٰ ایسی تدبیر پر موقوف کر دیتا ہے۔

(۱۶) شکار کی تلاش میں جب کسی پہاڑی پہاڑی اور گنجان درختوں کے جنگل میں چلنے  
کا اتفاق ہو تو ایسے موقعہ کیلئے بغیر ایڑی کا بوٹ جسکے سول پٹی تلے کسی نرم اور دبیر  
چمڑے یا کپڑے کے بنے ہوں بھٹنا بہتر ہے روپ سول یعنی یاد دہری وغیرہ کا دبیر  
اور مضبوط بنا ہوا اٹل سب بہتر ہے۔ بہر حال کوئی ایسی صورت اختیار کرنا چاہئے کہ پیرنگی  
آہٹ شکار پر ہوشیار ہو کہ بھاگ نہ جائے۔

(۱۷) جب درختوں کے پتی سوکھ کر گر جاتے ہیں ایسے موقع پر کیسی احتیاط کی جائے  
ادبیر پاؤں رکھنے سے ضرور چڑاٹا ہوتا ہے۔ جو کہ شکار میں خلل انداز ہو زیادہ احتیاط  
کی ضرورت ہے۔

(۱۸) خوفناک شکار شیر یا کوئی درندہ زخمی ہو کر چلا جائے اور اس سے دیکھنے یا دوسرے  
بار کوئی لگانے کی غرض سے پیدل چلنے کا اتفاق ہو تو اس موقع پر اپنے پاس  
بڑی گولی کا ماسفل یا بندوق جو نہایت اچھی طرح ہاتھ پر چڑھا ہو اور نہایت صحیح لگتا  
ہو اور بہت جلدایم (سہ منہ) یعنی مل سکتا ہو۔

علاوہ برین نہایت آزمودہ ہی ہو کہ موثر چٹکادی رکھنا چاہئے۔ پیریکس وٹل یا بارہ بوریاں کورہ بالا بور کا کوئی رائیفل جو باہر پر خوب چڑھا اور عرقومہ بالا خوبیان رکھتا ہو اسبے۔

(۱۹) اکسپریس کالی بارود والون مین پالٹو شٹر اکسپریس کو جبکہ اوسمین منہ کمرہ بالا تمام صفین موجود ہوں اور قابل اطمینان ہو ساتھ ہی ساتھ تین انچ مرچ کی سرکل کی بلزائی مین ہر گونی انٹی گرسے نہایت صحیح لگتی ہو۔ استعمال کرنا چاہئے۔ درختوں کا موقع پر دیگر بور کے اکسپریس خصوصاً کالی بارود اور ہلکی بم کی کیلڈار گونی سے ہو لکڑی پیدل نہ شکار کرنا چاہئے ہلکی کارٹرائٹ کے کارٹوس البتہ اگر امن و بچت کی جگہ یعنی درخت وغیرہ پر سے پالٹو پاساڑ ہے چار سو بور سے مگر نرم کھال واسے جانور وغیرہ استعمال کئے جاویں تو مناسب ہے۔ بڑے شیر اور ارنے پسینے وغیرہ پر ٹوس گونی ہلکی کارٹرائٹ کی مناسب ہے۔

(۲۰) بندوق یا رائیفل ہمیشہ مشہور میکیز کے بڑھیا قیمت ساخت کے خریدنا چاہئے اگرچہ ایک مرتبہ زیادہ قیمت ادا کر کے خریدنے پر بھی نقصان مین ہرگز نہیں رہ سکتا۔ ہر قیمتی ہتھیار ضرور ہمہ صفت موصوف ہوتا ہے اور خریدار کو تجربہ کے بعد (جبکہ وہ ایک عرصہ تک ہر شکار پر مختلف موقعوں پر آزمائتا ہے تب) اسکی قدر و قیمت کا اندازہ ہوتا ہے اور فی درجہ کی میکیز کی بنادیق جو کم قیمت ہو خریدنے مین خریدار اپنے نزدیک خواہ روپیہ کی بچت تصور کر لے لیکن دراصل اگر غور کیا جائے تو ہر صورت سے نقصان مین رہتا ہے اس واسطے کہ وہ رائیفل یا بندوق اول تو قابل اطمینان صحیح نہ لگے گا۔ اور اگر ایسا ہو تو پھر جلد ناقابل اطمینان ہو جائیگا۔ یعنی عرصہ تک ویسا جھنگ مارا اور صحیح لاگ تاہم نہیں پڑے گا کہ ارزان بنادیق بسبب کم قیمت ہونے کے بظاہر فائدہ کی چیز ہیں لیکن اگر لاگ صحیح ہوئی یا عرقومہ بالا خوبیان اوسمین ہو مین تو وہ سوائے کارٹوس چلا کر ضائع کر دینے کے آگے نہ بڑھے گا اور کیا ہو سکتے ہیں۔

نیز خوفناک شکار کے موقع پر شکاری کی جانبی دشمن اور شکار زندہ شکار وغیرہ کی

دوست ہے۔ اسلئے سب سے پہلا فرض شکاری کا یہ ہے کہ اگر بڑے شکار کا ارادہ کرنا ہے تو پہلے اطمینان کے قابل بنادیتی جیسا کہ بے اور اونکو ہر طرح بخوبی آزمائے۔  
ورنہ خیر فنانک شکار کے واسطے ناقابل اطمینان بہیاروں سے جانا سخت خوف کی بات ہے۔

(۲۱) زبردست اور خوفناک شکار کے موقع پر بڑے تیر کے کالی بارود کے رائفلز استعمال کرنا بہتر ہے۔ مثلاً ۱۲ بور۔ ۱۰ بور۔ ۸ بور۔ اسی طرح ۷.۷ سے چوٹا بور استعمال نہ کرنا چاہئے۔ نیز کارڈائٹ ہائے دلا سٹی رائفلز مین ۲۰۰ بور سے چوٹا بور استعمال کرنا چاہئے شق کے لئے یہ نہایت مفید ثابت ہوگی کہ اس رائفل کو بہت زیادہ ہاتھ میں رکھا جائے۔ اور خالی رائفل کو ہر چیز پر اچھی طرح مکی ملا کر تھوڑے لمبی داب کر دیا جائے اس طرح بار بار چیتانے سے اچھی شق ہو سکتی ہے خصوصاً اون لوگوں کے لئے جو کار توں خراب کرنا نہیں چاہتے یا جنکو متسر نہیں ہونے ہمارا وسوقت خوب کام دیگا جب ہاتھ اسکا تیار ہو جائیگا۔ اگر ہاتھ اس کے وزن سے آشنا نہیں تو کام مضمی کے موافق نہیں دیگا۔ خصوصاً سنیب شاٹ یعنی فوری فیر کے موقع پر تو ضرور غلطی ہوگی (۲۲) چھوٹے ہرنوں مثلاً چیتل بٹر کی وغیرہ کے شکار کے موقع پر جب شکاری اونکا تعاقب کرتے ہیں تو وہی رائفل لیکر اون کرتے ہیں جو انورون کے شکار کے لئے موزون ہیں۔ اور دراصل یہ غلطی ہے کہ یہی ایسا کرنا چاہئے بلکہ ایسے موقع پر یہی اطمینانی بڑے رائفلز مثلاً کراہ لایین سے اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہئے کیونکہ یہ جانور اسی جگہ پائے جاتے ہیں جہاں خوفناک درندوں تیندوہ شہر وغیرہ کا مسکن ہوتا ہے اور چھوٹے جانوروں پر داؤن کرتے وقت اچانک ان سے مقابلہ ہو جاتا ہے چھوٹا رائفل پاس ہوتے اور بڑا رائفل پاس نہ ہونے سے جان کا خطرہ ہے۔

چنانچہ ایک مرتبہ مجھے ایسا اتفاق ہو گیا تھا میں چیتلون کا تعاقب کر رہا تھا اس ہی مقام سے ایک تیندوہ اوٹھ کھڑا ہوا اتفاق سے میرے پاس بڑا رائفل تیار تھا اس سے مار لیا۔ جس کا قصہ کسی پچھلے باب میں ناظرین پڑھ چکے ہونگے۔ اس کے علاوہ اور

بھی مواقع گذر چکے ہیں۔

جبکہ میرے پاس چھوٹے رائیفلز تھے لیکن خیر گزری نہ انہوں نے مجھ پر حملہ کیا اور نہ میں اور نہیں شکار کر سکا۔

(۲۴) شکاری کیڑوں کا رنگ ایسے موسم میں جبکہ چھاڑی میں پتے وغیرہ سبز یا سبزی مائل ہوں تو سبز کا ہی زین جبین کچھ سُرخ مائل ڈورے بھی ہوتے ہیں۔ اوس کا سوٹ تہہ پہلے اور موسم خزاں میں خاک کی زین مناسب ہے۔ ہر شکاری کے کوٹ میں ہر شکار کے موقع پر خصوصاً جب بڑی چھاڑی میں پیدل پہرنے کا اتفاق ہو ایک بڑی چین میں ایک شکاری چاقو اور ساتھ ہی ایک سیٹی ضرور ہونا چاہئے۔ سیٹی ایسی ہو کہ اوس کا آواز ایک میل تک جاسکے۔ ”میٹر پولیٹان“ کوسل جو پولس میں ہوتی ہے بڑی تہہ سیٹی ہے۔ اکثر چھاڑی میں پہرتے وقت میں نے اپنے آلبو گم کر دیا اور آدمی ہی گم ہو گئے۔ اسی سیٹی کی بدولت اہم پیر آسانی سے ایک جاہو سکے۔

ایک مرتبہ سیٹی میرے پاس نہ تھی اور میں آدمیوں سے بچھڑ گیا جو تکلیف مجھے آدمیوں کے اکٹھا کرنے میں ہوتی ہے وہ بیان سے باہر ہے۔

(۲۵) اگر بڑے شکار کے لئے دور دراز کا سفر اختیار کیا جائے تو اتنی بڑی بندوق و رائیفلز کی حسب ہدایت ہونا چاہئے۔ جو ہر چھوٹے بڑے شکار کے لئے رائیفلز وغیرہ تجویز کر دے ہیں۔ ہر قسم کے شکار کے لئے کم از کم ایک بندوق یا رائیفل ہمراہ لینا چاہئے۔ اور بہتر یہ ہے کہ ایک قسم کے شکار کے لئے دو رائیفل ہوں کہ مبادا کسی رائیفل وغیرہ میں کوئی نقصان واقع ہو جائے تو عین وقت پر مجبوری نہ ہو۔ مثلاً کوئی پرندہ خراب ہو گیا یا کسی وجہ سے کندہ ٹوٹ گیا اب وقت کے وقت دوسرے رائیفل یا بندوق کی دستیابی مشکل ہوگی اور شکار میں بد مزگی اور ناکامیابی ہوگی۔

بہت اچھا ہے کہ ہر قسم کے شکار کے لئے ایک جوڑا پاس ہو کہ کسی ہتیار میں کوئی خرابی ہی ہو جائے تو اوسکی جگہ دوسرا ہتیار موجود ہے۔ مجھ بارہا ایسے مواقع پیش آچکے ہیں (۲۶) شکار میں ہر شکاری کو خصوصاً بڑے ذی عزت لوگوں اور رئیسوں کو نہایت



ہوشیاری اور احتیاج چاہئے کہ ایسے موقعوں پر اکثر دشمنوں کو اچھا موقع ملتا ہے  
 اپنی دشمنی کی آگ بھانے کا جو اسکے دل میں قدرت سے شعلہ زن ہوتی ہے۔  
 اسلئے ہمیشہ رئیس کو اپنی پوری حفاظت اور اطمینان سے شکار میں جانا لازم ہے  
 خصوصاً رات کے وقت تھان یا مالہ کے بیٹھنے کے موقع پر بہت زیادہ ہوشیاری بچا  
 گو کہ فی زمانہ ہماری گورنمنٹ انگلشیہ نے تمام لوگوں کو ایسی امن میں اور حفاظت  
 میں لے رکھا ہے جیسے کہ شفیق والدین ہر وقت اپنے بچوں کو اپنی حفاظت میں  
 رکھتے ہیں۔ اور اپنی اور تمام ان کی حفاظت اور ذمہ داری کا بوجھ برداشت کرتے ہیں۔  
 اسطرح تمام روسا اور والیان ملک جو ہماری گورنمنٹ کے زیر حکومت ہیں ہر فکر  
 اور نہایت امن میں ہیں۔ لیکن تاہم اپنا آپ خیال و حفاظت کو نافرض ہے۔ خاص کر  
 بڑے مرتبہ والوں کے زیادہ دشمن ہوتے ہیں۔

چنانچہ اگلی تواریخ میں بادشاہوں کی اگر دیکھی جائیں۔ تو معلوم ہوگا کہ بہت سے بادشاہوں کو  
 ایسے حادثہ پیش آئے ہیں کہ شکار میں پورے بندوبست سے وہ نہ گئے اور غنیم کو موقع  
 ملا۔ چنانچہ پہلے مارے گئے بعض زخمی ہوئے اور بعض بچ گئے۔

میرے ایک دوست تھا کہ صاحب بہائی بند دربار بوندی ٹھکانہ بگاران پر ہم واقعہ  
 گذر چکا ہے۔ چونکہ اس علاقہ میں رعایا نہایت وحشی و جاہل ہے۔ ایک دفعہ وہ  
 مدہ اپنے ایک ہمراہی کے تیندوے کے شکار کے واسطے ایک درخت پر کھٹاٹ باندھ کر  
 بیٹھے تھے قریب برابر میں درخت سے ۳ گز پر نالہ کا دباؤ تھا ایک شخص نے  
 اگر رات میں اونپر کوئی کاغذ کیا۔ دونوں کے درمیان میں سے گولی نکل گئی۔ خدا نے بچا دیا وہ  
 شخص ہلاک کیا کوئی اور آدمی نہ تھا جو گرفتاری کی تدبیر کرتا۔ اور نہ معلوم وہ کون تھا اور اسنے  
 کیوں ایسی حرکت کی۔ اس واسطے شکار میں ہر وقت ہوشیاری چاہئے۔

(۲۷) رات کے وقت مالہ کے شکار کے واسطے کوٹ وغیرہ زمین کا مناسب نہیں۔ کیونکہ ذرا سی  
 حرکت کرنے میں کہیں کہیں آواز ہوتی ہے جس سے بہت ہوشیاری گزرا ہوتی ہے اور ادھر ہی ہام  
 وغیرہ ہار گتے ہیں بعض وقت شک کر کے اگر ذرا پیسے کیسی ہو جائے اس واسطے کوئی کچی

یا اور قسم کا شکاری رنگ کا نرم کپڑا کاٹ پیٹے تاکہ آواز نہ ہو۔

(۲۸) جس شکاری کی نظر کمزور ہے اور درمیان زمین یا بعض کی چند روز بعد اپنی شوق میں دھوپ گرہ کی تختیاں اٹھانے سے کمزور ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ تو اونکو فوراً عینک کا استعمال کرنا چاہیے۔ اور شکار کے موقع پر ہمیشہ درمیان عینک لگائیں ورنہ نقصان پہنچتا ہے۔ چنانچہ شروع میں جبھی دھوپ برس تک عینک کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن بعد میں چند ہاریاں ایسی اٹھائیں جن سے سخت کمزوری ہو گئی اور شکار کے شوق میں کمی نہ ہوئی دھوپ غبرو میں تختیاں اٹھا کر پہرنے سے نظر اور کمزور ہو گئی۔ چنانچہ اب عینک کے بغیر بندوق حسب درخواست کام نہیں دیتی۔

(۲۹) محنت شکار میں ہر شکاری اپنے شوق کو روک تھام کر اور قوت کا اندازہ کر کے کرتا رہے تو وہ نہایت مفید ہوتی ہے۔ اور تندرستی کو بہت اچھی طرح قائم رکھتی ہے۔ اور اگر محنت بحد بڑا دیجاوے تو شوق میں سختی معلوم نہیں ہوتی۔ اور بیرواقت کر کے چند روز تکلیف یا کم جسم اور تمام اعضاء عادی ہو جاتے ہیں۔ لیکن اسکا بہت برا نتیجہ تو اول تو بالفرض اگر فکارتی ایسا محنت کا عادی اگر بیمار ہو تو اسکی محنت چھوٹی سا تہی کمزوری بڑھی اب بعدہ وغیرہ جو اب یا کیونکہ تمام اعضاء ریسہ ہی اس محنت کے عادی ہیں اتنی محنت ہونے پر وہ اپنا کام ٹھیک کر سکتے ہیں۔ اب زائد حالت خراب ہونا شروع ہوتی ہے کیونکہ وہ محنت چھٹی ہوئی ہوتی ہے۔ اور وہ پوری محنت کا عادی ہو چکا ہے۔ ایسی صورت میں ہر طرح ہر شخص کو تکلیف اٹھانا پڑیگی۔ اس لئے ہر شخص کو شوق برآری کی دھن میں خیال محنت کو نظر انداز نہ کرنا چاہیے بلکہ اپنے بڑے اور اپنی قوت کے اندازہ سے تھوڑی تھوڑی محنت اور مشقت شروع کر کے اور ایک حد تک اپنی لائق بڑھانے کا قیام کر لینا چاہیے جس سے تندرستی قائم رہے ورنہ بحالت تندرستی محنت اور مشقت اگر حیثیت سے زائد بھی ہوگی تو ہی نقصان نہیں پہنچائیگی۔ لیکن جب کسی مرض میں مبتلا ہو جائیگا تو اور زائد مرض میں اٹھتا چلا جائیگا۔

میں ایک نہایت معمولی سے ہی کم جسم کا آدمی ہونے پر اسقدر جفاکشی اور محنت کا عادی

ہو گیا تھا کہ میرے نوکر اور میرے ساتھ کے شکاری میرے ساتھ پہنچ سکتے تھے  
اور تنگ آ جاتے تھے لیکن اب میں نے خود تکلیف پا کر اس بات کو محسوس کیا اور نہ  
محنت کرنا کہہ دیا۔

(۱۲۸) پہاڑ کے علاوہ کچلے میدانوں میں کوئی لگاتے وقت نہایت احتیاط برتنا چاہیے  
خاص کر کہیتوں اور دیہات کے قریب وجوار میں جب رائیفل کی گولی ہرن وغیرہ کے  
لگائی جائے تو سوجھ بوجھ سے پہلے ہی نہ آنے دینا چاہیے تاوقتیکہ اس بات کا کافی  
اطمینان ہو جائے کہ اس سیدھ میں حد نظر تک آدمی تو کیا آدمی کا گناں ہی نہیں بغیر  
اطمینان کئے ہوئے کوئی نہ لگانا چاہیے۔ اگر جانور جائے تو چلا جائے دوبارہ جب  
کبھی پہر اطمینانی موقعہ حاصل ہو کوئی لگاؤ۔ بددی شکاریوں کے واسطے یہ گرنہایت ضروری  
ہے اگر اتفاقاً ایسے ایسی حرکت ہو جائے اور خیریت رہے تو پہر سمجھ کر کہ خیریت گزری  
اور کچھ نہ ہوا انکو انفعال اور شرمندگی کا احساس محسوس کرنا نہ سمجھے ہر انکو اپنے اوپر  
نظر نہ کرنا چاہیے کہ دوسری مرتبہ ایسی حرکت نہ کریں اور لاعلمی میں کسی آدمی کے کوئی  
نہ لگے ایسا اکثر ہوا ہے کہ بے سوچے سمجھے بندوق چلا دی گئی ہے اور اکثر غریب بندوق  
کا نشانہ بن گئے ہیں چہرہ گراں کہیلے وقت ہی احتیاط لازم ہے۔

(۱۲۹) مالہ وغیرہ یا شب کو حجام پر جب شکاری بیٹھے تو چاہئے کہ ہر وقت ایسے پہلو پر بیٹھے  
اور بندوق کو رکھے کہ شکار کے اچانک قریب آ جانے سے بآسانی بندوق کو اٹھا کر خیر کر سکے  
ورنہ خاص وقت پر بندوق نہ ہالنا اور پہلو بدلنا مشکل ہو جاتا ہے اور اس سے کبھی کبھی  
موقعہ ہاتھ سے جاتا رہتا ہے اور افسوس رہ جاتا ہے۔ نیز ایسے موقعہ پر جلیبی ریلو والوں  
جو کہ قابل اطمینان ہو جیب میں ایسی جگہ رکھنا چاہئے کہ وقت پر بآسانی لگا لجا سکے  
کہ اگر بندوق کا موقعہ نہ رہے تو اس سے کام لیا جاسکے۔

بالکل صحیح

قطعات تاریخ تصنیف تجربات شکار۔ از تاج افکار۔ جناب  
منشی محمد مسعود صاحب و اصلباتی نویس صاحب التخلّص  
بہ غریب۔ خلف حافظ عبدالمعبد صاحب

کر عبد الشکور خان دی جاہ انگہ ذی ہمت دھوا نذر است صاحب عقل و علم و فہم و ذکا رو برویش بوقت عید بود برق بر جان صید اندازد کرد آگاہ آر رنوز صید این کتاب است مخزن خوبی چون بگردم سوال تاریخش	تازہ تصنیف در طریق شکار۔ نیت در تو تک مثل او سردار خوش سیر۔ باہتر ستودہ شکار مثل۔ رد باہ ضیغہ خوشخوار در کف او لفتنگ صاعقہ کار در بیان عجربات شکار این کتاب است نعمت دادار کایدل از بہر این کتاب بسیار
---	---

گفت دل اسے غریب زدو بگو مر جباتازہ حال صید و شکار
--

دیگر
------

کبھی اچھی کتاب ہے گوہ اسمین ساری ہدایتیں ہیں قم	ہے معلّم لہن صید و شکار اسمین کل تجربوں کا ہے ظہار
--	---

نام و تاریخ لوگ گر پوچھیں کہدو سب سے تجربات شکار
---

## دیگر

بقین صید و شکار و طریقہ تحریر  
بدین لطافت ترکیب لذت قلم

مجربات شکار است بیگمان مخزن  
مقاصد شش ہوا علیہ المطالبین

غریب گفت ز بس قاصد سالش  
مجربات شکار اسرار است بس حسن

## دیگر

جب تاپہ مجربات شکار  
وہ ز موز اس میں آسکار اہن  
اس سے واضح شکار کے حالات  
کب تہی اردو میں پہلے ایسی کتاب  
عالم و ماہر سنون شکار  
یعنی عبدالشکور خالص صاحب  
انجی تصنیف خاص ہے یہ کتاب  
فکر تاریخ جب غریب نے لکھی

کس فصاحت کی گئی ہر قسم  
جن سے واقف نہ تھی زبان قلم  
کب لکے تھے کسی نے تا ایندم  
کب تھے ایسے نکات پہلے قسم  
آسمان مرتبت ستودہ شیم  
کان حسم و حیا عطا و کرم  
ہین یہ انکے مجربات قسم  
یون کہا عقل نے بلطف و کرم

کلمہ تاریخ یہ تصنیف سے  
تھے کی کتاب خوب قسم  
۶۱۹

قطرہ تاریخ مجربات شکار از نتیجہ فکر جناب منشی ابوسعید صاحب

صیاد تجس کو واسطہ پروردگار کا  
کیا پوچھے ہر سال تم اس خاکسار کا

بیل کو چوڑے کہ ہر موسم بہار کا  
بس جی رہا ہوں شکر ہے پروردگار کا

<p>سینہ میں دل تڑپ کے بہہ کہتا پایا صورت ندیکہ پہنچنے کہی روز وصل کی تکمار عسکر فرحال سے چنچل کے یہ کہا دیکھو تو سپر تم سے سینہ میں بیٹھ کر گلچین کو انتظار ہے غیجون ہی کا نقطہ صید افگنی کا فک کہ ٹھٹھکتا ہے بار بار</p>	<p>ہون میں "شکار بند" کسی شہسوار کا منہ دیکھنا پڑا نہ شب انتظار کا کہنا چین پسند نہیں بار بار کا پھولا پھلا چین ہے دل داغدار کا اب کے ہے اور رنگ سے نغمہ ہزار کا جیب سے بنا غلام ہون شوقین یار کا</p>
---	---

آٹم ہر آہو چشم کی رہتا ہون گہات میں  
وہ ہے عجوبہ ہی شوق ہرن کے شکار کا

قطعہ تاریخ شکار شیرازی تہہ کفر جناب منشی محمد مسعود صاحب غریب

<p>آج عبدالشکور خالص صاحب خواہ کیسا ہی سخت موقع ہو مجھے تعریف ہون نہیں سکتی کس دلیری سے شیر مارے ایک دم جب جھپٹ کے شیرایا انکی ہمت پہ آنسو میں کیجے قادر اندازی اسکو کہتے ہیں واہ کیا چستی و شجاعت ہی</p>	<p>ہیں شکار تفنگ میں لیتا جا نوران سے بچ نہیں سکتا حال میں جوان ہون نے کام کیا سچ ہو یہ کام بس انہیں کا تھا چاہے تھا ہون خوا اس بجا بے جھجک رستمہ دار کیا ایک ہی فیر میں ہو اٹھنڈا کیسا موقع تھا کیسا کام کیا</p>
---	---

اسکی تاریخ ہی غریب تو اب  
کہدے چستی سے شیر مار لیا

قطعه تاریخ شکار شیر از نتیجہ فکر جناب سید محمد علی صاحب  
خلف الصدق جناب حکیم مولوی سید سعید احمد صاحب  
اتخلص بہ سہد۔ ٹونک

دنیا کا اور عند اکاشیر	کیا اسکا مقابل ہوتا شیر
جب مارا شیر تو ہاتھ بولا۔	اب اچھا شیر نے مارا شیر
	۵ ۳ ۱۳ ۶

قطعه تاریخ شکار شیر از نتیجہ فکر جناب مولوی عبید اللہ صاحب  
نابینا ٹونکی۔

مارا ہے ایک دلیر نے شیر بہر کو آج	کہتے جوان ہیں جسے عبد الشکور خان
مارا ادھی جگہ بین ہر جگہ بین دو سال قبل	مارا گیا ہے شیر سے کلو عجیب جان

اشتہار  
ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اس کتاب تجربات شکاری حبس علی طاہر  
قانون لہجہ کے ہو گئی ہے کوئی صاحب اس کتاب کے چہا پے کا قصد نہ فرمادین  
ورنہ بجائے فائدہ کے نقصان اڑھانا پڑے گا۔ جب قدر نسخوں کی ضرورت ہو  
صاحبزادہ صاحب ٹونک سے طلب فرمائیں

تمام شد

## صحت نامہ کتاب مجربات شکار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۷	پانچو پور	پانسو پور	۲۷	۲۳	سر ہو کرنے	سر ہو کر	۱۰۱	۶	لیکن ایسا	لیکن بادو
۷	۳	جانے	جانے گا	۲۵	۱۹	ہتے	ہتے	۱۰۱	۶	کہ جیسے	کہ بندرہ
۱۰	۱۳	بر	نمبر	۲۶	۹	۳۳/۳	۲۳/۳	۱۰۲	۲۳	تہنوں	تہنوں
۱۱	۹	ویشی ریگاڑ	ویشی ریگاڑ	۲۹	۲	پہرینیت	پہرینیت	۱۰۲	۲۰	جہان کمن	جہان کمن
۱۵	۱۹	ہمین	اسمین	۵۰	۱۵	اشوٹیک	اشوٹیک	۱۰۵	۱۰	پینچے	پینچے
۱۷	۲۰	فورعائٹ	فورعائٹ	۵۳	۳	سکتے	سکتے	۱۰۵	۲۲	ادریچون	ادریچون
۱۸	۲	چار	بے خار	۵۵	۸	لیڈیز	لیڈیز	۱۰۸	۲۳	پٹون	پٹون
۱۹	۱۰	گہبرا	گہبرا کر	۷۶	۳	میر	میری	۱۰۹	۱۸	تہی	تہی
۱۹	۱۲	پہر تہ	پہر پور	۷۹	۱۲	شکار	شکار	۱۰۹	۱۸	دار تہی	دار تہی
۲۱	۱۵	سفوس	سفوف	۸۰	۱۱	ادپر	ادپر	۱۰۹	۱۹	تہی	تہی
۲۲	۶	ایک فیر	ایک ایک فیر	۸۳	۱۳	آسانی	آسانی	۱۱۰	۱۲	پر ہے	پر ہوا
۲۳	۵	کرتے ہیں	کرتے تھے	۸۵	۱۵	گہرا ہو	گہرا ہو	۱۱۵	۱۰	دوڑنا وینے	دوڑنا وینے
۲۳	۱۱	سور	سور	۸۶	۱۳	ارپنے	ارپنے	۱۱۶	۱۰	نرکا	نرکا
۲۷	۱۵	بورڈور	پوڈور	۸۶	۱۵	پیٹ	پیٹ	۱۲۰	۲	اکبر	اکبر
۲۹	۵	جہاڑیکے	جہاڑیکے	۸۷	۶	پہننے	پہننے	۱۲۱	۲	سیہی	سیہی
۳۰	۱۹	مونڈ ہے پڑا	مونڈ ہے پڑا	۸۷	۶	دور	دور	۱۲۱	۳	ہوتے	ہوتے
۳۰	۲۳	چروٹ لوٹ	چروٹ لوٹ	۸۷	۷	ماند ہے	ماند ہے	۱۲۲	۷	دوڑنا	دوڑنا
۳۱	۹	چہہ	چہہ	۸۷	۱۰	بے	بے	۱۲۲	۸	سوا	سوا
۳۲	۱۰	درزون	درزون	۸۸	۱۷	دور ہی	دور ہی	۱۲۳	۸	پارہ	پارہ
۴۰	۱	بک	بک	۸۸	۱۸	نوسری	نوسری	۱۲۵	۷	بیٹی	بیٹی
۴۲	۱۷	شکم سیر	شکم سیر	۸۸	۲۳	پڑیکی	پڑیکی	۱۲۵	۱۳	سینپٹ	سینپٹ
۴۲	۱۱	سونیک	سونیک اور	۹۹	۱۷	پہر	پہر	۱۲۶	۴	انچہ	انچہ
								۱۲۹	۸	دوڑے	دوڑے



۱۳۶	۸	آگوٹون	۱۴۸	۹	لڑائی لڑائی	۱۹۵	۱۹	لنگر	سنگڑ
۱۳۵	۲۲	کھلاک	۱۸۱	۴	چپاتی کا چپاتی کا حصہ	۱۹۸	۱۳	چاقو	چاقو کا
۱۳۶	۱	بہتان	۱۸۱	۸	ہندوستان ہندوستان کے	۱۹۸	۲۱	نسب	خلقت
۱۳۹	۱۱	کے لئے	۱۸۲	۱۴	ناہر یا ہر	۲۰۰	۴	( )	(=)
۱۳۹	۱۵	بہتان	۱۸۴	۲۰	حملہ بیٹے حملہ کر بیٹے	۲۰۲	۱۱	گہنی	گہنی
۱۵۰	۱۰	سرگھلایا	۱۸۴	۱۹	اسی رستی	۲۰۳	۸۵	یعنی-توتین	مور
۱۵۵	۱۴	سے	۱۸۴	۱۹	اودی مدودی	۲۰۳	۱۶	پتھا	تنہا
۱۵۵	۱۸	رکھتا ہے	۱۸۴	۲۲	چلاتا چلاتا تھا	۲۰۳	۱۴	پتھا	تنہا
۱۵۶	۴	تھینر	۱۸۵	۱	جھاڑوں جھاڑوں	۲۰۴	۱۱	سور	سوار
۱۵۷	۱۴	کھرے	۱۸۵	۲	چہرے دو	۲۰۶	۲۱	شروع	شروع کیا
۱۵۹	۲۲	غوطہ	۱۸۵	۱۸	گولیا گولیاں	۲۰۸	۵	اوسین	اوسین
۱۶۰	۲۲	مین	۱۸۸	۱۴	پیم پیسہ	۲۱۲	۲۱	سور سے	سور سے
۱۶۲	۱	نکالتے ہیں	۱۹۱	۱۴	موجودہ موجودہ	۲۱۳	۳	گہر کر	گر کر
۱۶۳	۶	جہامت	۱۹۱	۱۹	پہیلی پہیلی	۲۱۳	۸	سور	سوار
۱۶۴	۱۹	نچڑا	۱۹۲	۱	لے بہت لے	۲۱۴	۹	چڑھنے	چڑھنے کی
۱۶۶	۳	رٹھی	۱۹۲	۱۲	گوٹھی گوٹھی	۲۱۵	۸	اس قسم	اس قسم کے
۱۶۶	۱۹	گوہن	۱۹۲	۱۳	لوہے کا لوہے کا	۲۱۸	۸	بوندے کا	بوندے کا
۱۶۷	۸	دوہاگتا	۱۹۲	۱۴	رکتہ رکتہ	۲۲۰	۱۲	تیار	یار
۱۶۸	۱۴	مین	۱۹۲	۱۵	آنے آنے	۲۲۰	۱۴	بڑے	بڑے
۱۶۹	۱۸	کرکسی	۱۹۳	۲	دیکھی دیکھی	۲۲۱	۱۰	آپلو	آپلو
۱۷۰	۲۰	ہوئی	۱۹۳	۱۵	برجیٹ برجیٹ	۲۲۱	۱۲	ہڑی	ہیڑی
۱۷۱	۲۰	مارنے	۱۹۳	۱۶	لنگر لنگر	۲۲۲	۲	حدت	حدت
۱۷۲	۱۱	دل	۱۹۳	۹۹	ٹال کر دیا ٹال کر دیا	۰	۰	۰	۰
۱۷۳	۷	پیروں سے	۱۹۴	۶	دیکھ دیکھ	۰	۰	۰	۰
۱۷۴	۱۳	زنگ	۱۹۴	۱۰۱	لگاتے ہیں لگاتے ہیں	۰	۰	۰	۰





